بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا تکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا

مشرکوں میں سے نہ بنو جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور شیعے بن گئے

القرآن، پ۲۱

صدیقِ اکبرؓ یارِ غار، فاروقِ اعظمؓ جانثار، عثمانؓ علیؓ حق کے شعار سب مان لو حق چاریار

عقائد الشیعہ

(شیعہ مذہب کے ۱۰۰ مسئلے)

○

مذہب شیعہ کے متعلق بہترین و مستند معلوماتی رسالہ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین ٹیلیگرام چینل

وجہ تالیف

اسلام کے دشمن دو قسم کے ہیں علانیہ کفار اور مار آستین مسلم نما کفار جن کو قرآن پاک نے منافقین کا لقب دیا ہے۔ ارشاد ہے "اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے (پ ۲۸ ع ۲۰) نیز فرمایا "کچھ لوگ کہتے ہیں ہم خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ہرگز مومنین نہیں خدا اور مسلمانوں کو (تقیہ اوڑھ کر) دھوکہ دے رہے ہیں (پ۱ ع ۲) خدا نے انکی نشانی صحابہؓ دشمنی، اصحاب رسولؐ سے حسد، اپنے آپکو معزز اور صحابہ کرامؓ کو ذلیل جاننا بتائی ہے (سورۃ منافقون پ ۲۸)

اس رسالہ میں آپ اسی گروہ کے اسلام سوز عقائد پڑھیں گے جو انکی سب سے معتبر کتاب اصول کافی خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی کی تالیفات اور قائد ایرانی شیعہ انقلاب علامہ خمینی کے افکار سے ماخوذ ہیں ان عقائد کفریہ کا مطالعہ آپ پر یقیناً بار خاطر بھی ہوگا لیکن چونکہ وہ جسد ملی کا رستہ ناسور ہیں" وحدتِ اسلامی کے پُر فریب نعرہ سے مسلم قوم کو سُلا کر اسے تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں ایرانی انقلاب کا ایک ایک دن اسماعیل صفوی، تیمور لنگ ہلاکو خان ابن علقمی اور مختار و معز الدولہ کی مسلم کشی کا نمونہ ہے، ہماری صحافت، سیاست حکومت بیوروکریسی اور عام تعلیم یافتہ مسلمان بھی ایرانی انقلاب کے بعد ان کے "داؤ تقیہ" کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ایسے رسالہ کے ذریعے ملک و ملت کے وفادار علماء، سیاستدان، افسران اور عام مسلمان اس گروہ کے سیاسی مذہب و نظریات کا بغور مطالعہ کریں عشرہ محرم میں ہر سال فسادات اور مسلم کشی کو بند کرائیں، قرآن و سنت اور خلافتِ راشدہؓ کا نظامِ اسلام قائم کر کے اپنے دین اور ملک کو بچائیں۔ قرآن و سنت کے نشتر سے اس ناسور کا اپریشن ہی دائمی مصیبت کا خاتمہ اور ملک و ملت کی سلامتی کا سرچشمہ ثابت ہوگا۔ اگر ۳٪ انگریز کا خود کاشتہ پودا کاٹنے سے پاکستان صحیح و سلامت قائم ہے تو ایرانی تیل سے آبیار خاردار بوٹا اکھاڑنے پر بھی پاکستان کو انشاء اللہ گزند نہیں پہنچیگا۔ رسالہ کے آغاز میں صحیح اسلامی نظریات کے بعد اسماعیلی اور اثنا عشری شیعوں کے عقائد کا خود انکے قلم سے تقابلی مطالعہ ہمارے رسالے کی تصدیق اور جان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو قومی تقاضوں کے مطابق ملک و ملت کے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فہرست عقائد الشیعہ

صحیح اسلامی عقائد، اسماعیلی شیعہ کے عقائد، اثنا عشری شیعوں کے فروع دین و عقائد

	صفحہ نمبر
توحید کے متعلق عقائد	١٥
مسئلہ ۱۔ خدا جاہل اور بھولنے والا ہے معاذ اللہ	″
۲۔ خدا ہر چیز کا خالق نہیں ″	١٧
۳۔ خدا بندوں کی عقل کا محکوم ہے ″	″
۴۔ خدا دوست و دشمن میں تمیز نہیں کر سکتا معاذ اللہ	١٨
″	″
۵۔ خدا اصحاب رسول سے ڈرتا ہے ″	١٩
۶۔ خدا غیر عادل اور مظلوم ہے۔ ″	″
۷۔ آئمہ خدا کی صفات میں شریک ہیں ″	٢٠
۸۔ خدا خدائی میں بھی وحدہ لاشریک نہیں ″	٢١
رسالت و نبوت کے متعلق عقائد	٢٢
مسئلہ ۹۔ انبیاء آئمہ سے درجہ میں کمتر ہیں معاذ اللہ	٢٣
۱۰۔ رسول اللہ بھی بارہ اماموں سے افضل نہیں۔ معاذ اللہ	٢٤
۱۱۔ انبیاء میں اصول کفر ہوتے ہیں ″	٢٥
مسئلہ ۱۲ حضرت علیؓ مچھر اور حضورؐ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ معاذ اللہ	٢٦
۱۳۔ انبیاء نور نبوت سے محروم کر دینے والے گناہ کر جاتے ہیں ″	″
۱۴۔ حضور علیہ السلام اپنے مشن میں ناکام گئے۔ ″	٢٧
۱۵۔ رسول خدا مخلوق سے اور صحابہؓ سے ڈرتے تھے۔ معاذ اللہ	٢٨
۱۶۔ رسول اللہ کی پاک نیت پر کردہ حملے ″	٢٩
امامت کے متعلق عقائد	٣١
مسئلہ ۱۷۔ امامت کا کلمہ الگ ہے۔	″
۱۸۔ امامت کے نام سے نبوت جاری ہے	٣٢
۱۹۔ بارہ امام رسول بھی ہیں معاذ اللہ	٣٤
۲۰۔ بارہ اماموں پر وحی آتی ہے ″	٣٥
۲۱۔ آئمہ مستقل بارہ آسمانی کتابیں رکھتے ہیں معاذ اللہ	٣٦

	صفحہ نمبر
مسئلہ ۲۲۔ آئمہ بعیث و نذیر ہیں معاذ اللہ	۳۷
۲۳۔ بارہ آئمہ تمام انبیاء و رسلؑ سے افضل ہیں معاذ اللہ	۳۸
۲۴۔ آئمہ پیدائشی چاروں آسمانی کتابوں کے حافظ ہوتے ہیں	۳۹
۲۵۔ آئمہ اپنی حکومت میں یہودی نظام قائم کریں گے معاذ اللہ	۴۰
۲۶۔ عقیدہ امامت میں ایمان کی بنیاد اسرائیلی یادگاریں ہیں	۴۲
۲۷ امامت کا منکر کافر ہے	۴۴
۴۔ قرآن پاک کے متعلق عقائد	۴۵
مسئلہ ۲۸۔ قرآن ناقص ہے اور دو تہائی غائب ہو گیا	″
۲۹۔ اماموں کے سوا قرآن جمع کرنے والے کذاب ہیں۔	۴۶
۳۰۔ اماموں نے اصلی قرآن چھپا ڈالا	″
۳۱۔ قدیم و جدید تمام شیعہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں	۴۷
۳۲۔ قرآن میں کفر کے ستون، جھوٹ افترا اور مذمت رسول ہے معاذ اللہ	۴۹
۳۳۔ قرآن میں ہر قسم کی تحریف ہوئی ہے وہ نقلی اور ضائع شدہ ہے	″

	صفحہ نمبر
مسئلہ ۳۴۔ روایات تحریف قرآن متواتر دو ہزار سے زائد اور عقیدہ امامت کی طرح واجب الایمان ہیں۔	۵۱
۳۵۔ اصول کافی سے بطور نمونہ محرف آیات قرآنی	۵۲
صحابہ کرامؓ کے متعلق عقائد	۵۴
مسئلہ ۳۶۔ تین کے سوا تمام صحابہ کرامؓ مرتد ہیں معاذ اللہ	۵۵
۳۷۔ حضرت مقدادؓ کے سوا تین صحابہ بھی مشکوک الایمان تھے ″	۵۶
۳۸۔ خلفاء راشدینؓ کو گالیاں ″	″
۳۹۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ و حفصہؓ امہات المومنین کو گالیاں	
۴۰۔ رسول خدا کے تمام سسرالی رشتہ داروں کو گالیاں	۵۸
۴۱۔ حضرت عقیلؓ و عباسؓ کو گالیاں	″
۴۲۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب کو گالیاں	۵۹
۴۳۔ حضرت فاطمہؓ کا شیطانی خواب اور الزامات	۶۱
۴۴۔ شیخین دشمنی میں توہین اہل بیت بھی کمال ہے۔ معاذ اللہ	۶۲

	صفحہ نمبر
۶۔ امت رسول کے متعلق عقائد	۶۴
مسئلہ ۴۵۔ امت محمدیہ خنزیر اور ملعون ہے۔ معاذ اللہ	″
۴۶۔ غیر شیعہ کنجریوں کی اولاد ہیں ″	″
۴۷۔ تمام سنی ناصبی اور کتے سے بدتر ہیں معاذ اللہ	۶۵
۴۸۔ غیر شیعہ تمام مسلمان منافق اور کافر ہیں	۶۶
۴۹۔ شیعہ امامت تمام مسلمانوں کو کافر بناتی ہے۔	″
۵۰ تمام مسلمان بدعتی کافر اور واجب القتل ہیں	۶۷
۵۱۔ سنی مشرکین کی طرح ہیں	۶۸
۵۲۔ غیر شیعہ سادات بھی کتے سے بدتر ہیں	۶۹
۵۳۔ اہل مکہ کافر اور اہل مدینہ ان سے ۷۰ گنا زیادہ پلید ہیں	۷۰
۵۴۔ سنی واجب القتل ہیں امام مہدی سب سے پہلے سنیوں کو قتل کرینگے	۷۱
۷۔ تصور اسلام کے متعلق عقائد	۷۲
مسئلہ ۵۵۔ اسلام ظاہر داری کا نام ہے	۷۳

	صفحہ نمبر
مسئلہ ۵۶۔ ثواب اسلام پر نہیں ایمان پر ملے گا	۷۴
۵۷۔ ارکان اسلام میں چھٹی ہے۔	۷۵
۵۸۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ فرض نہیں	″
۵۹۔ شیعہ اہل اسلام سے جدا مذہب رکھتے ہیں	۷۷
۶۰۔ مسئلہ طینت بد شیعہ جنتی اور نیک سنی دوزخی ہے	۷۸
۶۱۔ عزاداری جنت واجب کر دیتی ہے	۷۹
۶۲۔ شیعہ خدا کے نور سے پیدا ہوئے وہ شفیع المذنبین ہیں	۸۰
۶۳۔ شیعہ مذہب کے ۹/۱۰ حصے چھپانا واجب ہے۔	۸۱
۶۴۔ شیعہ مذہب ظاہر کرنیوالا ذلیل ہے	۸۲
۵۵۔ عقیدہ امامت ناقابل تبلیغ راز ہے	″
۶۶۔ ظہور مہدیؑ تک شیعہ مذہب چھپانا امامیہ پر فرض ہے۔	۸۳
۸۔ آخرت اور جزا و سزا کے	۸۴
متعلق شیعہ عقائد	″
مسئلہ ۶۷۔ قیامت سے پہلے ایک اور قیامت رجعت ہوگی۔	″

مضمون	صفحہ نمبر
مسئلہ ۶۸۔ امام مہدیؑ غار میں ہیں جب وہ نکلیں گے تو ۳۱۳ مومنوں کے علاوہ تمام سابق پیغمبران کی امداد کریں گے۔	۸۵
۶۹۔ روزِ قیامت کی جزا و سزا سے شیعہ بے فکر ہیں	۸۶
۷۰۔ مسیحی کفارہ کی طرح امام رضا نے جان دیکر شیعوں کی جان بچائی	۸۷
۷۱۔ ایک بدکار شیعہ کے بدلے ایک لاکھ سنی جہنم میں جائیں گے	۸۸
۹۔ حقیقتِ تشیع کے متعلق عقائد	״
مسئلہ ۷۲۔ قرآن میں شیعہ اماموں کا نام تک نہیں	״
۷۳۔ آئمہ معصومین اپنے شیعوں میں اختلاف ڈالتے تھے۔	۸۹
۷۴۔ آئمہ دوغلی پالیسی رکھتے تھے	۹۱
۷۵۔ آئمہ علم نجوم کو سچا مانتے تھے	״
۷۶۔ آئمہ جھوٹے فتووں سے حرام کو حلال بنا دیتے تھے۔	۹۲
۷۷۔ آئمہ کا کوئی یقینی مذہب نہ تھا	۹۳
۷۸ آئمہ رسول اللہ کی سچی احادیث کو منسوخ کر دیتے تھے	۹۴
۷۹۔ آئمہ برسرِ عام مذہب شیعہ کو جھٹلاتے تھے۔	۹۵
۸۰۔ اصل مذہب شیعہ اہل اسلام اور اخلاقیات کے بھی مکمل خلاف ہے	۹۶
۱۰۔ مسلمان خواتین کی پاکدامنی کے متعلق شیعہ عقائد	۹۷
مسئلہ ۸۱ متعہ میں ولی اور گواہ نہیں ہوتے۔	۹۸
۸۲۔ متعہ ۷۰ حج کے برابر ہے اور متعہ باز جہنم سے آزاد ہیں ان پر انبیاء و رسل کا گمان ہو گا (معاذ اللہ)	۹۹
۸۳۔ متعہ کی دلالی بھی کارِ ثواب ہے	״
۸۴۔ عیش بہار کا ثواب بے شمار ہے	۱۰۰
۸۵۔ متعہ باز کا درجہ حسنینؓ علی و محمدؐ کے برابر ہے (معاذ اللہ) متعہ دوریہ بھی جائز ہے	״
۸۶۔ مذہب شیعہ میں زنا جائز ہے	۱۰۱
۸۷۔ عورتوں سے لواطت اور بدفعلی جائز ہے	۱۰۲
۸۸۔ عورت جماع کے لیے غیر مرد کو دینا جائز ہے	۱۰۳

مضمون	صفحہ نمبر
۱۱۔ انسانی معاشرہ و تہذیب کے متعلق عقائد	۱۰۴
مسئلہ ۸۹۔ گالی دینا مذہب شیعہ میں عظیم الشان عبادت ہے	״
۹۰۔ غیر مسلم عورتوں کو ننگا دیکھنا جائز ہے	״
۹۱۔ چونا مل کر مادر زاد ننگے بدن پھرنا درست ہے	۱۰۵
۹۲۔ جھوٹ بولنا بڑا کارِ ثواب ہے	״
۹۳۔ جنازہ میں بد دعا کرنا اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا سنت حسینؓ ہے معاذ اللہ	۱۰۶
۱۲۔ شیعوں کے سیاسی نظریات و عقائد	۱۰۷
مسئلہ ۹۴۔ آئمہ ہی حکومت کے اہل اور سیاہ و سفید کے مالک ہیں	״
مسئلہ ۹۵۔ امام غائب کے نائب خمینی جیسے سفاح ہیں	۱۰۸
۱۳۔ جعفری اور خمینی فقہ کے زریں مسائل و عقائد	۱۱۰
مسئلہ ۹۶۔ سنی ناپاک لوگ ہیں	״
۹۷۔ سنیوں کا مال ہر ممکن طور پر لے لیا جائے۔	״
۹۸۔ مجوسیوں کی عید نوروز اسلامی عید ہے۔	۱۱۱
۹۹۔ پاکی کا معیار کیا ہے	״
۱۰۰۔ نماز کن باتوں سے ٹوٹتی اور صحیح ہوتی ہے۔	״

صحیح اسلامی نظریات و عقائد

از مالابدمنہ، مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ م ۱۲۲۴ھ

○ خدائے تعالےٰ اپنی ذات صفات، کمالات حقوق عبادات افعال میں وحدہٗ لاشریک ہے۔ مخلوقات میں سے کوئی بھی اس کا شریک نہیں۔ نہ ذاتی طور پر نہ عطائی طور پر، خدا کے علم سمع البصر، ارادہ قدرت، حیات اور افعال کے مشابہ مخلوقات کی یہ صفات نہیں ہوسکتیں۔

○ ہر قسم کی مخلوقات اور بندوں کے اختیاری افعال خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ مخلوق کسی چیز کی خالق نہیں ہے۔ خدا کا قانون جاری یہ ہے کہ بندہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا اور ارتکاب کرتا ہے۔ خدا اس فعل کو پیدا کردیتے ہیں۔ اسی اچھے برے ارادے اور طاقت کے استعمال کی وجہ سے بندہ جزا و سزا کا حقدار اور مکلف کہلاتا ہے۔

○ غیر خدا کو کسی چیز کا خالق جاننا کفر ہے اس لیے حضورؐ نے قدریوں کو مجوسی کہا ہے جو لوگ بارہ اماموں کو بانی کائنات کا خالق اور منتظم و منتعان اور حاجت روا مانتے ہیں جیسے عام شیخی العقیدہ اور تفویضی شیعہ خود آئمہ نے ان کو کافر کہا ہے (اعتقادیہ شیخ صدوق)

○ خدا کسی میں حلول نہیں کرتا اور نہ کسی انسانی روپ میں ظاہر ہوتا ہے نہ اس کے نور سے کچھ شخصیات پیدا ہوئی ہیں اور نہ اس کی کوئی حقیقی و مجازی اولاد اور پدری سلسلہ ہے خدا کی اولاد اور جزء من نور اللہ ماننے والے غالی مسلمان نہیں ہیں۔

○ انبیاء کرامؑ اور ملائکہ باوجودیکہ اشرف المخلوقات اور مقربین الٰہی ہیں تمام مخلوقات کی طرح کوئی علم و قدرت نہیں رکھتے مگر وہی جو خدا نے ان کو محدود علم و قدرت دیا ہے وہ بھی باقی مسلمانوں کی طرح ذات و صفات الٰہی پر ایمان رکھتے ہیں ذات کی حقیقت پانے میں عاجز ہیں حقوق بندگی میں خدا کی توفیق کے شکرگزار ہیں۔

○ خدا کی واجبی صفات، رزق دینا، مارنا جلانا اولاد دینا مافوق الاسباب امداد کرنا

اور ہمہ وقت ہر کسی کو دیکھنا جاننا فریادیں سننا بلائیں ٹالنا۔ میں انبیاءؑ۔ ملائکہؑ اولیاءؒ و آئمہؒ کو شریک ماننا یا عبادت میں شریک بنانا کفر ہے، جیسے کفار انبیاء کا انکار کرنے سے کافر ہوئے اسی طرح نصاریٰ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہنے اور ان کو عالم الغیب جاننے کی وجہ سے کافر ہوگئے۔

○ فرشتوں کو خدا کی صفات میں اور غیر انبیاء کو انبیاءؑ کی صفات میں شریک نہ کیا جائے۔ انبیاءؑ و فرشتوں کے سوا صحابہ کرامؓ اہل بیتؓ اور اولیاء اللہؒ و آئمہؒ میں سے کسی کو معصوم از خطاء و لنسیان نہ جانا جائے

○ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے درجہ میں بے نظیر و بے مثال ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ لہذا صفات و مرتبہ میں آئمہ و صحابہؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مساوی ماننا کفر ہے۔

○ نبوت اپنی صفات و لوازم کے ساتھ حضور خاتم النبیین علیہ السلام پر ختم ہے۔ کسی بھی عنوان سے صفات نبوت کسی امام و ولی میں ماننا کفر و شرک ہے۔

○ انبیاءؑ کا رتبہ تمام کائنات سے افضل ہے آئمہ و اولیاء اللہ کو انبیاءؑ سے افضل ماننا کفر ہے۔

○ بارہ امام معصوم اور پنج تن پاک خاص شیعی اصطلاح ہے اہل سنت کی کسی کتاب میں اس کا ذکر نہیں، ہاں یہ حضرات اللہ کے مقبول بندے تھے۔ لیکن سادات اور خاندان رسولؐ میں بیسیوں اور حضرات بھی کامل عالم اور اولیاء اللہ تھے اہل سنت سب سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔

○ عذاب قبر برحق ہے۔ نکیرین، رب، دین اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہی سوال کرینگے۔

○ قیامت برحق ہے۔ اس سے پہلے رجعت کا عقیدہ باطل ہے ہر نیک و بد کو اپنے کاموں کا بدلہ ملے گا۔ کسی شخص کا اس گھمنڈ میں رہنا کہ بخشا ہوا ہوں، فلاں بزرگ چھڑالیں گے گمراہی اور بے دینی ہے۔ مومن کو ہر وقت آخرت کی فکر کرنی چاہیئے۔

○ قرآن شریف از الحمد تا والناس خدا کا کلام ہے بعد از رسول تا قیامت اس کا ایک ایک حرف کمی بیشی سے محفوظ ہے اور رہے گا۔ جو لوگ اس میں تحریف و کمی اور انسانی دست و برد کے

قائل ہوں وہ کافر ہیں۔

○ صحابہ کرامؓ کی عظمت برحق ہے ان کا کسی بھی عنوان سے گلہ کرنا اور غیبت کرنا حرام ہے۔

○ تمام صحابہؓ سے افضل مہاجرین والانصار پھر اہل رضوان واحد و بدر ہیں پھر تمام صحابہ کرامؓ سے افضل، عشرہ مبشرہ اور خلفاء راشدین ہیں، حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علی رضی اللہ عنہم بالترتیب خلفاء راشدین اور افضل تھے اس کے برخلاف عقیدہ قرآن وسنت اور اجماع امت کے خلاف بے دینی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ کی خلافت بھی بعد از بیعت حسنؓ برحق اور عادلہ تھی اس کا انکار کرنا یا آپ پر لعن کرنا ذکر خیر سے بچنا بے دینی اور رفض وتشیع کی بیماری ہے۔

○ اہل بیت گھر والوں اور خاندان رسول کے افراد کو کہتے ہیں امہات المومنین ازواج مطہرات بنات طاہرات، آپ کے داماد نواسے اور مسلمان چچے اور دیگر رشتہ دار مومنین درجہ بدرجہ اس میں شامل ہیں۔ ان سب کی تعظیم گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ بعض کی تعظیم اور اکثر اہل بیتؓ سے دشمنی مسلمان کی شان نہیں ہے۔

○ اپنے دور میں حضرت علیؓ کی خلافت برحق تھی۔ خلیفہ برحق نہ ماننے میں جس نے نزاع کیا وہ باطل پر تھا جیسے خوارج وروافض، ہاں مشاجرات صحابہ میں ہم تمام صحابہؓ کو پاک باطن نیک نیت، اور مبنی بر دلیل مانتے ہیں اگر ایک گروہ کے ہاں دوسرا غلطی پر تھا تو یہ انکا اپنا اجتہاد ومعاملہ تھا۔ ہم کسی سے بدظنی کرنے یا غیبت وبرائی سے یاد کرنے کے ہرگز مجاز نہیں۔

○ عقائد کے بعد ارکان اسلام کو فرض ماننا شعبہ ایمان ہے جو شخص نماز، روزہ، حج زکوٰۃ کو فرض اور ضروری نہ جانے اور آخرت میں قابل سوال وباز پرس نہ مانے وہ مسلمان نہیں ہے۔

○ قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں۔ عقائد اہل سنت رکھنا۔ فرائض و ارکان بجالانا محرمات سے بچنا۔ اور خدا سے خوف رجاء کا تعلق رکھنا، بدعتیوں اور مشرک وبد عقیدہ گروہوں سے قطع تعلق کرنا اور ان کی مذہبی رسوم وتقریبات سے بچنا انتہائی ضروری ہے دین حق کی اشاعت اور برائیوں کے خلاف جہاد بھی حتی المقدور ضروری ہے اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے گمراہی سے بچائے۔ وصلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

○

آغا خانی اسماعیلی شیعوں کے عقائد

۸۵ئہ میں اسماعیلی شیعوں کی طرف سے بہ نورانی دعوت" تمام جماعت خانوں اور اثناعشری امام باڑوں کو بھیجی گئی سلام ہمارا ہے یا علی مدد، اور ہمارے سلام کا جواب ہے۔ مولا علی مدد، کلمہ ہمارا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ واشہد ان علی اللہ (علی ہی خدا ہیں)

وضو کی ہمیں ضرورت نہیں اس لیے کہ ہمارے دل کا وضو ہوتا ہے۔

نماز کی جگہ ہر آغا خانی پر فرض ہے تین وقت کی دعا جو جماعت خانے میں آکر پڑھے پانچ وقت فرض نماز کے بدلے میں ہماری دعا میں قیام ورکوع کی ضرورت نہیں ہے ہمیں قبلہ رخ کی ضرورت نہیں ہے ہم ہر سمت رخ کرکے پڑھ سکتے ہیں جس کے لیے دعا میں حاضر امام (شاہ کریم آغا خان) کا تصور لانا بہت ضروری ہے۔

روزہ تو اصل میں آنکھ کان اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہمارا روزہ سواپہر کا ہوتا ہے۔ جو صبح دس بجے کھول لیا جاتا ہے وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے ورنہ روزہ فرض نہیں البتہ سال بھر میں جس مہینے کا چاند جب بھی جمعہ کے روز کا ہوگا اس دن ہم روزہ رکھتے ہیں۔

زکوٰۃ کے بجائے ہم آمدنی میں روپیہ پر دو آنہ (دسوند) خود پر فرض سمجھ کر جماعت خانے میں دیتے ہیں۔

حج ہمارا امام حاضر کا دیدار ہے (وہ اس لیے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے)

ہمارے پاس تو بولتا قرآن یعنی حاضر امام موجود ہے مسلمانوں کے پاس تو خالی کتاب ہے ہمارے صبح وشام تک کے گناہ مکھی صاحب چھینٹا ڈال کر معاف کرتے ہیں ہم میں سے اگر کوئی آدمی روز جماعت خانہ نہ جاسکے تو جمعہ کے روز پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر اور آب شفا پی کر اپنے گناہ معاف کرا سکتا ہے اگر کوئی جمعہ کے روز بھی جماعت خانہ نہ جاسکے تو مہینہ بھر کے گناہ چاند رات کو پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر آب شفا پی کر گناہ معاف کرا سکتا ہے۔ ہماری

بندگی عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ حاضر امام ہمیں ایک بول اسم اعظم دیتے ہیں جس کے عوض ہم ۷۵ روپلے ادا کرتے ہیں جس کی عبادت ہم رات کے آخری حصے میں کرتے ہیں ۵ سال کی عبادت معاف کرانے کے ہم ۵۰۰ روپلے اور بارہ سال کی عبادت معاف کرانے کے لیے ہم ۱۲ سو روپلے اور لائف ممبر پوری عمر کی عبادت معاف کرانے کے لیے ۵۰۰۰ روپلے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں۔ نورانی امام حاضر کے نور کو حاصل کرنے کے لیے سات ہزار روپلے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے ہمیں حاضر امام کا نور حاصل ہوتا ہے۔

فدائین۔ قیامت کے روز حاضر امام سے ہم اپنے آپ بخشوانے کا خرچہ ۲۵۔ ہزار روپلے جماعت خانے میں دیتے ہیں۔

اثنا عشری شیعوں کے ارکان فروع دین و عقائد

بالا نورانی دعوت جب اثنا عشری شیعوں کو پہنچی تو وفاق علماء شیعہ پاکستان کراچی کی طرف سے یہ جواب شائع ہوا۔ ع

ابتدائیہ: امام معصوم کے نام سے ابتدار کی جاتی ہے۔

سلام علیکم یا اہل مومنین والمومنات

ہمارا کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علیؑ ولی اللّٰہ و وصی رسول اللّٰہ وخلیفتہ بلا فصل ہے (ماخوذ الجامع الکافی)

اصول دین (یہ عقائد ہیں عملیات نہیں ہیں) توحید، عدل، نبوت، امامت (امام معصوم ہے، نبی کی طرح امام پر فرشتے آتے ہیں اور فرشتے احکام لاتے ہیں۔ صفت کے حساب سے تمام امام نبی محمد صلعم کے برابر ہیں اور تمام امام سابقہ تمام انبیاء و رسل سے افضل ہیں) (باب الحجت الجامع الکافی) قیامت سے قبل رجعت ہوگی جس میں امام مہدی تمام صحابی و ناصبی (سنیوں) سے بدلہ لیں گے۔ وہ اپنے تمام فیصلے شریعت داؤدی کے مطابق کریں گے۔

فروع دین:- (یہ عملیات ہیں) (۱) نماز (کوئی فرض نہیں ہے واجب ہے، انفرادی نماز

کا ثواب نماز جماعت سے زیادہ ہوتا ہے۔ (۲) روزہ واجب ہے (۳) حج (واجب ہے) وقوف مذدلفہ (واجب ہے) (۴) زکوٰۃ (واجب ہے) غیر شیعوں کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی صرف شیعوں کو دینے سے ادا ہوگی کیونکہ صرف شیعہ (مومنین و مومنات) ہی پاک ہیں اور سب ناپاک نجس (۵) خمس یا سہم امام (یہ امام کا حق ہے امام غائب ہو تو مجتہد کو ملے گا مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ، (۶) جہاد (امام غائب ہونے کی بناء پر معطل ہے) (۷) امر بالمعروف (۸) نہی المنکر (۹) تولا (اہل بیت سے دوستی اور ان کے شیعوں سے بھی دوستی رکھنا۔ (۱۰) تبرا (اہل بیت کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا اور ان کے دشمنوں کے جو دوست ہیں ان سے بھی دشمنی رکھنا۔

اصول عقائد ملت جعفریہ (خاص ارکان دین) فقہ جعفریہ کے مطابق شرع میں کوئی شرم نہیں ہے چنانچہ ہم صاف صاف کھل کر اور واضح طور پر اپنی فقہ کے مذہبی عقائد بیان کرتے ہیں۔

بدا (صرف امامت کی تقسیم کے معاملے میں اللہ سے بھول چوک ہو جانا (باب البدا جامع الکافی)

قرآن (پورا قرآن اماموں کے بغیر کسی نے جمع نہیں کیا اور جو کہے کہ پورا قرآن اس کے پاس ہے وہ جھوٹا ہے (امام باقر۔ اصول کافی) موجودہ قرآن کا نسخہ مشکوک ہے۔ سارا قرآن امام کے پاس تھا جو اب غائب امام مہدی کے پاس ہے۔

غم حسین میں رونا گناہوں کے بخشوانے کا باعث ہے

کتمان (دین کو چھپانا) دین کو چھپاؤ اور جو ہمارے دین کو چھپائے گا خدا اسکو سرفراز کرے گا اور جو دین کو ظاہر کرے گا خدا اس کو ذلیل و رسوا کرے گا (امام جعفر، باب الکتمان، الجامع الکافی اصول کافی) لیکن ہم نے اب کیوں ظاہر کیا؟ وہ اس لیے کہ ہم سے وضاحت طلب کی گئی ہے اور اب جواب دینا ہی ہمارا فرض بنتا ہے اس لیے مذہب ظاہر کرنا پڑا ہے۔

تقیہ (اصل بات دل میں چھپا کر زبان سے کچھ اور ظاہر کرنا)۔

تبرا (شیعہ مذہب اور فقہ جعفریہ کا یہ اہم ترین جز ہے یعنی غیر شیعوں سے اظہار نفرت

کرنا خواہ وہ کوئی بھی ہوں چاہے صحابی تک بھی۔

فلاں، فلاں اور فلاں، اول، ثانی وثالث (یہ خاص الفاظ ہیں ہر شیعہ کو ان کے معنی ومطلب کا اچھی طرح علم ہے اس لیے وضاحت کی ضرورت نہیں۔

نجس اور پلید ہم تو تمام قادیانیوں کے برابر سمجھتے ہیں، بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث کو کیونکہ یہ سب نجس اور پلید ہیں جب کہ شیعہ ہمیشہ پاک ہوتا ہے۔

تمتع (متعہ) کسی شیعہ مومن اور مومنہ کا کچھ رقم یا کسی اور شے کے معاوضہ پر کچھ وقت یا زیادہ وقت پر خفیہ خاص جنسی تعلق قائم کرنا عین ثواب ہے (کیونکہ متعہ کے لیے نہ گواہوں کی ضرورت ہے نہ اس میں طلاق ہوتی ہے نہ نان نفقہ ہوتا ہے نہ حقوق زوجیت کی طرح باہم وراثت ہوتی ہے یہ صرف مذہبی طور پر ثواب کی نیت سے کیا جاتا ہے۔

متعہ کی دو قسمیں ہیں (۱) انفرادی متعہ (کنوارہ یا غیر کنوارہ مومن کسی کنواری یا غیر شوہر والی (مطلقہ یا متنازعہ) مومنہ سے جب چاہے معاملہ کر کے انفرادی طور پر متعہ کر کے ثواب کما سکتا ہے (۲) اجتماعی متعہ (کنوارے مومنین یا غیر کنوارے مومنین صرف بانجھ مومنہ سے جب چاہیں معاملہ کر کے کچھ وقت یا زیادہ وقت کے لیے اجتماعی متعہ کر سکتے ہیں کہ یہ اجتماعی ثواب کا باعث ہوگا (باب المتعہ جامع الکافی)

لَا مَجَالَ لِلشَّكِّ فِی صِحَّۃِ الْمَكْتُوب (اس لکھے ہوئے کی صحت میں شک کی کوئی گنجائش نہیں) وما علینا الا البلاغ۔

جاری کردہ :- وفاق علماء شیعہ پاکستان

خدام ملت جعفریہ :- مجتہد مولانا محمد محسن نقوی، مجتہد علامہ عقیل ترابی، علامہ طالب جوہری، علامہ عباس حیدر عابدی، علامہ مفتی سید نصیر الاجتہادی، پروفیسر علی رضا، علامہ مرزا احمد علی، مفتی سید محمد جعفر، مولانا سید محمد مہدی (بھارت) علامہ محمد باقر زیدی (آف بمبئی انڈیا) علامہ سید جاوید جعفری، مولانا عارف حسین حسینی۔

بمقام کراچی :- ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ (۲۶ ستمبر ۱۹۸۵، بوقت شام غریباں)، ہمارے ناموں کے ساتھ ملت جعفریہ کے نام "نورانی دعوت" کے رد کے طور پر اور تبلیغی وتشہیری مراد کے طور پر جاری کیا جاتا ہے۔ شیعان علی (اثنا عشریہ) کا ایک ہی مطالبہ فقہ جعفریہ نافذ کرو۔

شیعوں کے عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین۔

۱۔ توحید کے متعلق عقائد

اسلام کی بنیاد کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ کے مطابق مسلمانوں کا عقیدہ خدا کے متعلق یہ ہے کہ وہ اپنی ذات وصفات، حقوق وکمالات، عبادت والوہیت میں وحدہ لاشریک ہے، وہی، واجب الوجود، خالق مالک رازق، رب، داتا مشکل کشا، عالم الغیب، حاضر وناظر، مختار کل، قادر مطلق اور تمام جہانوں کا بادشاہ ہے۔ شیعوں نے خدا کی توحید میں بھی شرک وفساد ڈالا اور اپنے اماموں کو خدا بنا دیا تفصیل ملاحظہ ہو۔

مسئلہ ۱ :-

خدا جاہل اور بھولنے والا ہے (معاذاللہ)

۱۔ حضرت جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔

ما بدا اللہ فی شیئ کما بدا لہ فی اسماعیل ابنی (اعتقادیہ شیخ صدوق)

اللہ تعالےٰ کو کسی چیز میں ایسا بدا نہ ہوا جیسے میرے بیٹے اسماعیل کے متعلق ہوا۔

بدا کا معنی کسی چیز کا ظہور ہونا اور علم میں آنا جو پہلے سے مخفی ہو اور علم میں نہ ہو قرآن میں ہے۔

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ (زمر پ۲۴ ع ۲)

خدا کی طرف سے انکو اس عذاب کا بدا اور علم ہوگا جس کا گمان بھی نہ کرتے تھے۔

فرمان صادقؒ کا پس منظر یہ ہے کہ آپ نے منجانب خدا اپنے بڑے بیٹے اسماعیل کا

اعلان کیا کہ میرے بعد وہ امام ہوگا لیکن اس سے کوئی ایسا کام ہوا جو خدا کو پسند نہ آیا (نقد المحصل طوسی) اور وہ جعفرؒ کی زندگی میں مرگیا تو خدا نے موسیٰ کاظمؒ کو امام بنا دیا۔ اسی کو امام جعفرؒ بدا کہہ رہے ہیں۔ کہ خدا کو گویا پہلے پتہ نہ تھا کہ اسمٰعیل تو خلافِ امامت گناہ کرے گا۔ پھر والد کی زندگی میں مرجائے گا ورنہ تو اس کی امامت کا اعلان نہ کراتا، موسیٰ کاظمؒ کی امامت کا اعلان کراتا۔ اسمعیل کی امامت کا اعلان ہوا۔ تو حضرت صادقؒ کے آدھے مرید اس کی (گو وہ گناہ کرکے زندگی میں فوت ہوگیا) امامت کے قائل ہوگئے اور آج تک یہ اسماعیلی اور آغا خانی شیعہ کہلاتے ہیں

۔یہی بدا اور نامعلوم بات کی اطلاع شیعہ اعتقاد کے مطابق حضرت حسن عسکریؒ کی امامت کے متعلق بھی ہوئی۔ امام نقی کے بیٹے ابو جعفر محمد کی وفات باپ کے سامنے ہوئی جب کہ وہ بڑا بیٹا تھا حسب قانون باپ کے بعد اسی کی امامت کا اعلان ہوا تھا۔ راوی ابوالہاشم جعفری کہتا ہے۔ کہ میں یہ دل میں کہہ رہا تھا کہ محمد اور حسن عسکریؒ کا اس وقت وہی حال ہوا جو امام موسیٰ کاظمؒ اور اسماعیل فرزندان جعفر صادقؒ کا ہوا" تو امام تقی نے میرے کہنے سے پہلے ہی ارشاد فرمایا۔

نعم یا اباھاشم بدا اللہ فی ابی محمد بعد ابی جعفر علیہ السلام مالم یکن یعرف لہ کما بدالہ فی موسٰی بعد مضی اسماعیل ما کشف بہ عن حالہ وھو کما حدثتک نفسک وان کرہ المبطلون وابو محمد ابنی الخلف من بعدی۔

(اصول کافی ص ۳۲۷ ج ۱ ط ایران) ہاں اے ابو ہاشم! اللہ کو ابو جعفرؒ کے مرنے کے بعد (ابو محمد) (حسن عسکری) کے بارے میں بدا ہوا کہ جو بات معلوم نہ تھی معلوم ہوگئی جیسے اللہ کو اسماعیل کے بارے میں بدا ہوا تھا جس نے اصل حقیقت ظاہر کردی اور یہ بات اسی طرح ہے جیسے تو نے سوچی اگرچہ بدکار لوگ ان کو ناپسند کریں گے حسن عسکریؒ میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔

اس بدا۔ اور خدا کو بعد از حادثات، اطلاعات کے فضائل میں کافی میں بہت سی احادیث ہیں۔ انبیاء علیہم السلام تک سے اس کا اقرار کرایا گیا ہے۔ (کافی باب البداء) لیکن محقق علماء کو یہ تسلیم ہے کہ مذہب شیعہ پر یہ بدنما داغ ہے۔ چنانچہ شیخ طوسی اس کا منکر ہے اور مجتہد ولدار علی لکھنوی نے لکھا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ بدا اس قابل نہیں کہ کوئی اس کا قائل ہو کیونکہ اس سے باری تعالیٰ کا جہل لازم آتا ہے اور یہ خرابی مخفی نہیں ہے (اساس الاصول ص ۲۱۹) (بحوالہ ۴۰ عقیدے)

کچھ شیعہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ بداء سے مراد محو واثبات اور تقدیر غیر مبرم ہے۔ لیکن یہ لغت کے برخلاف ہے اور حقیقت کے بھی۔ کیونکہ جو بات خدا کے علم مکنون اور مخزون میں ہو اس کی اطلاع وہ کسی کو نہیں دیتا (کافی ص ۱۴۷ ج ۱) اور جس کی ملائکہ و رسل کو اطلاع دے دے۔ اس میں تبدیلی ناممکن ہوجاتی ہے۔ بداء کے مذکورہ دو واقعات میں خدا نے اسماعیلؒ وغیرہ کی امامت کی اطلاع بھی کرادی، پھر ان کی وفات پر امامت کا تبادلہ بھی کرادیا، یہی بات خدا کے جاہل ہونے کا (معاذ اللہ) اعلان ہے۔ اور شیعہ کا عقیدہ ہے۔

مسئلہ ۲:

خدا ہر چیز کا خالق نہیں بری چیزوں کا خالق شیطان اور انسان ہیں

وہ کہتے ہیں خیر و شر دونوں کا خدا خالق نہیں ہے کیونکہ شر کا پیدا کرنا برا ہے اور برا کام خدا نہیں کرتا بلکہ شر اور برائیوں کے خالق خود بندے ہیں (شیعہ کتب عقائد)۔

حالانکہ نص قطعی ہے کہ اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز کا خالق اللہ ہے نیز فرمایا ہے وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ (صافات) اللہ نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو بھی پیدا کیا ہے تو شر کا پیدا کرنا۔ اور کتا و خنزیر بنانا برا نہیں البتہ شر کی صفت اپنے اندر اپنانا اور گناہ کرنا برا ہے جو بندے کا اپنا کسب و فعل ہے خدا کی ذات اس سے بری ہے۔ شیعہ عقیدہ پر کروڑوں خالق بن گئے۔ مجوسی عقیدہ (خالق خیر خدا اور خالق شر شیطان و اہرمن ہے) ثابت ہوگیا۔

مسئلہ ۳:-

خدا بندوں کی عقل کا محکوم اور تابع ہے

شیعہ کہتے ہیں خدا پر واجب ہے کہ وہ عدل کرے اور وہی کام کرے جو بندوں کے لیے زیادہ مفید ہو یہ عقیدہ ہر کتاب میں مذکور ہے۔ مگر اس کی خرابی ظاہر ہے کہ کوئی تکوینی کام بندوں کے حق میں مفید نہ ہو اور نقصان دہ ہو گویا خدا نے ترک واجب اور گناہ کا کام کیا معاذ اللہ اور وہ خدا نہ رہا بندوں کا محکوم بن گیا۔ جب شیعوں کا تجویز کیا ہوا بہترین مصلح نظام دنیا میں نہیں پایا

کس روپ میں آسکتا تھا؟

۳۔ خدا ظہور کا وقت مقرر کر کے بتا دیتا ہے۔ پھر شہادت حسینؓ یا شیعوں کی پردہ دری سے اپنی خبر کو جھٹلا دیتا ہے۔ اور آئمہ کو بھی نہیں بتلاتا۔ وہی بداء اور خدا کے ناواقف ہونے کی بات ہے

۴۔ شیعہ ہر دور میں امام کی نافرمانی اور جھوٹے مذہب کی تشہیر کے اتنے رسیا ہیں کہ اپنی حماقت سے امام کی برکتِ علم سے محروم ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵:-

خدا اصحابِ رسولؐ سے ڈرتا ہے

احتجاج طبرسی میں جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا نے اپنے نبیؐ کا نام یٰس رکھا اس لیے قرآن میں سلام علی آل یٰس فرمایا (سلام علی آل محمد نہیں فرمایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اللہ کے لفظ "سلام علی آل محمد" کو صحابہ قرآن سے نکال دیں گے جیسے کہ اور بہت کچھ نکال دیا ہے (احتجاج طبرسی ص ۲۵۹)۔

اس سے پتہ چلا۔ نمبر ۱۔ کہ شیعہ قرآن کو ناقص اور تبدیل شدہ مانتے ہیں۔ ۲۔ خدا کو خوف تھا کہ سلام علی آل محمد ایک دفعہ بھی قرآن میں نہ اتارا۔ تاکہ دشمن اسے نہ نکال دیں حالانکہ وہ فرماتا ہے ولا یخاف عقبٰھا۔ خدا انجام سے نہیں ڈرتا۔ ۳۔ یہ بدترین لفظی تحریف ہے کہ قرآن میں سورت صافات میں حضرت نوح، ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، موسیٰ و ہارون، علیہم السلام کے ذکر کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور پھر سب پیغمبروں پر سلام کی طرح حضرت الیاسؑ پر بھی سلام علیٰ اِلْیَاسِیْن فرمایا لیکن شیعوں نے اسے آلِ یٰس بنا دیا معاذ اللہ۔

مسئلہ نمبر ۶:-

خدا غیر عادل اور مظلوم ہے

بظاہر یہ عجیب بات ہے کہ شیعہ "عدل" کو اپنے اصول میں گنتے ہیں لیکن عملاً خدا کا عادل ہونا کہیں نہیں بتاتے ایک طرف وہ خدا پر "بندوں کے حق میں صالح ترین" کام واجب کہتے ہیں۔ دوسری طرف یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آئمہ کو خلافت دینا اور حکومت و امامت پر قبضہ دینا صالح ترین کام تھا لیکن وہ ان سب سے ہر دور کے حاکم خلیفہ نے چھین

جاتا۔ ایک امام معصوم نے بھی دنیا میں نظام عدل و انصاف قائم نہیں کیا، ہر جگہ خمینی اور یزید جیسے ظالموں کا تسلط ہے وہم و خیال کی دنیا میں بارہویں صاحب العصر ہیں تو وہ بھی غار میں روپوش۔ اصلی قرآن بھی مخلوق سے چھپا رکھا ہے تو شیعوں کے نزدیک خدا تو صدیوں سے ترک واجب کا مرتکب ہے (معاذ اللہ) (از افادات علامہ لکھنوی)

اہلسنت کے ہاں خدا فعال لما یرید ہے وہ جو کچھ دے یہ اسی کی مہربانی اور مرضی ہے اس پر کچھ واجب نہیں نہ وہ کسی بات پر مجبور ہے اس کا نظام ہدایت آج بھی مکمل ہے۔ بندے اگر قرآن و سنت سے اعراض کرتے ہیں تو ان کی اپنی بدبختی ہے۔

مسئلہ ۷:-

خدا دوست و دشمن میں تمیز نہیں کر سکتا

امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ تحقیق اللہ نے امام مہدی کے نکلنے کا وقت ۷۰ھ مقرر کیا تھا جب امام حسینؑ صلوٰت اللہ علیہ شہید کر دیئے گئے۔

اشتد غضب اللہ علی اھل الارض فاخرہ الی اربعین و مائۃ فحدثنا کم فاذعتم الحدیث فکشفتم قناع الستر ولم یجعل اللہ بعد ذالک وقتا عندنا (اصول کافی ص ۳۶۸ ج ۱ باب کراہیۃ التوقیت)۔

خدا کا غصہ زمین والوں پر سخت ہو گیا تو اسے (امام مہدی) ۱۴۰ھ تک مؤخر کر دیا پھر ہم نے تم کو بتلا دیا تو تم نے مشہور کر دیا اور راز کا پردہ پھاڑ دیا۔ اب اللہ نے ہمیں بھی کوئی وقت نہ بتلایا۔

اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

۱۔ قتل حسینؓ سے خدا کو اتنا غصہ آیا کہ اس نے جو کرنے کا کام تھا نہ کیا اور دشمنوں سے انتقام لینے والے امام مہدی کو جلدی بھیجنے کے بجائے الٹا لیٹ کر دیا۔ شیعہ سمیت تمام دنیا برکات امام سے محروم ہو گئی اور ظالموں کا تسلط مکمل ہو گیا، اسے دوست و دشمن کی تمیز نہ رہی۔ کہ دشمن تو کھلے دندناتے رہے ہیں۔ اور شیعہ دوست مظالم میں اسیر و قیدی ہیں۔

۲۔ امام مہدی حسن عسکریؒ کے گھر میں پیدا تو ۲۵۵ھ میں ہوا۔ وہ ۷۰ھ یا ۱۴۰ھ میں

لی اور خدا نے ان کی نصرت نہ کی جو اس کے ذمہ واجب تھی۔ پھر ماشاء اللہ بہادر اماموں نے اپنے دشمنوں سے تو کچھ واپس نہ چھڑایا لیکن خدا سے انتقام یوں لیا کہ اس کی ساری خدائی چھین لی، اور اسے کائنات میں معطل شئے بنا دیا۔ غور کیجئے اصول کافی کے ابواب کی روشنی میں توحید سے مراد معرفت امام ہے۔ شرک سے مراد حضرت علیؓ کی خلافت میں شرک ہے۔ امام اللہ کا نور اور اس کا جز ہیں۔ زمین کے ارکان یہی ہیں۔ علم کا خزانہ اور حکومت الہیہ کے انچارج یہی ہیں، کلی علم الغیب یہی ہیں۔ موت وحیات ان کے اختیار میں ہے۔ دین میں حلال وحرام کا منصب ان کے پاس ہے۔ کتب اربعہ آسمانی اور انبیاء واوصیاء کے علوم روز اول سے جانتے ہیں۔ جن وانس کی تخلیق کا مقصد خدا کی عبادت ہے یعنی امام کی معرفت ہے عرش، کرسی، زمین، آسمان ان کی ملکیت میں ہے۔ وہ نور رب ہی نہیں۔ عین رب، کارساز مشکل کشا متصرف در کائنات ہیں۔ ان سے دعائیں مانگنا اور مدد چاہنا عین خدا سے مانگنا ہے۔ وہ اسماء اللہ اور خدا کی صفات والے ہیں یہی وجہ ہے کہ شیعہ یا علی مدد، علی علی علی، حق علی، یا پنج تن پاک تیرا ہی آسرا" کے مشرکانہ نعرے لگاتے ہیں اور اپنی نجات کے لیے خدا کی عبادت واطاعت کوئی ضروری نہیں جانتے، تو کیا ائمہ اور امامیہ کے ہاتھوں خدا ہی سب سے بڑا مظلوم اور حقوق الہیہ سے محروم ثابت نہ ہوا؟۔

مسئلہ نمبر ۷:

آئمہ خدا کی صفات میں شریک ہیں

امام ابوالحسن موسٰے کاظمؒ کہتے ہیں قال مبلغ علمنا علی ثلاثۃ وجوہ ماض وغابر وحادث۔ کہ ہمارا علم تینوں زمانوں پر حاوی ہے گزشتہ، آئندہ اور موجودہ (اصول کافی ص ۲۶۴ ج ۱) (باب جہات علوم الائمہ) حالانکہ احاطہ علم اور جمیع ماکان وما یکون خاصۂ خداوندی ہے الا انہ بکل شئ محیط۔ خبردار وہی ہر چیز کا علم محیط رکھتا ہے (پ ۲۵ ع ۱)

۲۔ سید ظفر حسن عقائد الشیعہ ص ۱۰۵ چوالیسواں عقیدہ آئمہ سے امداد طلبیؑ کے تحت لکھتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جب ہم اپنے آئمہ علیہم السلام کو اپنی مدد کے لیے بلاتے ہیں وہ ضرور آتے ہیں ...... ہمارا عقیدہ ہے کہ چہاردہ معصومین علیہم السلام زندہ ہیں وہ ہر ایک عمل

کو دیکھتے اور ہر پکارنے والے کی آواز سنتے ہیں۔

۳۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ انا الذی سخرت لی السحاب والرعد والبرق والظلم والانوار والریاح والجبال والبحار والنجوم والشمس والقمر (حق الیقین عربی ص ۲ ج ۲ بحث رجعت)۔

میں وہ ہوں کہ بادل، گرج بجلی، اندھیرے، اجالے، ہوائیں پہاڑ سمندر ستارے سورج اور چاند سب میرے تابع ہیں (ان سے جو چاہوں کام لیتا ہوں)

۴۔ ما اشہدتہم خلق السمٰوٰت والارض۔ کافی میں جناب محمد تقی سے منقول ہے ازل الازال سے پروردگار عالم منفرد و یکتا تھا پھر اس نے محمدؐ و علیؓ و فاطمہؓ کو پیدا کیا اور ہزار زمانوں تک ان کو جس شان سے رکھا وہ رہے پھر اور تمام چیزوں کو پیدا کیا اور ان کو ان کی پیدائش کا گواہ قرار دیا اور ان حضرات کی اطاعت ان پر لازم کر دی اور ان کے حالات انہی حضرات کے سپرد فرما دیئے (حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۵۹۶)

نوٹ:۔ بطور نمونہ ہم نے خدا کی صفت علم، اختیار وقدرت۔ اور انتظام حکومت میں آئمہ کی شرکت کا حوالہ دیا۔ ورنہ خدا کی ہر صفت اور کمال کو شیعہ آئمہ کے نام انتقال کرا چکے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۸:۔

خدا خدائی میں بھی وحدہ لاشریک نہیں

۱۔ محمد باقرؒ سے اس آیت لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ (اگر تو نے بھی شرک کیا تو تیرے اعمال ضائع ہو جائیں گے) کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اے رسول اگر تم نے اپنے بعد علی کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دے دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا لیحبطن عملک الخ (حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۹۲۷)۔

۲۔ وویل للمشرکین الآیہ (السجدۃ) تفسیر قمی میں سیدنا جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ ان مشرکوں کے لیے ویل ہے جنہوں نے امام اول کے بارے میں شرک کیا وھم بالآخرۃ ھم کافرون کا مطلب یہ ہے کہ وہ بعد کے آئمہ کے بھی منکر رہے حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۹۵۰ (ماشاء اللہ خدا کی توحید کے ساتھ قیامت اور آخرت پر بھی آئمہ کا قبضہ ہو گیا)۔

۳- اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا - کافی میں جعفر صادقؒ سے منقول ہے اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ وہ یکے بعد دیگرے ائمہ کی اطاعت پر قائم رہے تفسیر قمی میں ہے "اس کا مطلب ہے ولایت امیرالمومنین پر قائم رہنا (حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۹۵۶) ماشاء اللہ اس کا مطلب یہ ہوا علی ہی اللہ اور رب ہیں ان کی اطاعت ہی استقامت ہے)

نوٹ: حضرات اہل بیت کرامؓ اس قسم کے دعووں اور شرکیہ باتوں سے بری تھے۔ یہ سب آل سبا شیعوں نے من گھڑت روایات ان کے ذمہ لگا کر انکو مسلمانوں سے جدا کر دکھایا ہے ورنہ خود انہوں نے ایسے مفوضہ فرقہ پر لعنت فرمائی ہے۔ اعتقادیہ شیخ صدوق میں ہے ابوجعفر نے فرمایا۔

کہ غالیوں اور مفوضہ کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ خدا کے منکر و کافر ہیں۔ یہود و نصاریٰ، مجوسیوں اور بدعتیوں گمراہوں سب سے برے ہیں"۔

۲- رسالت و نبوت کے متعلق عقائد

مسلمان قرآنی کلمہ "محمد رسول اللہ" کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین والرسل کو افضل الکائنات، عظیم الشان کامیاب پیغمبر معصوم، منصوص، واجب الاطاعت بے مثل و بے مثال صاحب وحی و کتاب تاجدار ملت محمدیہ مانتے ہیں، شیعہ ختم نبوت کے قائل نہیں وہ انہی اوصاف نبوت کے ساتھ ۱۲- اور ہادی معصوم و منصوص صاحبانِ کتاب و ملت اور واجب الاطاعت مانتے ہیں (معاذ اللہ)

صرف تقیہ کی وجہ سے لفظ نبی ان پر بولنا مکروہ کہتے ہیں اصول کافی جلد ا کتاب الحجۃ میں یہ باب ہے، دین رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام کے سپرد ہے۔ اگلا باب ہے۔

باب فی ان الائمۃ بمن یشبھون ممن مضٰی وکراھیۃ القول فیھم بالنبوۃ۔ آئمہ منصب میں گزشتہ انبیاء جیسے ہیں لیکن ان کو نبی کہنا مکروہ ہے باب

"علم کا گھاٹ صرف آل محمد ہیں۔ باب لوگوں کے پاس حق صرف وہی ہے جو ائمہ سے منقول ہو جو ان سے منقول نہ ہو وہ سب باطل ہے"۔

مسئلہ نمبر ۹:-

انبیاءؑ آئمہ سے درجہ میں کمتر ہیں

۱- علی انبیاء میں سے ہزار نبیوں کی عادتیں رکھتے تھے۔ جو علم آدم کے ساتھ آیا تھا اٹھایا نہیں گیا.... علم میراث میں چلتا ہے ..... ایک شخص نے کہا آیا امیرالمومنین زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء؟ امام نے فرمایا ..... کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم محمد مصطفیٰ میں جمع کر دیا تھا اور انہوں نے وہ سب امیرالمومنین کو تعلیم کر دیا ایسی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے کہ علیؓ زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء (الشافی ترجمہ اصول کافی ص ۲۹۱)۔

۲- امام صادقؒ فرماتے ہیں۔ ہم علم الٰہی کے خزانچی ہیں، ہم اللہ کے حکم کے ترجمان ہیں ہم معصوم لوگ ہیں خدا نے ہماری اطاعت کا حکم دیا اور ہماری نافرمانی سے روکا ہے ہم ہی اللہ کی پوری حجت ہیں آسمان کے نیچے زمین کے اوپر رہنے والی سب مخلوق پر۔

۳- امام جعفرؒ نے فرمایا آئمہ رسول اللہ کے مرتبے والے ہیں مگر وہ انبیاء نہیں اور ان کو اتنی بیویاں حلال نہیں جو رسول اللہ کو تھیں اس بات کے سوا وہ سب باتوں میں رسول اللہ کے بمنزلہ ہیں (اصول کافی ص ۲۶۹، ۲۷۰ ج ۱)

۴- خمینی کہتا ہے تمام انبیاء دنیا میں معاشرتی عدل و انصاف لے کر آئے تھے مگر وہ کامیاب نہ ہوئے یہ وہ فریضہ ہے جس میں پیغمبر اسلام محمدؐ بھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے تھے امام زمان معاشرتی انصاف کے لیے اس پیغام کے حامل ہوں گے جو تمام دنیا کو بدل دے گا۔ اگر ہمارے نبی کے لیے جشن مسلمانان عالم کے لیے پر عظمت ہے تو جشن امام زمان تمام انسانوں کے لیے عظیم ہے میں ان کو لیڈر نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ اس سے اونچے ہیں میں ان کو اول نہیں کہہ سکتا کیونکہ ان کا ثانی نہیں ہے (ترجمہ تہران ٹائمز مورخہ ۲۹ جون ۱۹۸۰ء)

غور فرمایئے کس چالاکی کے ساتھ انبیاء کی ساری صفات اماموں میں تسلیم کیں مگر انبیاء نہیں" کی پرفریب رٹ لگا رہے ہیں" رسولوں جیسے کہہ رہے ہیں" انبیاء کو ناکام کہہ کر امام زمان

کوافضل وکامیاب بتارہے ہیں۔

مسئلہ نمبر-۱:

رسول اللہ بارہ اماموں سے افضل نہیں کم درجہ ہیں

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ما جاء بہ علی علیہ السلام آخذ بہ وما نہی عنہ انتہی عنہ جری لہ من الفضل ماجری لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ولمحمد صلی اللہ علیہ وسلم الفضل علی جمیع من خلق اللہ عزوجل المتعقب علیہ فی شی من احکامہ کالمتعقب علی اللہ وعلی رسولہ والراد علیہ فی صغیرۃ او کبیرۃ علی حد الشرک باللہ کان امیرالمؤمنین علیہ السلام بابہ الذی لایؤتی الا منہ وسبیلہ الذی من سلک بغیرہ ھلک وکذالک یجری الائمۃ۔ الہدیٰ واحدا بعد واحدا الی ان ولقد اقرت لی جمیع الملائکۃ والروح والرسل بمثل ما اقروا بہ لمحمد ...... ولقد اوتیت خصالا ما سبقنی الیہا احد قبلی علمت المنایا والبلایا والانساب وفصل الخطاب الخ (اصول کافی ص ۱۹۶-۱۹۷ ج ۱ ایران باب الائمۃ زمین کے ستون ہیں)

ترجمہ:- امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں جو احکام وشریعت علیؓ لائے ہیں میں تو وہ لیتا ہوں جس سے علیؓ روکیں رکتا ہوں ان کو وہی شان ملی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے اور محمدؐ کی شان سب مخلوق پر ہے (بجز بارہ اماموں کے) حضرت علیؓ کے احکام پر کسی قسم کی نکتہ چینی کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ اور رسول کے احکام پر نکتہ چینی کرے، آپ کی کسی چھوٹی بڑی بات کو رد کرنے والا گویا مشرک باللہ ہے۔ امیرالمومنین ہی صرف خدا کا وہ دروازہ اور راستہ ہیں جس پر چل کر اور گذر کر خدا تک رسائی ہوتی ہے جو اس راستے کے خلاف چلا ہلاک ہوا۔ یکے بعد دیگرے سارے آئمہ کرام ہدایت یہی شان رکھتے ہیں فرمانِ علی ہے میرے لیے تمام فرشتوں، جبریل اور رسولوں نے اتنے ہی عہدوں اور شانوں کا اقرار کیا جتنی باتوں کا رسول اللہ کے لیے اقرار کیا تھا .... مجھے ایسی خوبیاں ملی ہیں کہ

مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں میں (مخلوق کی) موتوں کو آئندہ حوادث کو اور نسب ناموں کو اور فیصلہ کن خطابات کو جانتا ہوں مجھ سے پہلے کی کوئی چیز چھوٹی نہیں اور کوئی غائب چیز مجھ سے مخفی نہیں۔

اس تفصیلی روایت سے معلوم ہوا ا کہ حضرت علیؓ اور بارہ آئمہ مستقل صاحبان احکام وشریعت ہیں جیسے حضورؐ کے متعلق قرآن فرماتا ہے ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہو۔ تمہیں جو رسول اللہ احکام دیں لے لو اور جن کاموں سے روکیں رک جاؤ۔ یعنی آئمہ تشریعی نبی ہیں حالانکہ مرزائی بھی ظلی بروزی نبوت کے قائل ہیں، تشریعی نبوت کے قائل نہیں۔

۲۔ امام سے اختلاف کفر ہے جیسے نبی سے اختلاف کفر ہے۔

۳۔ خدا تک پہنچنے کا راستہ اور دروازہ صرف آئمہ ہیں یعنی شریعت محمدیہ اور قرآن معطل و منسوخ ہوگیا۔

۴۔ حضرت علیؓ خود حضورؐ اور تمام پیغمبروں سے خاصہ خداوندی یہ امور غیبیہ جاننے میں افضل ہیں علم اموات وآجال، علم حوادثِ کائنات، تمام جانوروں کا علم انساب اور علم فصل خطاب۔

مسئلہ نمبر ۱۱:

نبیوں میں اصول کفر ہوتے ہیں

۱۔ قال ابو عبداللہ علیہ السلام اصول الکفر ثلاثہ الحرص والاستکبار والحسد فاما الحرص فان آدم حین نہی عن الشجرۃ حملہ الحرص علی ان اکل منہا واما الاستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لآدم فابیٰ واما الحسد فابنا آدم حیث قتل احدھما صاحبہ (اصول کافی ج ۲، باب فی اصول الکفر وارکانہ)

امام صادقؒ نے فرمایا کہ کفر کے تین ارکان ہیں، حرص، تکبر، اور حسد، حرص تو حضرت آدمؑ نے کیا جب ان کو درخت سے روکا گیا تو لالچ نے ان کو کھانے پر آمادہ کیا تکبر ابلیس نے کیا جب اسے آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا تو انکار کیا۔ حسد آدمؑ کے دو بیٹوں نے کیا کہ

ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔

٢۔ حضرت آدم علیہ السلام پر حسد کا الزام باقر علی مجلسی کی حیات القلوب میں ہے۔

پس نظر کردند بسوئے ایشاں بدیدۂ حسد پس بایں سبب خدا ایشاں را بخود گذاشت وباری وتوفیق خود را از ایشان برداشت (حیات القلوب صہ۵۵ ج ۱ حالات آدم)۔

ترجمہ:۔ حضرت آدم وحوا نے حسد کی نگاہ سے اہل بیتؑ کو دیکھا پس اس وجہ سے خدا نے ان کو چھوڑ دیا اور اپنی امداد وتوفیق ان سے اٹھالی۔

مسئلہ نمبر ١٢:۔

حضرت علیؓ مچھر ہیں اور حضورؐ اس سے زیادہ حقیر ہیں معاذ اللہ

شیعہ کی معتبر تفسیر البرہان پ۱ صہ۶۶ ج ۱ پر آیت ان اللہ لا یستحی ان یضرب مثلاً ما بعوضۃ فما فوقہا کی تفسیر میں حضرت جعفر صادقؒ سے مروی ہے کہ یہ مثال اللہ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کے لیے بیان فرمائی ہے پس مچھر سے مراد تو امیر المومنین۔ اور (حقارت میں) مچھر سے زائد حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہیں معاذ اللہ۔ فالبعوضۃ امیر المومنین وما فوقہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

مسئلہ ١٣:۔

انبیاء نور نبوت سے محروم کر دینے والے گناہ کر جاتے ہیں (معاذ اللہ)

ملا باقر علی مجلسی کی حیات القلوب ج ۱ قصہ حضرت یوسفؑ میں ہے۔

"بہت ہی معتبر سندوں کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشوائی کے لیے باہر آئے اور ایک دوسرے سے ملے تو یعقوب پیادہ ہو گئے مگر یوسف (علیہ السلام) کو دبدبۂ بادشاہی نے پیادہ ہونے سے روکا جب معانقہ سے فارغ ہوئے تو جبریل حضرت یوسفؑ پر نازل ہوئے اور خدا کی طرف سے غصہ کا خطاب لائے کہ اے یوسف خداوند عالم فرماتا ہے کہ بادشاہت نے تجھ کو روکا کہ تو میرے بندۂ شائستہ صدیق کے لیے پیادہ ہوا ہاتھ تو کھول، جیسے ہی انہوں نے ہاتھ کھولا تو ان کی ہتھیلی سے اور ایک روایت میں ہے کہ انگلیوں کے درمیان سے ایک نور نکلا یوسف نے کہا کہ یہ کیا نور تھا جبریل نے کہا یہ پیغمبری نور تھا اب تمہاری اولاد میں کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ اس کام کی سزا میں جو تم نے یعقوب کیساتھ کیا۔"

شیعہ اصول تو یہ ہے۔ کہ یہ نور نبوت نبی یا امام کی وفات کے بعد اس کے جانشین کی طرف منتقل ہوتا ہے (کافی) اب جب زندگی میں ہی نور نبوت خارج ہو گیا۔ تو اولاد تو کیا خود بھی نبوت سے محروم ومعزول نہ ہو گئے ؟

مسئلہ نمبر ١٤: **حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مشن میں ناکام ہو گئے** (معاذ اللہ)

ہم تہران ٹائمز کے حوالے سے خمینی کا پیغام سنا چکے ہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سمیت تمام انبیاءؑ کو اپنے مشن اور معاشرہ میں عدل وانصاف قائم کرنے میں ناکام اور فیل کہتے ہیں۔ اب ذرا شیعوں کے اس عقیدہ پر غور کرو جو ان کی ہر کتاب میں لکھا ہے اور ہر ذاکر د شیعہ کہتا پھرتا ہے کہ تین چار صحابہؓ کے سوا جو دراصل حضرت علیؓ کے شاگرد و دوست تھے۔ باقی تقریباً سوا لاکھ صحابہ کرامؓ معاذ اللہ منافق تھے۔ اور وفات کے بعد تو کھلے مرتد ہو گئے اور امیر المومنین کو چھوڑ کر حضرت ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمان (رضی اللہ عنہم) کی بیعت کرتے رہے اور سبھی ان کو خلفاء برحق جانتے رہے۔ اور انہوں نے دین کا ستیاناس کر دیا۔

سوال یہ ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ان کو اگر حضرت علیؓ کی امامت وخلافت کا سبق پڑھایا تھا تو وہ سب اس میں فیل کیوں ہو گئے۔ یہ تو عقل ونقل اور تواتر عملی کے خلاف بات ہے کہ ٢٣ سال کی طویل تعلیمی مدت میں معلم اسلام پیغمبرؐ نے بقول شیعہ صرف ایک ہی سبق ومضمون پڑھایا "کہ میرے بعد امامت میرے علیؓ اور اس کی اولاد کا حق ہے (گویا قیصر وکسریٰ طرز کے آپ بادشاہ تھے معاذ اللہ) تم ان کو امام ماننا، مگر کسی نے بھی یہ سبق نہ یاد کیا، نہ امت کو سنایا۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ سبق یا تو رسول اللہ نے پڑھایا ہی نہ تھا، صرف اسلام دشمنوں کا تخریبی ہتھکنڈہ ہے یا پھر آپ کی ساری جماعت فیل ہو گئی اور ساری کلاس کا فیل ہو جانا خود استاد کا فیل ہونا ہے، پہلی بات اہلسنت کہتے ہیں دوسری پر شیعہ کو فخر ہے (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر ۱۵:

رسولِ خدا مخلوق سے اور اپنے صحابہؓ سے ڈرتے تھے

۱۔ رسول خدا از ترس غم خود بغار رفت در وقتیکہ ایشاں را بسوئے خدا دعوت مے کرد و ایشاں ارادہ قتل او کردند یا ورے نیافت کہ با ایشاں جہاد کند (حیات القلوب مجلسی ج ۲، جلاء العیون ص ۲۵۹)۔

"رسول خدا اپنی قوم کے ڈر سے غار میں چھپ گئے جب کہ ان کو خدا کی طرف بلاتے تھے اور انہوں نے آپؐ کے قتل کا ارادہ کیا، مددگار نہ پائے کہ ان کے ساتھ جہاد کرتے"۔

ہم کہتے ہیں یہ اتہام ہے ڈر کی وجہ سے غار میں نہیں گئے ہجرت کا پروگرام منجانب خدا یونہی ملا کر تین دن غار میں رہ کر اپنے جانشین کو ایسا شرف تربیت و تزکیہ بخشوایا کہ ملائکہ رشک کریں۔ جہاد تو کرنا چاہتے اور صحابہ بھی تمنائیں کرتے تھے۔ لیکن ابھی فاعفوا واصفحوا پر عمل کرانا تھا۔ اذن للذین سے حکم جہاد بعد میں نازل ہوا۔

۲۔ پس برپائے دار لے محمد علی را علمے درمیان خلق و بگیر بر ایشاں بیعت او را و تازہ گردان عہد و پیمانے را کہ پیشتر از ایشاں گرفتہ بودم ...... پس حضرت رسول ترسید از قوم کہ مبادا اہل شقاق و نفاق پراگندہ شوند و بجاہلیت و کفر خود برگردند۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۵۴۲)

اے محمد! علی کو مخلوق میں بطور نشان کھڑا کرو ان سے بیعت لو علی کے لیے اور اس عہد و پیمان کی تجدید کرو جو میں نے ان سے (اور تم سے) لیا ہے ..... پس رسول خدا (نے ایسا نہ کیا اور) ڈر گئے اپنی قوم سے کہ مبادا یہ مخالف و منافق بکھر جائیں اور جاہلیت و کفر کی طرف چلے جائیں (معاذ اللہ)۔

۳۔ شیعہ مجتہد ولدار علی نے لکھا ہے کہ جب رسول خدا نے حکم خدا کی تعمیل نہ کی تو خدا نے ڈانٹ میں آیت تبلیغ اتاری، پھر بھی نہ کی تو خدا نے وعدہ حفاظت کیا۔ وعدہ کے باوجود آپ نے گول مول الفاظ میں کہا (جس کا میں دوست علیؓ بھی اس کے دوست) انتہا یہ ہے کہ بہت سی قرآنی آیات محض خوف کی وجہ سے چھپا ڈالیں جن کا آج تک کسی کو علم بھی نہ ہوا نہ اب ہو سکتا ہے (اس عقیدہ کی مزید تفصیل ولدار علی مجتہد اعظم لکھنو کی عماد الاسلام میں دیکھیے)

مسئلہ نمبر ۱۶۔

رسول اللہ کی پاک نیت پر مکروہ حملے

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اقرار و عمل تب مقبول ہے کہ اس کی بنیاد اخلاص یقین اور نیک نیتی پر ہو یہ بنیاد جتنی مضبوط ہو گی عمل کا وزن اتنا ہی زیادہ ہو گا یہی وجہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت نماز امتیوں کے زندگی بھر کے اعمال سے افضل ہے اور صحابہ کرامؓ کا ۳ پاؤ غلہ راہ خدا میں صدقہ کرنا۔ غیر صحابہؓ کے راہ خدا میں بشرط اخلاص و ایمان احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے (بخاری و مسلم)

شیعوں نے اپنے مرغوب کاموں، نفاق و ریا اور مفاد پرستی کی تہمت معاذ اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی لگا دی جگر تھام کر پڑھیے۔

۱۔ حضرت صادقؓ نے فرمایا آیت واللہ یعصمک من الناس (خدا آپ کی لوگوں سے حفاظت کرے گا) کے اترنے کے بعد آپ نے کبھی تقیہ (اخفاء دین) نہ کیا اور اس سے پہلے کبھی کبھی تقیہ کرتے تھے (حیات القلوب ج ۲ ص ۱۱۸) (تو اس سے پہلے کے اعمال و اقوال سے اعتماد اٹھ گیا)۔

۲۔ مختلف حدیثیں حضورؐ کے حج کے سلسلے میں ہیں ہو سکتا ہے کہ بعض تقیہ کی وجہ سے ہوں (حیات القلوب ج ۲ ص ۵۳۷) (گویا حجۃ الوداع کے اعمال بھی آپ نے لوگوں کے تقیہ اور ڈر کی وجہ سے غلط اور خلاف شرع کیے)۔

۳۔ حضور علیہ السلام جہاد اور لشکر اسامہ میں شرکت کے لیے تمام مسلمانوں کو خوب ترغیب دے رہے تھے مگر غرضِ حضرت از فرستادن اسامہ و ایں جماعت با او ایں بود کہ مدینہ از ایشاں خالی شود و احدے از منافقاں در مدینہ نماند (حیات القلوب ج ۲ ص ۵۵۹ و منتہی الآمال ج ۱ ص ۲۰۱) حضرت اسامہؓ اور اس لشکر کو بھیجنے سے حضرت کا مقصد یہ تھا کہ مدینہ ان سے خالی ہو جائے اور کوئی منافق مدینہ میں نہ رہے (چپکے سے حضرت علیؓ کو خلیفہ مقرر کر دیا جائے)

۴۔ ہر پیغمبر نے تبلیغ کرتے وقت یہ اعلان کیا۔ ما اسئلکم علیہ من اجر۔

میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ رسول اللہ نے بھی اعلان تو یہی کیا" میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹی مفاد پرستوں سے ہوں (ص پ۲۳ ع ۱۴)۔

لیکن شیعوں نے الا المودۃ فی القربیٰ کی غلط تفسیر کر کے آپ پر طلب اجرت اور مفاد اٹھانے کا الزام لگا دیا۔ کہ علیؓ و حسنینؓ کو امام و بادشاہ بنانے منوانے کی اجرت آپ نے طلب کی اور حضرت فاطمہؓ کو بڑی جاگیر ہبہ کر دی۔ حالانکہ قربیٰ مصدر ہے جس کا معنیٰ رشتہ داری ہے۔ آیت مکی ہے حضرت علیؓ و فاطمہؓ کی شادی اور حسنین کا تصور بھی نہ تھا۔ کہ ان کی محبت اور حکومت ماننے کا سبقِ اجرت پڑھایا جاتا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ میں اجرت کیا مانگوں صرف تم کو رشتہ داری کی محبت کا واسطہ دیتا ہوں۔ کم از کم رشتہ دار سمجھ کر میری بات سنو اور انکار نہ کرو۔ زاہد ترین پیغمبرؐ نے اپنی لختِ جگر کو فقراء و مساکین کا مال قومی جائیداد فدک بخش دی، ایک بڑا بہتان ہے۔ جب کہ امام صادقؒ فرماتے ہیں "اور معتبر حدیث یہ ہے کہ رسولؐ خدا جب دنیا سے رخصت ہوئے تو وراثت میں نہ درہم و دینار چھوڑا نہ غلام و باندی نہ بکری اور اونٹ چھوڑا۔ سوائے سواری کے جب واصل رحمت الٰہی ہو گئے تو ایک صاع جو کے عوض جو بچوں کے گذارہ کے لیے قرض لیا تھا۔ اپنی زرہ گروی رکھی تھی (حیات القلوب ص ۱۱۷ ج ۲)۔

۵ - اسی طرح شیعہ نے یہ الزام بھی لگایا کہ حضورؐ کو نواسے کی بشارت مع شہادت جب خدا نے بھیجی تو حضورؐ نے بار بار اسے رد کیا اور کہا مجھے ایسے بچے کی کوئی ضرورت نہیں حضرت فاطمہؓ نے بھی بارہا انکار کیا۔ جب خدا نے یہ لالچ دی کہ اس کی نسل سے ۹ امام بناؤں گا۔ تب حسینؓ کی ولادت اور بشارت کو قبول کیا۔ (اصول کافی ص ۱۹۴ ج ۱)۔

درحقیقت "ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آنے والی بات ہے"۔ کہ فرضی امامت کو رسالت سے کشید کرنے کی کارروائی ہے۔ کہ رسول اللہ کی رسالت کے لفظی قائل ہیں۔ تاکہ مورث سے جعلی کلیم اور فرضی رجسٹریوں کے ذریعے جائیداد حاصل کرنے والے عیار کی طرح امامت و رسالت اور حقوق و اوصاف نبوت ۱۲، آئمہ کے نام انتقال کرا دیئے جائیں۔ اس مقصد کے سوا شیعہ کا حضور علیہ السلام کو رسول ماننے کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔

کیونکہ وہ اگر "پدر فاطمہؓ و خسر علیؓ کے سوا واقعی رسول و ہادی تسلیم کریں، تو فیضان ہدایت سوا لاکھ صحابہؓ و تلامذہ نبوتؐ کو مان لیں، اہل بیت رسولؐ امہات المومنینؓ اور خلفاء راشدینؓ کی عظمتوں کے قائل ہو جائیں۔ امت رسول کو خنزیر اور حرامزادے کہنا چھوڑ دیں قرآن سے دشمنی ختم کر دیں۔ اور ملت جعفریہ کے بجائے ملت محمدیہ کہلانے اور اتباع سنتِ رسولؐ پر فخر کریں مگر فوا اسفا۔

۳ - امامت کے متعلق عقائد

اے کہ آئی ولصد ناز آئی بے حجابانہ سوئے محفلِ ما آئی

شیعہ صرف امامی ہیں وہ ۱۲ ایالکم و بلیش اپنے مزعومہ اماموں کو ہی خدا اور رسول کی صفات اور کمالات سے منصف مانتے ہیں مرزا باذل ایرانی حملہ حیدری میں کہتا ہے۔

ہمہ چوں محمد منزہ صفات ہمہ صاحب حکم بر کائنات

ان کی خدائی اور پیغمبری کا کچھ اندازہ تو آپ باب توحید میں لگا چکے ہیں تفصیل اب ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷۔

امامت کا کلمہ الگ ہے

قرآن و سنت سے تو صرف کلمہ توحید و رسالت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثبوت ملتا ہے اور تمام سابقہ شریعتوں کا کلمہ توحید اور پیغمبر وقت کے نام سے مرکب ہوتا تھا۔ شیعوں نے جب تمام انبیاءؑ سے آئمہ کو افضل بنایا تو ان کے نام کا کلمہ بھی بنایا۔ کبھی۔ علی ولی اللہ کبھی علی وصی رسول اللہ، کبھی علی حجۃ اللہ، کبھی علی خلیفۃ اللہ کبھی خلیفۃ بلا فصل بنایا اور پر لطف بات یہ ہے کہ دنیا کی کسی کتاب میں یہ پانچ جزی اور پانچ گزی کلمہ لکھا ہوا نہیں ہے۔ نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی ایک امام نے کسی ایک مومن کو یہ ۵ جزی کلمہ پڑھا کر مسلمان بنایا ہو؟ جب پہلے امام کے بناوٹی کلمے کے یہ الفاظ شیعہ متفق نہ بنا سکے

تو باقی ۱۱- اماموں کا کلمہ بنانا ہی بھول گئے۔ تیسری صدی سے بارہویں امام کا راج چلا ہے لیکن اس کا کلمہ بھی نہ بنا سکے۔ ہاں ایرانی شیعوں نے یہ جرات دکھائی۔ کہ تیرہویں غاصب امام خمینی کا یہ کلمہ تصنیف کر ڈالا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خمینی حجۃ اللہ (معاذ اللہ)

(از ماہنامہ وحدت اسلامی تہران سالنامہ ۱۹۸۴ء)

کوئی پاکستانی مجتہد یہ نہ بتا سکا کہ "وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل" کے جملے کیا جھوٹ تھے۔ جو ایرانیوں نے نئے کلمہ سے اڑا دیئے۔ اور امامت تو مثل نبوت و رسالت ہے جس کا منصوص ہونا لازمی ہے۔ خمینی جو تیرھواں امام ہے۔ کیا اسے ماننے والے شیعہ کافر و مشرک نہ ہو گئے؟ جب بلا نص دعوی امامت اور اپنی طرف دعوت کفر ہے۔ تو کیا خود خمینی اور اس کی پارٹی مسلمان رہ گئی؟ بینوا و توجروا۔

مسئلہ نمبر ۱۸:

امامت کے نام سے نبوت جاری ہے

مسئلہ ہذا میں آپ کافی کی ایسی حدیث پڑھ چکے مزید ملاحظہ فرمائیں۔

۱- ان الامامۃ خلافۃ عن النبوۃ قائمۃ مقامہا لا فرق بینہا الا فی تلقی الوحی الالہی بلا واسطۃ۔	امامت نبوت کی خلافت اور اسکی قائم مقامی ہے۔ نبوت اور امامت میں کوئی فرق نہیں بجز اس کے کہ نبوت میں وحی الہی بلا واسطہ آتی ہے۔

احقاق الحق شوشتری ص ۲۰۲ ج ۲
بحوالہ کشف الحقائق ص ۳۶۴)

۲- امام جعفرؒ فرماتے ہیں نبی علیہ السلام میں پانچ قسم کی روحیں تھیں، ۱- روح حیات ۲- روح قوت، ۳- روح شہوت، ۴- روح ایمانی،

۵- روح القدس فیہ حمل النبوۃ فاذا قبض النبیؐ انتقل روح	۵- روح القدس- یہ حامل نبوت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو یہ

القدس فصار الی الامام و روح القدس لا ینام ولا یغفل (کافی کتاب الحجۃ باب ذکر الارواح ص ۲۷۲)	روح آپ سے منتقل ہو کر امام میں آ گئی اس روح قدس سے امام نہ سوتا ہے نہ غافل ہوتا ہے۔
۲- مرتبہ امامت نظیر منصب جلیل نبوت است۔	امامت کا رتبہ نبوت کے منصب جلیل کی نظیر ہے۔
مرتبہ امامت نظیر درجہ نبوت است (حق الیقین فارسی ص ۳۷-۳۸ ج ۱ للمجلسی)	اور مرتبہ امامت درجہ نبوت کی طرح ہے۔
۳- قال الرضاء ان الامامۃ ھی منزلۃ الانبیاء وقال ایضا ان الامامۃ خلافۃ اللہ۔ (اصول کافی کتاب الحجۃ ص ۲۰۰ ج ۱)	امام رضاؒ نے فرمایا امامت انبیاءؑ جیسا مرتبہ ہے نیز فرمایا امامت خدا کی خلافت و جانشینی ہے۔
۴- قال امیر المومنین انا اھل بیت شجرۃ النبوۃ وموضع الرسالۃ ومختلف الملائکۃ وفی روایۃ الصادق معدن العلم وموضع سر اللہ ونحن ودیعۃ اللہ فی عبادہ، ان الائمۃ معدن العلم ونحن حرم اللہ الاکبر ونحن ذمۃ اللہ ونحن عہد اللہ (اصول کافی ص ۲۲۱ ج ۱ باب ان الائمۃ معدن العلم)	حضرت علیؓ فرماتے ہیں ہم اہل بیت نبوت کا درخت، خدائی احکام اترنے کا مقام۔ فرشتوں کی جائے نزول ہیں، امام صادقؒ کی روایت میں ہے ہم علم (نبوت و شریعت) کی کان، خدا کے بھیدوں کی جگہ، بندوں میں خدا کی جائے امامت ہیں، ہم اللہ کا سب سے بڑا حرم ہیں ہم اللہ کا ذمہ رکھتے ہیں اور خدا کا عہد و پیمان ہیں۔

۵- امام باقرؒ اپنے آپ کو معدن حکمت، مقام ملائکہ اور مہبط وحی، وحی الہی کے ترجمان کہتے ہیں اور امام صادقؒ خود کو خدائی امر کے انچارج اور وحی الہی کا سٹاک کہتے ہیں (اصول کافی ص ۱۹۲ ج ۱)

ان تمام حوالہ جات سے واضح ہے۔ کہ شیعہ اماموں کو درحقیقت نبی مانتے ہیں اور لفظوں کے معمولی ہیر پھیر کے ساتھ نبوت کے ان سے دعاوی کرائے ہیں۔ آخر ان صفات کے بعد

وہ کونسی صفت ہے جو خاصہ نبوت ہے؟

مسئلہ نمبر۱۹:

۱۲- امام رسول بھی ہیں

۱- کلینی نے صدوق نے خصال اور معانی الاخبار میں اور علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں حضرت جعفر صادقؒ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں نکلوں گا اور علی میرے آگے ہوں گے اور میرا جھنڈا ان کے ہاتھ میں ہو گا جب ہم نبیوں کے پاس سے گزریں گے تو کہیں گے یہ دو فرشتے ہیں ہم ان کو نہیں پہچانتے اور جب ہم فرشتوں سے گذریں گے تو وہ کہیں گے ھذان نبیان مرسلان - یہ دونوں نبی اور رسول ہیں (حق الیقین ص۱۲۶ ج۲ بیان الحساب) گویا معصوم فرشتوں کی زبان سے حضورؐ کے ساتھ حضرت علیؑ کی نبوت ورسالت کا اعلان کرایا گیا۔

۲- ایک اور حق الیقین کی روایت میں اسی موقعہ پر پیغمبروں سے حضرت علیؓ کو نبی ومرسل کہلایا گیا ہے (کشف الحقائق ص۳۸۱)

۳- مولوی مقبول ولکل امۃ رسول کے حاشیہ پر رقمطراز ہے۔

تفسیر عیاشی میں جناب محمد باقرؒ سے اس آیت کی باطنی تفسیر یہ منقول ہے کہ اس امت کے لیے ہر زمانہ میں آل محمد سے ایک رسول ہوتا رہے گا اور قیامت کے دن وہ اپنے زمانے کے لوگوں کے ساتھ آئے گا۔ پس آئمہ وآل محمد تو خدا کے ولی ہیں اور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رسول ہیں (ص۴۲۴)۔

۴- نیز مقبول لکھتے ہیں سیدنا محمد باقرؒ سے منقول ہے کہ چوٹی کی بات اور معاملات کی کنجی اور تمام اشیاء کا دروازہ اور خدا کی رضامندی یہ ہے کہ امام کو پہچان کر اس کی اطاعت کی جائے اس لیے کہ خدا فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے رسول یعنی امام کی پیروی کی اس نے خدا کی اطاعت کی (حاشیہ ترجمہ مقبول ص۱۸۰)۔

۵- شیعہ عالم سید محمد باور حسین جعفری سولہ مسئلے ص۱۰، مطبوعہ ادارہ علوم الاسلام سانده کلاں لاہور لکھتا ہے۔

"بہرکیف حضرت علی رسول بھی ہیں، امام بھی ہیں اور حضرت محمدؐ کے وزیر بھی ہیں بلکہ ۱۲ کے ۱۲ ہی رسول تھے اور امام تھے۔"

مسئلہ نمبر۲۰:

بارہ اماموں پر وحی آتی ہے

۱- امام باقرؒ فرماتے ہیں۔ رسول وہ ہے جو وحی والے فرشتہ کی آواز سنتا ہے۔ خواب دیکھتا ہے اور فرشتوں کی زیارت کرتا ہے۔ امام آواز سنتا ہے۔ خواب نہیں دیکھتا اور فرشتے کی زیارت نہیں کرتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث (پ۱۷ ج) کہ ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول، نبی اور محدث (فرشتوں سے باتیں کرنے والا) نہیں بھیجا الآیۃ لفظ محدث کا اضافہ قرآن میں صریح تحریف ہے ایسی تین حدیثیں اور بھی ہیں۔ ان سب سے پتہ چلا کہ امام مرسل بھی ہے اور دیکھے بغیر فرشتہ کی وحی سنتا ہے (اصول کافی ص۱۷۶ ج۱ باب الفرق بین النبی والمحدث)۔

۲- اصول کافی کتاب الحجۃ میں باب ہے۔ وہ روح جس سے خدا آئمہ علیہم السلام کی مدد کرتا ہے" وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا (الآیۃ) کے متعلق پوچھا گیا تو امام نے فرمایا۔

منذ انزل اللہ عزوجل ذالک	جب سے اللہ نے اس روح کو محمد صلی
الروح علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم	اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے یہ آسمان کی طرف
ما صعد الی السماء وانہ لفینا۔	نہیں چڑھی ہمارے اندر ہی رہتی ہے۔

(اصول کافی ص۲۷۳)

اسی آیت روح سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب اللہ اور ایمانی تفصیلات حضورؐ کو بھی اس سے حاصل ہوئیں۔ اب شیعہ روایات کے مطابق یہی ۱۲۔ اماموں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

کان مع رسول اللہ بخبرہ ولیسددہ وھو مع الائمۃ من بعدہ یہ روح رسول اللہ کو خبریں پہنچاتی اور ثابت قدم رکھتی تھی اب وہ آئمہ کے پاس ہے۔ شیعہ روایات کے مطابق اگرچہ یہ حضرت جبریل ومیکائیل سے کوئی بڑی سرکار ہے۔ تاہم اتنی بات واضح ہے کہ یہی بڑی سرکار اب آئمہ کو آسمانی اطلاعات اور زمانی احکام پہنچاتی ہے اور امام اس پر عمل کرتے

ہیں۔ یہی وحی آنے کا مفہوم ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱:-

آئمہ مستقل ۱۲۔ آسمانی کتابیں رکھتے ہیں

۱۔ کلینی بسند معتبر روایت کردہ است کہ حمران بحضرت صادق عرض کرد۔ حضرت فرمود ہریک از ما صحیفہ دارد کہ آنچہ باید در مدت حیات خود بعمل آورد در آں صحیفہ است چوں آں صحیفہ تمام مے شود مے داند کہ وقت ارتحال است ...... بروایت معتبر دیگر جبریل در ہنگام وفات رسول جلیل وصیت نامہ آورد دوازدہ مہر از طلائے بہشت بر آں زد کہ ہر امامے مہر خود را بردارد و آنچہ در تحت آں مہر نوشتہ در ایام حیات خود عمل نماید (جلاء العیون ملا باقر علی مجلسی ص ۳۰۹، ۴۱۹ فارسی طبع ایران)۔

کلینی نے (کافی میں) معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ حمران نے حضرت صادقؑ سے پوچھا (آپ جلدی وفات کیوں پا جاتے ہیں) حضرت نے فرمایا ہم میں سے ہر امام کے پاس ایک آسمانی کتاب ہوتی ہے زندگی میں جو اعمال کرنے ہوتے ہیں اس صحیفے میں لکھے ہوتے ہیں اور جب وہ صحیفہ پورا ہو جاتا ہے (یعنی اعمال مکتوبہ مکمل ہو جاتے ہیں) تو جان لیتا ہے کہ وفات کا وقت نزدیک ہے۔

دوسری معتبر روایت میں یہ ہے کہ وفات رسول کے وقت حضرت جبریل ایک وصیت نامہ لائے (جس کی بارہ کاپیاں تھیں) بارہ بہشتی سونے کی مہریں ایک ایک پر لگائیں تاکہ ہر امام اپنی مہر کو اٹھائے اور جو کچھ اس مہر زدہ صحیفہ وصیت میں لکھا ہے اپنی زندگی اس کے مطابق بسر کرے ان بارہ کتب کے علاوہ چند اور آسمانی کتابیں بھی شیعہ اماموں کے پاس ہوتی ہیں جو قرآن سے زیادہ اہم اور مفصل ہیں۔ آئمہ کو قرآن کی اور اس سے ہدایت پانے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے ملاحظہ ہو:-

۱۔ جامعہ :- صحیفۃ طولہا سبعون ذراعا.... فیہا کل حلال وحرام وکل شئ یحتاج الیہ حتی الارش فی الخدش وضرب بیدہ۔

یہ وہ آسمانی کتاب ہے کہ جس کی لمبائی رسول اللہ کے گز سے ۷۰ گز ہے اس میں ہر

حلال وحرام کا مسئلہ ہے اور ہر وہ چیز ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہے حتیٰ کہ خراش کا تاوان اور ہاتھ کی مار کا بدلہ بھی (اصول کافی ص ۲۳۹)۔

۲۔ جفر :- فیہ علم النبیین والوصیین وعلم العلماء الذین مضوا فی بنی اسرائیل اس کتاب میں پیغمبروں وصیوں اور ان تمام علماء کا علم ہے جو بنی اسرائیل میں ہو گزرے ہیں (کافی ص ۲۳۹ ج ۱)

۳۔ مصحف فاطمہ :- امام صادق اس کا تعارف یوں کراتے ہیں۔

مصحف فیہ مثل قرآنکم ھذا ثلاث مرات واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد (اصول کافی ص ۲۳۹ ج ۱)۔

یہ وہ آسمانی کتاب ہے جس میں تمہارے اس قرآن جیسا تین گنا (علم شریعت) ہے اللہ کی قسم تمہارے قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں ہے۔

اس سے پتہ چلا کہ شیعوں اور ان کے اماموں کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اس کی نسبت بھی اپنے بجائے مسلمانوں کی طرف کرتے ہیں۔ اور اپنے لیے قرآن سے تین گنا اور بڑی آسمانی کتابوں کو مصدر ہدایت بتاتے ہیں۔

۴۔ گذشتہ اور آئندہ علوم :- امام فرماتے ہیں۔ ان عندنا علم ما کان وما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ۔

کہ گزشتہ اور تا قیامت آئندہ تمام واقعات کا علم بھی ہمارے پاس ہے (کافی)

پتہ چلا کہ قرآن کے مقابلے میں ان آسمانی کتابوں کو لانے اور ختم نبوت کو پامال کرنے کے بعد خاصہ خداوندی علم غیب پر بھی ۱۲۔ اماموں کا قبضہ ہو گیا اور ہمارے دور کے سنیوں کو بھی ان شیعہ عقائد کی سخاوت حاصل ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۲۲:

آئمہ بعیث ونذیر ہیں اور امت تفسیر قرآنی صرف علیؓ سے پائیگی

امام محمد باقر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

لم یبعث محمد الا لہ بعیث ونذیر فان قلت لا فقد

ضیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فی اصلاب الرجال من امتہ قال وما یکفیہم القرآن قال بلیٰ ان وجدوا لہ مفسرا قال وما فسرہ رسول اللہ علیہ وسلم قال بلیٰ قد فسرہ لرجل واحد وفسر للامۃ شان ذالک الرجل وھو علی ابی طالب (اصول کافی کتاب الحجۃ ص۱۵۲ طلکھنو)

رسول اللہ فوت نہ ہوئے مگر ایک بھیجا ہوا (نبی) اور نذیر چھوڑ گئے۔ اگر تو کہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا (میں کہتا ہوں) تب رسول اللہ نے اپنی امت ضائع کردی جو لوگوں کی پشتوں میں ہے۔ راوی نے کہا کیا ان کو قرآن کافی نہیں؟ امام نے فرمایا ہاں کافی ہے بشرطیکہ مفسر پالیں راوی نے کہا کیا رسول اللہ نے تفسیر نہیں کی؟ (حالانکہ آپ کی ڈیوٹی تفسیر کرنا بھی تھی لتبین للناس ما نزل الیہم) امام باقرؒ نے فرمایا۔ ہاں کی ہے۔ لیکن صرف ایک شخص کے لیے۔ امت کے لیے تفسیر کرنا اس بڑے شخص کی شان ہے جس کا نام علیؓ بن ابی طالب ہے۔

فرضی غصب وخلافت اور مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والے رسول اللہ کا سب کچھ چھین چکے۔ اب تفسیر قرآن اور فیض ہدایت بھی امت نبی سے نہیں پاسکتی نئے بعث ونذیر علیؓ کی امت بن کر تفسیر قرآن ان سے حاصل کرے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۳:-

۱۲ امام تمام انبیاء ورسلؑ سے افضل ہیں (معاذ اللہ)

نص قطعی ہے وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ۔ (انعام ع ۱۰ پ ۷)

اور ہم نے سب پیغمبروں کو تمام جہانوں سے افضل بنایا۔

لیکن شیعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالیہ سمیت اپنے فرضی اعتقاد کردہ اماموں کو تمام رسولوں سے افضل کہتے ہیں۔

۱۔ اکثر علماء شیعہ را اعتقاد آنست کہ حضرت امیر و سائر آئمہ افضل اند از سائر پیغمبران و احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ از آئمہ خود دریں بات روایت کردہ اند (حیات القلوب مجلسی ص۵۲۶ ج۳ فارسی)۔

علماء شیعہ کی اکثریت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور باقی سارے آئمہ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اور مشہور بلکہ متواتر حدیثیں اپنے آئمہ سے اس عقیدہ پر روایت کی ہیں۔

۲۔ شیعہ انقلاب ایران کا قائد علامہ خمینی کہتا ہے۔

وان من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل۔	ہمارے مذہب تشیع کا یہ بنیادی اور ضروری عقیدہ ہے کہ ہمارے آئمہ کے درجے کو کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی و رسول نہیں پہنچ سکتا۔

(الولایۃ التکوینیہ ص۵۲ ایرانی انقلاب ص۳۶)

نیز کہتا ہے امام کو وہ مقام محمود اور وہ بلند درجہ اور ایسی کائناتی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم و اقتدار کے سامنے سرنگوں اور تابع فرمان ہوتا ہے (الحکومۃ الاسلامیہ ص۵۲) (گویا خدائی کے مالک آئمہ ہیں اور خود خدا معطل ہے۔ جیسے شیعہ مفوضہ کا عقیدہ ہے م)

۳۔ قیامت کے دن رسول اللہ کا جھنڈا علی کو مل جائے گا اور علی ہی امیر الخلائق ہوں گے (تفسیر عیاشی از جعفر حق الیقین ص۱۱ ج۲)

۴۔ جب قائم آل محمد ظاہر ہوگا ننگے بدن ہوگا سورج کے سامنے سب سے پہلے اس کی بیعت محمد کریں گے (صلی اللہ علیہ وسلم) حق الیقین ص۳۴۷ ج۲ بحوالہ کشف الحقائق ص۴۲۱)

اسی طرح وہ حضرت علیؓ کو ساقی کوثر (حق الیقین ص۱۳۲ ج۲ بیان حوض) تاجدار شفاعت کبریٰ و شفیع المذنبین (ایضاً بیان شفاعت) مانتے ہیں، امام موسیٰ کاظم نے فرمایا.... ہمارا قائم ہوگا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا۔ جس کی تفسیر وہ بیان کرے گا جو چیز اس پر نازل ہوگی وہ نہ صدیقوں پر نازل ہوئی ہوگی اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر (الشافی ترجمہ کافی ج ۱ ص۶۰۲)

مسئلہ نمبر ۲۴:

آئمہ پیدائشی چاروں آسمانی کتابوں کے عالم و حافظ ہوتے ہیں

۱۔ ان عندنا علم التورات	بیشک ہمارے پاس تورات انجیل اور

والانجیل والزبور وتبیان۔ مانی الالواح ... وفی روایۃ عندنا الصحف صحف ابراھیم و موسیٰ (اصول کافی ص ۲۲۵ ج ۱) (باب ان الائمۃ ورثوا علم النبی وجمیع الانبیاء)۔

زبور کا علم ہے اور موسیٰ کی تختیوں کی تفسیر بھی ہے .... نیز ہمارے پاس حضرت ابراہیم و موسیٰ کے صحیفے بھی ہیں۔

۲۔ جلاء العیون حالات علیؓ کی ایک طویل روایت میں پیدائش علیؓ کے موقعہ پر حضورؐ کا یہ ارشاد منقول ہے "کہ علیؓ نے پیدا ہوتے ہی حضرت ابراہیم و نوح کے صحیفے، موسیٰ کی تورات ایسے فرفر سنادی کہ ان پیغمبروں سے زیادہ اچھی آپ کو یاد تھیں۔ پھر ساری انجیل پڑھ سنائی کہ اگر عیسیٰ حاضر ہوتے تو اقرار کرتے کہ یہ مجھ سے زیادہ انجیل کے قاری و عالم ہیں پھر وہ (سارا) قرآن پڑھ ڈالا جو مجھ پر (پیدائش علیؓ کے ۱۰ سال بعد) نازل ہوا۔ بے آنکہ از من بشنود۔ جو مجھ سے پڑھے سنے بغیر آپ کو یاد تھا (جلاء العیون ص ۱۸۰ فارسی)

یہاں سے پتہ چلا کہ شیعہ عقیدہ میں حضرت علی کا علم تمام انبیاء ورسل سے زیادہ تھا اور وہ حضور علیہ السلام کے بھی علوم قرآن میں محتاج اور شاگرد نہ تھے۔ ادھر شیعہ صرف امام سے تعلیم پانا فرض جانتے ہیں۔ اور اماموں کے سوا علوم نبوت کو اور ان کے مخارج ومصادر کو باطل کہتے ہیں (باب انما لم یخرج من عند ھو فھو باطل کافی)

توشیعہ بواسطہ ائمہ خدا کے شاگرد ٹھہرے نبوت کی تعلیم سے ان کا رشتہ منقطع ہے یہی رسولؐ کی نبوت کا انکار۔ اور یعلمھم الکتاب والحکمۃ سے محرومی ہے، شیعہ نے آئمہ کو پیدائشی عالم لدنی مان کر نبوت کا صفایا کر دیا۔

مسئلہ نمبر ۲۵:۔

آئمہ اپنی حکومت میں یہودی نظام قائم کریں گے

اصول کافی ص ۳۹۷ ج ۱ پر باب ہے۔ آئمہ علیہم السلام کی حکومت جب قائم ہو گی تو وہ حضرت داؤد اور آلِ داود کی شریعت پر فیصلے کریں گے اور گواہ نہ مانگیں گے ان پر سلام رحمت اور رضوان ہو۔

۱۔ ایک طویل حدیث کے آخر میں امام نے فرمایا۔

انہ لا یموت منا میت حتیٰ یخلف من بعدہ من یعمل بمثل عملہ ویسیر بسیرتہ ویدعوا الی ما دعا الیہ یا ابا عبیدۃ انہ لم یمنع ما اعطی داؤد ان اعطی سلیمان ثم قال یا ابا عبیدۃ اذا قام قائم آل محمد علیہ السلام حکم بحکم داؤد وسلیمان لا یسئل بینۃ۔

ہم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو ضرور اپنے بعد ایسے شخص کو چھوڑتا ہے جو اسی کی مثل عمل کرنے والا اور اسی کی سی سیرت رکھتا ہو اور اسی کی طرح بلانے والا ہو۔ اے ابو عبیدہ جو داؤد کو خدا نے عطا کیا تھا۔ اس کے پانے میں سلیمان کے لیے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی پھر فرمایا اے ابو عبیدہ جب قائمؑ آل محمد کا ظہور ہو گا۔ تو وہ داؤد و سلیمان علیہما السلام کی طرح بغیر گواہ لیے مقدمات کا فیصلہ کریں گے (ترجمہ الشافی ص ۴۹)۔

۲۔ امام جعفرؒ نے فرمایا۔ دنیا اس وقت ختم نہ ہوگی جب تک کہ میری نسل سے ایک آدمی نکلے جو آل داؤدؑ کے نظام پر فیصلے کرے گا۔ گواہ نہ مانگے گا ہر جی کو اس کا حق دے گا (کافی ص ۳۷۸ ج ۱)

۳۔ عمار ساباطی کہتے ہیں۔ میں نے امام جعفرؒ سے پوچھا تم فیصلے کس قانون پر کرتے ہو۔ فرمایا۔ اللہ کے اور حضرت داؤدؑ کے قانون پر کرتے ہیں جب ایسا مسئلہ آجائے جو ہم سے حل نہ ہو سکے تو روح القدس (جبریل) ہم سے ملاقات کر جاتا ہے۔

۴۔ حضرت زین العابدینؒ سے جب یہی بات پوچھی گئی تو آپ نے بھی فرمایا ہم داؤدی نظام پر فیصلے کرتے ہیں اگر کسی بات سے عاجز آجائیں تو روح القدس ہمیں بتا جاتی ہے (ایضاً)

ہم نے اس باب کی ۴ روایتیں سامنے رکھ دی ہیں ان سب کا حاصل یہ ہے کہ شیعی نظام امامت کا مقصد دراصل یہودیت کی ترویج اور اسرائیلی حکومت سب دنیا پر نافذ کرنا ہے۔ کوئی امام یہ نہیں کہتا کہ وہ قرآن وسنت یا محمدی قانون سے فیصلے کرتا ہے بار بار حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام کا نام لیتے ہیں۔ حالانکہ پہلی سب شریعتیں اور نظام ہائے عدالت منسوخ ہیں، خدا نے ان پر فیصلوں کو جاہلیت کے فیصلے کہا ہے (پ ۶ ع ۱۲) یہودی اور عیسوی مذہب کو خلاف اسلام کہہ کر غیر مقبول اور باعث خسارہ بتایا ہے (پ ۳ ع ۱۷) اور

صرف قرآن پر فیصلے کرنے کا حکم دیا ہے (پ۶ ع۱۱) نیز مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی شریعت محمدی اور قرآن و سنت پر حکومت کریں گے اور یہود و نصاریٰ کا نظام ختم کر دیں گے۔ سب دنیا مسلمان ہو جائے گی۔

شیعہ مذہب اسلام کا کتنا بڑا دشمن ہے کہ نسل رسول کو بھی (معاذ اللہ) یہودیوں کا نمائندہ اور مبلغ و حاکم بتا رہا ہے۔ کیوں نہ ہو جب اس مذہب کا بانی عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔ وہ کیسے اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کرتا۔ اور آج کا ایران یہودیوں سے اچھے تعلقات قائم کر کے ان سے اسلحہ لے کر، عربوں کو ختم کرنے اور حرمین شریفین پر یہودی قبضہ دلانے کے منصوبے کیوں نہ بنائے۔ کاش! ہمارے صحافیوں، سیاستدانوں اور حکمرانوں کو یہ بات نظر آ جاتی۔

مسئلہ نمبر ۲۶:۔

عقیدہ امامت میں ایمان کی بنیاد اسرائیلی یادگاریں ہیں

ا۔ آئمہ تورات کے وارث ہیں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بریہ نے کہا تورات انجیل و کتب انبیاء کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا فرمایا وہ وراثۃً ہم کو ان سے پہنچتا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے کو اپنی حجت نہیں قرار دیتا جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے میں نہیں جانتا۔ (الشافی ص۲۵۹ کافی عربی ص۲۲۷ ج ۱)۔

مفضل بن عمر سے اگلی روایت میں ہے ..... میں نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا۔ میں نے آپ سے ایسا کلام سنا جو عربی نہ تھا خیال کیا سریانی ہے فرمایا ہاں میں الیاس نبی کو یاد کر رہا تھا وہ بنی اسرائیل کے بڑے عبادت گزار نبی تھے۔ واللہ میں نے کسی یہودی عالم کو اس سے اچھے لہجے میں پڑھتے نہیں سنا (ایضاً ص۲۲۸)۔

ب۔ اسم اکبر و اعظم تورات میں ہے۔ کتاب اسم اکبر ہے جو مشہور ہے۔ تورات و انجیل و فرقان سے لیکن اتنا ہے نہیں اس میں کتاب نوح و صالح و شعیب و ابراہیم بھی ہے جیسا کہ خداوند فرماتا ہے کہ یہ پہلے صحیفوں صحف ابراہیم و موسٰے میں بھی ہے، صحف ابراہیم کیا ہیں صحف ابراہیم و موسٰے اسم اکبر ہیں (الشافی ص۳۳۸، ۳۳۹ ج ۱ کافی فارسی ص۴۲۵ ج ۱ میں ہے۔

ابو بصیر امام جعفر سے راوی ہے کہ ہمارے پاس وہ صحیفہ (تورات) ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے صحف ابراہیم و موسیٰ کہا ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں کیا یہی الواح ہیں فرمایا ہاں (اصول کافی ص۲۲۵ ج ۱)۔

ج:۔ اپنے علم اور رسول اللہ کے علم کی نسبت حضرت اسماعیل و ابراہیم کی طرف نہیں کرتے بنی اسرائیل کی طرف کرتے ہیں۔ امام جعفر نے فرمایا سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور محمد سلیمان کا وارث ہوا اور ہم محمد کے وارث ہیں ہمارے پاس تورات انجیل زبور ہے اور موسٰے کی تختیوں کی تفسیر بھی ہے (اصول کافی ص۲۲۵ ج ۱)۔

د۔ حضرت اسماعیل کے کسی معجزہ و کمال کی نسبت اپنی طرف نہیں کرتے۔

۱۔ امام باقرؒ فرماتے ہیں۔ موسٰے کا عصا حضرت آدم کے پاس تھا پھر شعیب کے پاس پھر موسٰے بن عمران کے پاس رہا اور اب وہ ہمارے پاس ہے میں اسے تازہ دیکھ کر آیا ہوں جیسا کہ وہ درخت سے کاٹا گیا تھا وہ بولتا ہے جب میں بلواتا ہوں وہ ہمارے قائم کے لیے بنایا گیا ہے اس سے آپ وہی کام لیں گے جو موسٰے علیہ السلام لیا کرتے تھے (باب ما عند الائمۃ من المعجزات کافی ص۲۳۱ ج ۱)۔

۲۔ امام صادقؒ نے فرمایا ہمارے پاس الواح موسٰے، عصا موسٰے ہیں، اگلی امام باقر کی روایت میں ہے کہ قائم کے پاس وہ حضرت موسٰےؑ کا وہ پتھر ہوگا۔ جس سے ہر منزل پر چشمے پھوٹیں گے بھوکے سیر ہوں گے پیاسے سیراب ہوں گے تا آنکہ وہ کوفہ کے سامنے نجف پر اتریں گے۔

۳۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ امام (مہدی) تم پر ظاہر ہوگا تو اس پر آدم کی قمیض ہوگی اس کے ہاتھ میں سلیمان کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصا ہوگا۔ اگلی روایت میں حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض پاس ہونے کا ذکر ہے (کیونکہ) جو نبی کسی علم معجزہ وغیرہ کا وارث ہوا وہ آل محمد کو ملا ہے (اصول کافی ص۲۳۲ ج ۱)۔

ان تمام روایات سے ظاہر ہے۔ کہ آئمہ دراصل اسرائیلی ہیں وہ ان کے ہی تمام تبرکات و معجزات اور سکینہ و تابوت تک کی وراثت کی نسبت اپنی طرف کرتے ہیں کسی چیز کی جد رسول

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف نسبت نہیں کرتے۔ یہی یہودیت نوازی ہے اور یہود کے اس شبہ کو تقویت دینا ہے۔ کہ اس پیغمبر کو تو علماء یہود پڑھا جاتے ہیں۔ تو قرآن ان کی تردید میں وان کنتم فی ریب مما نزلنا سے چیلنج اتارتا ہے۔ اس کے جواب میں یہودی علماء تو سہم جاتے ہیں لیکن شیعی آئمہ اپنے تمام علوم کی نسبت و وراثت انبیاء بنی اسرائیل کیطرف کرتے ہیں اور قرآن کے محرف ہونے اور مثل بن سکنے کے دعاوی کرتے ہیں جیسے عنقریب آرہا ہے۔

امام صادقؒ فرماتے تھے میرے پاس سفید جفر (صندوق) ہے اس میں حضرت داؤد کی زبور، حضرت موسےٰ کی تورات حضرت عیسٰی علیہ السلام کی انجیل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے ہیں اور حلال وحرام کے احکام ہیں اور ہمارے پاس مصحف فاطمہؓ ہے ما ازعم ان فیہ قرانا۔ فیہ ما یحتاج الناس الینا ولا نحتاج الی احد۔ اس صندوق اور مصحف فاطمہؓ) میں قرآن بالکل نہیں۔ ہاں اس میں وہ تمام احکام شرع ہیں جن کی لوگوں کو ہم سے ضرورت ہے اور ہمیں کسی کی محتاجی نہیں (اصول کافی کتاب الحجہ ص۲۴ صحیفۂ جفر کا باب۔

نوٹ:۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ مذہب شیعہ وامامیہ وہی سابقہ یہودی اور اسرائیلی کتب شرائع پر مبنی ہے قرآن کی خود نفی کر رہے ہیں اور سب پر اپنا یہودی مذہب ٹھونس رہے ہیں۔

مسئلہ نمبر۲۷:۔

امامت کا منکر کافر ہے۔

۱۔ امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کی فرمانبرداری اللہ نے فرض کی ہے ہماری معرفت بغیر لوگوں کو چارہ نہیں ہماری پہچان نہ ہونے میں لوگوں کو معذور نہیں سمجھا جاسکتا۔ من عرفنا کان مومنا ومن انکرنا کان کافرا۔ جو ہمیں جانے پہچانے گا وہ مومن ہوگا اور جو ہمارا انکار کرے گا وہ کافر ہوگا (اصول کافی ص۱۸۷ ج فرض طاعۃ الائمۃ)

۱۔ فلا یدخل الجنۃ الا من عرفنا وعرفناہ ولا یدخل النار	پس جنت میں وہی جائے گا جو ہمیں پہچانے اور ہم اس کو پہچانیں اور دوزخ میں وہی

الا من انکرنا وانکرناہ	جائے گا جو ہماری پہچان نہ رکھتا ہو اور ہم اسے نہ پہچانتے ہوں۔
(اصول کافی ص۱۸۴ ج۱ باب معرفۃ الامام والرد الیہ)	

۴۔ قرآن کے متعلق عقائد

مسئلہ نمبر۲۸:۔

قرآن ناقص ہے اور دو تہائی غائب ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان القرآن الذی جاء بہ جبریل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ (اصول کافی ص۶۳۴ ج۲)	امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں جو قرآن حضرت جبریلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے وہ تو سترہ ہزار آیات تھیں۔

حالانکہ عہد نبوت سے لے کر تا ہنوز قرآن ۶۶۶۶ آیات پر مشتمل پڑھا اور لکھا جاتا آرہا ہے۔ کوئی مسلمان ایک حرف کی بھی بعد از نبوت کمی بیشی کا قائل نہیں۔

کیونکہ خدا کا فرمان ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ پ۱۴ ع۱	بیشک قرآن ہم نے ہی اتارا ہے ہم ہی اس کے پکے محافظ ہیں۔

لیکن شیعہ فرقہ ۱۰۳۳۴ آیات کو ساقط اور غائب مان کر قرآن کو ترمیم شدہ اور دو تہائی ناقص مان رہا ہے اور زبان زد عام اس فقرہ سے بھی بڑھ گیا۔

"کہ شیعہ کے ہاں قرآن چالیس پارے کا تھا ۱۰ پارے بکری کھا گئی"

بلکہ شیعہ سبھی قرآن کے ضائع ہونے کے قائل ہیں۔ جابر امام باقرؒ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا۔

وقع مصحف فی البحر فوجدوہ	قرآن سمندر میں گر گیا۔ لوگوں نے تلاش کر

وقد ذهب ما فيه الا هذه الاٰية الا الى الله تصير الامور۔
(اصول کافی ص۶۳۲ ج ۲)

لیا تو اس آیت کے سوا سب کچھ ضائع ہوگیا سنو تمام امور اللہ کی طرف لوٹتے ہیں۔
(گویا قرآن خدا کے پاس لوٹ گیا)

مسئلہ نمبر ۲۹۔

اماموں کے سوا قرآن جمع کرنیوالے کذاب ہیں

عن جابر قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ما ادعی احد من الناس انہ جمع القران کلہ کما انزل الاکذاب وما جمعہ وما حفظہ کما انزلہ اللہ تعالیٰ الا علی بن ابی طالب والائمۃ من بعدہ علیہم السلام
(اصول کافی ص۲۲۸ ج ۱۔ باب انہ لم یجمع القران کلہ الا الائمۃ)

کذاب کے سوا لوگوں میں سے کوئی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اس نے سارا قرآن جتنا اترا تھا جمع کیا ہے۔ موافق تنزیل قرآن کو حضرت علیؓ اور آئمہ کے سوا نہ کسی نے جمع کیا نہ یاد کیا۔

مسئلہ نمبر ۳۰:۔

اماموں نے اصلی قرآن چھپا ڈالا

اصول کافی ص۶۳۳ ج ۲ کتاب فضل القران میں ہے۔
سالم بن سلمہ کہتے ہیں ایک شخص امام جعفر صادقؒ کو قرآن سنا رہا تھا اور میں بھی پاس بیٹھا سن رہا تھا اس کے حروف و الفاظ ایسے نہ تھے جیسے سب مسلمان پڑھتے ہیں۔ امام جعفرؒ نے فرمایا تو اس قرآن سے رک جا اسی طرح پڑھ جیسے لوگ پڑھتے ہیں حتیٰ کہ امام قائم (مہدی) آجائے۔

فاذا قام القائم قرء کتاب اللہ عزوجل علی حدہ۔

جب قائم مہدی آجائے گا تو وہ اللہ کی کتاب کو ٹھیک پڑھے گا۔

پھر امام جعفر نے وہ قرآن نکالا جو حضرت علیؓ نے لکھا تھا اور فرمایا یہ علیؓ نے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور فرمایا یہ اللہ کی کتاب ہے جیسے اس نے اتاری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میں نے اس کو دو تختیوں[۵] سے جمع کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے کہا ہمارے پاس جامع قرآنی نسخہ ہے جس میں سب قرآن جمع ہے ہمیں اس کی حاجت نہیں۔ حضرت علیؓ نے قسم کھا کر فرمایا اس دن کے بعد تم اسے کبھی نہ دیکھ سکو گے۔ میرے ذمے تو جمع کر کے بتلانا تھا تاکہ تم پڑھو۔

غور فرمایئے جابر جعفی جیسے دشمنان قرآن نے قرآن کو بے اعتبار کرنے کے لیے کیسے حربے استعمال کیے ہیں کبھی سمندر میں گرا کر سارا قرآن مٹا رہے ہیں، کبھی دو تہائی غائب کر رہے ہیں کبھی اماموں کے سوا تمام جامعین قرآن قراء صحابہؓ و حفاظ کو کذاب بتا رہے ہیں تاکہ ان سے کوئی قرآن نہ پڑھے نہ سیکھے اب حضرت علیؓ و آئمہ اہل بیتؓ پر یہ بہتان باندھ رہے ہیں کہ انہوں نے اصلی آسمانی قرآن چھپا دیا کسی ایک آدمی کو بھی نہ پڑھایا۔ حضرت امام مہدی کو پارسل کر دیا کہ وہی اپنے دور میں آکر قرآن کی تعلیم دیں گے اور اب تک شیعہ و سنی سمیت تمام دنیا قرآنی تعلیمات و برکات سے محروم چلی آرہی ہے (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر ۳۱:۔

قدیم و جدید تمام شیعہ قرآن میں تحریف اور کمی بیشی کے قائل ہیں

شیعہ کی معتبر تفسیر صافی مؤلفہ محسن فیض کاشانی المتوفی ۱۰۹۱ھ طبع بیروت کا چھٹا مقدمہ یہ ہے قرآن کے جمع کرنے اور قرآن میں تحریف و کمی زیادتی ہونے اور اس کی حقیقت کا بیان
پہلی حدیث بحوالہ کافی یہ ہے کہ امام ابوالحسن علی نقی نے فرمایا۔

اقرء وا کما علمتم فسیجیئکم — تم ابھی اسی طرح قرآن پڑھو جیسے تمہیں سکھایا

---

[۵] یہ تختیوں کا ذکر قابل توجہ ہے تورات کے مطابق حضرت موسیٰ کو اللہ کی طرف سے دو لوحیں عطاء ہوئیں جن پر احکام عشرہ درج تھے۔ اس کا واضح مطلب یہ تو نہیں؟ کہ امام مہدی دراصل قرآن کے بجائے (بقول شیعہ اصلی قرآن)، تورات کا مجموعہ پیش کر کے اس کی تعلیم دیں گے اور یہودیت شیعوں سے یہی کام لینا چاہتی ہے۔

من یعلمکم۔ گیا۔ جلد ہی امام مہدی آنے والا ہے وہ تمہیں صحیح قرآن کی تعلیم دے گا۔

دوسری حدیث وہی سالم بن سلمہ والی ہے جو کافی سے ہم نقل کر چکے۔

تیسری حدیث بروایت کافی بزنطی سے یہ ہے کہ "امام ابوالحسن نے ایک قرآن مجھے دیا اور کہا اسے دیکھنا نہیں میں نے (فرمان امام کے خلاف) اسے کھولا اور پڑھنے لگا اس میں سورت لم یکن الذین کفروا میں ستر قریش کے باپ دادوں سمیت نام تھے (گویا الیکشن ووٹروں کی فہرست تھی) امام کو پتہ چلا تو میری طرف آدمی بھیجا کہ یہ قرآن مجھے واپس کر دا۔"

یہاں سے پتہ چلا کہ امام موجودہ قرآن پر ایمان نہ رکھتے تھے ایک اور عجیب و غریب قرآن کے قائل تھے مگر ڈر اور تقیہ کی وجہ سے نہ لوگوں کو اس کی تعلیم دی نہ از خود پڑھنے دیا اور تمام عمر کتمان ما انزل اللہ، کا جرم کیا حالانکہ خدا نے منزل قرآن چھپانے والوں پر لعنت فرمائی ہے (پ ۲ ع ۳ البقرہ)

چوتھی حدیث بروایت عیاشی امام باقر سے مروی ہے۔

لولا انہ زید فی کتاب اللہ ونقص ما خفی حقنا علی ذی حجی ولو قد قام قائمنا فنطق صدقہ القران۔	اگر کتاب اللہ میں اضافہ اور کمی نہ کی جاتی تو ہمارا حق کسی عقل مند پر چھپا نہ رہتا۔ جب ہمارا قائم آئے گا اور بولے گا تو (اصلی قرآن) اس کی تصدیق کرے گا۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام لو قرء القران کما انزل لا لفیتنا فیہ مسمین۔

پانچویں حدیث یہ ہے کہ امام جعفر نے فرمایا۔ اگر وہ قرآن پڑھا جاتا جو خدا نے اتارا تو ہمیں نام بنام اس میں پاتا۔

سید ظفر حسن امروہوی مترجم کافی اپنے رسالہ عقائد الشیعہ میں لکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیات کی ترتیب میں بھی فرق ہے بعض سورتوں سے آیات کم بھی کر دی گئی ہیں۔

۵۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جو قرآن موافق تنزیل حضرت علیؓ نے جمع کیا تھا وہ نسل بعد نسل ہمارے آئمہ کے پاس محفوظ رہا اب وہ ہمارے بارہویں امام علیہ السلام کے پاس ہے اعقائد الشیعہ ص ۳۸ مطبوعہ شمیم بکڈپو کراچی)، نیز ص ۴۹ پر لکھا ہے۔ امت کی ہدایت کے لیے صرف قرآن کافی نہیں۔ اور قاضی نور اللہ شوشتری نے بھی مجالس المومنین میں قرآن کو امام کے بغیر ناقابل حجت بتایا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۲:۔ **قرآن میں کفر کے ستون جھوٹ و افتراء اور رسول خدا کی مذمت ہے** (معاذ اللہ)

تفسیر صافی ہی میں حضرت علیؑ کی طرف منسوب ہے۔

کہ جب صحابہؓ سے بکثرت ایسے سوالات ہوئے جن کی حقیقت نہ جانتے تھے تو وہ قرآن کی تالیف اور جمع کرنے پر مجبور ہو گئے اور اپنی طرف سے ایسی باتیں شامل کیں جن سے اپنے کفر کے ستون قرآن میں کھڑے کر سکیں تو ان کے منادی نے اعلان کیا جس کے پاس (عہد نبوی کی) کوئی قرآنی تحریر ہو وہ لے آئے انہوں نے قرآن کی تالیف و ترتیب ان لوگوں کے سپرد کی جو اولیاء اللہ (اہل بیت) کی دشمنی میں ان کے موافق تھے تو انہوں نے اپنے اختیار وہ چناؤ سے قرآن کی تالیف کی جس سے غور و فکر کرنے والے کو پتہ چل جاتا ہے کہ انہوں نے گڑھ بڑھ کی اور افتراء کیا۔ اتنا حصہ باقی چھوڑا جسے اپنے موافق سمجھا حالانکہ وہ بھی ان کے خلاف ہے قرآن میں عیب دار اور قابل نفرت باتیں زیادہ کر دیں۔۔۔۔ کتاب اللہ میں جو نبی علیہ السلام کی مذمت اور عیب جوئی ہے وہ ملحدوں کی بناوٹ ہے (معاذ اللہ) (تفسیر صافی ص ۴۷ مقدمہ ششم)۔

مسئلہ نمبر ۳۳: **قرآن میں ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی ہوئی ہے وہ نقلی اور ضائع شدہ ہے** (معاذ اللہ)

مفسر صافی ایسی لرزہ خیز روایات کے بعد فرماتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اہل بیتؑ کے طریقہ و سند سے ان تمام احادیث و روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ:۔

۱۔ ہمارے سامنے موجودہ قرآن وہ نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا تھا۔

۲۔ بلکہ اس کا کچھ حصہ خدا کی تنزیل کے برخلاف ہے۔

۳۔ کچھ تبدیل شدہ اور محرف ہے۔

۴۔ بہت سی چیزیں نکال دی گئیں جن میں بہت سے مقامات پر حضرت علیؓ کا نام وغیرہ تھا۔

۵۔ یہ خدا اور رسول کی پسندیدہ ترتیب پر بھی نہیں۔

مفسر صافی احتجاج طبرسی کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

اگر میں وہ سب کچھ تیرے سامنے کھول دوں جو قرآن سے نکالا گیا اور اسی قسم سے تحریف و تبدیل کیا گیا تو بات بہت لمبی ہو جائے گی جس کے اظہار سے تقیہ روکتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں ہمارے عموم تقیہ کی وجہ سے یہ ممکن نہیں کہ قرآن تبدیل کرنے والوں کے ناموں کی صراحت کی جائے اور نہ ان چیزوں کی نشاندہی ممکن ہے جو انہوں نے اپنی طرف سے قرآن میں ثابت کر دی ہیں کیونکہ اس سے اہل کفر کے دلائل کو تقویت ملے گی (مقدمہ صافی ص ۴۶)۔

عصر حاضر کا ایک دشمن قرآن شیعہ مؤلف عبد الکریم مشتاق لکھتا ہے۔

"کسی شے کا آنکھوں سے اوجھل ہونا اس کے ناپید ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ ہمارا اس اصلی قرآن پر ایمان ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ اس دنیا میں موجود ہے جیسے غیر مطہرین چھو تک نہیں سکتے جب کہ تمہارا۔ (اے سنیو) ایمان صرف نقلی قرآن پر ہے جسے ہر ناپاک چھو سکتا ہے وہ اکیلا بے یار و مددگار ہے۔ جب کہ ہمارا قرآن امام طاہر کا دائمی ساتھی ہے۔ تمہارے قرآن کا کثیر حصہ اذہاب ہو چکا یعنی ضائع ہو چکا۔

(شیعہ مذہب حق ہے ص ۱۱۶) نیز ص ۱۲۸ پر لکھا ہے تو انہوں (آئمہ) نے سب سے پہلے اپنے دائمی ساتھی قرآن کو محفوظ کیا اور ناپاک ہاتھوں سے ہمیشہ کے لیے بچا لیا (یعنے صحابہ وامت رسول سے قرآن چھپا دیا)۔

مسئلہ ۴۲: روایات تحریف قرآن متواتر دو ہزار سے زاید اور عقیدہ امامت کی طرح واجب الایمان ہیں

۱۔ شیعہ کے مشہور مجتہد حسین بن محمد تقی نوری طبرسی ایرانی نے اثبات تحریف پر ۴۰۰ صفحہ کی کتاب لکھی ہے جس کا نام فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب ہے وہ لکھتے ہیں۔

وهی کثیرة جدا حتی قال السید نعمت الله الجزائری ان الاخبار الدالة علی ذالك تزید علی الفی حدیث وادعی استفاضتها جماعة کالمفید والمحقق الداماد والعلامة المجلسی وغیرهم بل الشیخ ایضا صرح فی التبیان بکثرتها بل ادعی تواترها جماعة (فصل الخطاب ص ۲۲۷ از کشف الحقائق ص ۱۵۴)۔

تحریف قرآن کی شیعہ روایات بہت ہی زیادہ ہیں حتی کہ سید نعمت اللہ جزائری کہتے ہیں (شیعہ کے ہاں) بگاڑ قرآن پر دلالت کرنے والی احادیث دو ہزار سے زائد ہیں، علامہ مفید محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہم نے شہرت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ شیخ طوسی نے بھی تبیان میں صراحت کی ہے بلکہ ایک جماعت نے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔"

۲:۔ خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی مراۃ العقول شرح اصول کافی ج ۲ ص ۵۳۶ مطبوعہ اصفہان میں لکھتے ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ یہ حدیث اور کثیر تعداد میں احادیث صحیحہ قرآن میں کمی اور اس کی تحریف میں صریح ہیں اور میرے نزدیک تحریف قرآن کی روایتیں متواتر المعنی ہیں اور تمام روایتوں کو ترک کرنے سے پورے فن حدیث سے اعتماد اٹھ جائے گا بلکہ میرے خیال میں تحریف قرآن کی روایتیں مسئلہ امامت کی روایتوں سے کم نہیں اگر روایات تحریف کا اعتبار نہ کیا جائے تو روایات سے مسئلہ امامت کیسے ثابت ہوگا (بحوالہ کشف الحقائق ص ۱۵۳)

۳۔ وروی عن کثیر من قدماء الروافض ان هذا القرآن الذی عندنا لیس هو الذی انزله الله علی محمد صلی الله علیه وسلم بل غیر و بدل وزید فیه ونقص عنه (فصل الخطاب ص ۳۱ کشف الحقائق ص ۱۵۵)

ترجمہ:۔ اور بہت سے متقدمین شیعہ سے یہ عقیدہ مروی ہے کہ موجودہ قرآن وہ

نہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں تغیر و تبدل کر دیا گیا اور اضافہ بھی کیا گیا اور کمی بھی کی گئی۔

مسئلہ نمبر ۳:۔

اصول کافی سے بطور نمونہ محرف آیات قرآنی

اب آخر میں شیعہ کی سب سے صحیح اور معتبر ترین کتاب اصول کافی کے باب " فیہ نکت ونتف من التنزیل فی الولایۃ" (امامت کے متعلق قرآن میں کانٹ چھانٹ کا بیان) ص۱۱۴ سے ص۴۳۶ تک کی ۹۲ آیات محرفہ میں سے صرف دس بطور نمونہ قارئین کی خدمت میں حاضر ہیں۔ خط کشیدہ الفاظ بقول شیعہ اصل قرآن سے نکال دیئے گئے

۱۔ امام صادق فرماتے ہیں یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فی ولایۃ علی وولایۃ الائمۃ من بعدہ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (پ۲۲ احزاب ع۶)

۲۔ امام صادق فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

وَلَقَدْ عَہِدْنَا اِلٰٓی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ علیہم السلام من ذریتہم فَنَسِیَ (پ۱۶ طٰہٰ ع۶)

۳۔ امام باقر فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت حضرت محمدؐ پر یوں لائے تھے

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِہٖٓ اَنْفُسَہُمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فی علی بَغْیًا۔

۴۔ جابر کہتے ہیں جبریل علیہ السلام حضرت محمدؐ پر یہ آیت یوں لائے تھے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فی علی فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ (پ۱ ع۳)

۵۔ امام صادق فرماتے ہیں حضرت جبریل حضرت محمدؐ پر یہ آیت یوں لائے تھے۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا فی علی نُوْرًا مُّبِیْنًا (پ۵ ع۴ سورت نساء)

حالانکہ قرآن میں اس طرح آیت نہیں ہے۔۔۔

وہاں مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ اور یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْہَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا۔ گویا شیعہ فی علی کی کمی کے ساتھ باقی خط کشیدہ الفاظ کی قرآن میں زیادتی کے قائل ہیں۔

۶۔ امام رضا فرماتے ہیں یہ آیت کتاب اللہ میں یوں لکھی ہے۔

کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ بولایۃ علی مَا تَدْعُوْہُمْ اِلَیْہِ یا محمد من ولایۃ علی۔ (پ۲۵ شوریٰ ع۲)۔

۷۔ امام جعفر فرماتے ہیں یہ آیت اس طرح اتری تھی۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ ہُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی علیہ السلام والائمۃ علیہم السلام من بعدہ (پ۲۹ ملک ع۲)

۸۔ امام جعفر فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ آیت حضرت جبریل محمدؐ پر اس طرح لائے تھے۔

سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ بولایۃ علی لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ (پ۲۹ معارج ع۱)

۹۔ امام باقر کہتے ہیں جبریل حضرت محمدؐ پر یہ آیت یوں لائے تھے۔

فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا آل محمد حقہم قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَہُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا آل محمد حقہم (پ۱ ع۶)

۱۰۔ امام باقر فرماتے ہیں یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

وَلَوْ اَنَّہُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِہٖ فی علی لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ (پ۵ ع۶ نساء)

قصہ مختصر شیعہ یقیناً قرآن کو ناقص بے اعتبار اور کتب سابقہ کی طرح محرف شدہ مانتے ہیں حکومت جو قرآن کی حفاظت اور صحت کی ذمہ دار ہے وہ ایسی کتب اور شیعہ مترجم قرآنوں کو جیسے ترجمہ مقبول و فرمان علی وغیرہ ضبط کیوں نہیں کرتی جن میں اپنے عقیدہ کے تحت قرآنی آیات محرفہ کی وہ نشاندھی کرتے ہیں اور لاکھوں لوگوں کو شک فی القرآن میں مبتلا کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ شیعہ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کا مصداق بعض کتب اہل سنت سے

آیات منسوخہ پیش کر کے تحریف کا معارضہ کرتے ہیں۔ حالانکہ نسخ کا مسئلہ جدا ہے اس پر قرآنی آیات دال ہیں۔ اہل سنت نہ تو تحریف کے قائل ہیں نہ قائل کو مسلمان جانتے ہیں۔ جب کہ شیعہ اپنی متواتر، دو ہزار سے زائد صریح در تحریف روایات کے تحت قرآن کو محرف مانتے ہیں۔ قائلین کی تکفیر نہیں کرتے ایک اور "اصلی امام کے پاس غار میں پوشیدہ قرآن" کے قائل ہیں۔

توحید، رسالت، ختم نبوت کے بعد قرآن کے متعلق بھی شیعہ کے کفریہ عقائد آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اصل بات وہی ہے کہ تشیع ، اسلام کے عنوان سے یہودیت کا پرچار ہے تورات وانجیل اور زبور کی وراثت پر فخر اور ایمان وعقیدہ قرآن سے بڑھ کر ہے ان کے عقائد میں قائم مہدی جو نیا قرآن پیش کرے گا وہ تورات کا چربہ ہو گا۔ اور حضرت داؤد و سلیمان کے قوانین پر فیصلے اور حکومت کرے گا۔ حوالہ جات ہم سب عرض کر چکے ہیں۔

۵۔ صحابہ کرام رضؓ کے متعلق عقائد

بعثت نبوی کی علت غائی، مکتب رسالت کے شاہکار، آفتاب ہدایت کی منور کرنیں، رسول خدا کی عمر بھر کی کمائی۔ تاسیس اسلام اور نزول قرآن کا مقصد عظیم، ہدایت الٰہی کا فیضان کثیر مدرسہ حرمین شریفین کے مقدس تلامذہ خاتم النبیین علیہ السلام کی تعلیم و تربیت کا خلاصہ امت محمدیہ کے سردار، اسلام کا اعجاز، قرآن کا انقلاب اور آمنوا کما امن الناس کے تحت ایمان اور مسلمانی کا معیار حزب اللہ وحزب الرسول حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان والاکرام ہیں۔ وہ نہ ہوتے تو خدا اور رسول ؐ کی معرفت نہ ہو سکتی بلکہ خدا کا نام لیوا کوئی نہ ہوتا آپؐ نے سچ فرمایا تھا۔

اللهم ان تهلك هذه العصابة لن تعبد ابدا ۔ (بخاری)	اے اللہ اگر تو نے میری اس جماعت صحابہ کو مار دیا تو کبھی کوئی تیری عبادت نہ کریگا۔

اور ارشاد قرآنی بھی سچا ہے۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا (پ ۷ ع ۱۴)	مسلمانوں اور مومنین صحابہؓ کے سب سے بڑے اور سخت دشمن آپ یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے۔

اس لیے شیعہ قرآن کے بعد صحابہ کرامؓ کے سب سے زیادہ ویری دشمن ہیں مہاجرین ہوں یا انصار قریشی ہوں یا عام عربی، مکی ہوں یا مدنی رسول خدا کے معزز رشتہ دار اہل بیتؓ ازواج مطہرات، بنات طاہرات ہوں، یا خلفاء راشدینؓ اور عام مومنین صحابہ کرامؓ ہوں، شیعہ ان کے ہر طبقے کے تبرائی دشمن ہیں کفار قریش کی "صحابہ دشمنی" قبول اسلام کے بعد محبت صحابہ میں تبدیل ہو سکتی ہے لیکن دشمن صحابہ شیعہ رافضی کی دشمنی حضرت علی المرتضیٰؓ کے ہاتھوں جہنم میں ڈالے جانے کے بعد بھی ہرگز نہیں بدل سکتی وہ بغض کیسا جو آگ میں پگھل کر ختم ہو جائے۔ "علی ہمارا رب علی مشکل کشا" کہنے والے جن سبائی دشمنان صحابہؓ کو حضرت علیؓ نے جلایا تھا انہوں نے جلتے ہوئے بھی یہ شرک و بغض نہ چھوڑا تھا اب آپ "نقل کفر کفر نہ باشد" جگر پر پتھر رکھ کر کفریات سنئے۔

مسئلہ نمبر ۳۶:۔

تین کے سوا تمام صحابہ کرامؓ مرتد ہیں (معاذ اللہ)

روی العیاشی عن الباقر علیه الصلوة والسلام قال کان الناس اهل ردة الا ثلاثة (ابوذر مقداد سلمانؓ) وابوا ان یبایعوا حتی جاء وبا میر المومنین علیه السلام مکرها فبایع (تفسیر صافی ص۳۸۹ ج پ۴ آیت وما محمد الا رسول رجال کشی ص۸ اصول کافی ص۳۴۴/ج۲)	امام باقرؒ فرماتے ہیں تمام لوگ (صحابہ) مرتد ہو گئے بجز تین کے۔ انہوں نے (ابوبکر کی) بیعت سے اس وقت تک انکار کیا۔ جب لوگ حضرت علیؓ کو بھی مجبور کر کے لے آئے اور آپ نے بھی ابوبکر کی بیعت کر لی (پھر انہوں نے بھی اتباع علی میں بیعت کر لی گویا سب صحابہؓ مرتد ہو گئے ہم تقیتاً باقی حقیقتہً (معاذ اللہ)

مامقانی نے ارتداد صحابہ والی روایات کو متواتر کہا ہے (تنقیح المقال) ص۲۱۶/۱۷۰)

مسئلہ نمبر ۳۷۔

حضرت مقدادؓ کے سوا نین مومن صحابہ بھی شکوک الایمان تھے

ارتداد والی بالا روایات میں ہے راوی نے پوچھا عمار کو کیا ہوا۔ امام نے بتایا۔

کان جاض جیضة ثم رجع	عمار بھی گمراہ ہو گئے تھے پھر پلٹے پھر فرمایا
ثم قال ان اردت الذی لم	اگر تو ایسا مومن چاہتا ہے جس نے شک
یشک ولم ید خله شی	نہ کیا ہو تو وہ صرف مقداد بن اسود ہیں۔
فالمقداد (رجال کشی صـ)	

مسئلہ نمبر ۳۸:۔

خلفاء راشدینؓ کو گالیاں

۱۔ خمینی کے ممدوح ملا باقر علی مجلسی حق الیقین میں لکھتے ہیں۔

تقریب المعارف (شیعہ کتاب) میں روایت ہے کہ حضرت زین العابدینؒ سے ان کے آزاد کردہ غلام نے پوچھا میرا جو آپ کے ذمے حق الخدمت ہے اس کی وجہ سے حضرت ابوبکر و عمرؓ کا حال سنائیں۔

حضرت فرمود ہر دو کافر بودند و ہر کہ	حضرت نے فرمایا دونوں کافر تھے۔
ایشاں را دوست دارد کافر است	(معاذاللہ) اور جو کوئی ان سے دوستی رکھے
(حق الیقین صـ ۵۲۲)	جیسے سب اہل سنت، وہ بھی کافر
	ہیں (معاذاللہ)

۲۔ نیز حق الیقین صـ ۳۲۲ پر حضرت ابوبکر و عمرؓ کو فرعون و ہامان کہا ہے اور صـ ۲۵۹ پر حضرت عمرؓ کے حسب و نسب پر اشتعال انگیز تہمت لگائی ہے۔

۲۔ پاکستان کے بے ضمیر صحافیوں کے ممدوح قائد شیعہ انقلاب خمینی لکھتے ہیں۔

ہم ایسے خدا کی پرستش نہیں کرتے جو یزید و معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں اور بد قماشوں کو امارت و حکومت سپرد کر دے (کشف الاسرار صـ ۱۰۷)

۱۰ لاکھ مسلمانوں کے سفاک قاتل خمینی کی خدمت میں عرض ہے کہ امارت و حکومت

خدا ہی لیتا دیتا ہے اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء الایہ، مگر آپ تو خدا کی عبادت کے منکر ہو کر کھلے کافر ہو گئے گو پاکستان کے ملک دشمن ذرائع ابلاغ اور مردود صحافت و سیاست آپ کو "قائد اسلامی انقلاب" کہتی رہے۔ اسی خمینی نے کشف الاسرار وغیرہ میں حضرت ابوبکر و عمرؓ پر الزام تراشی اور کردار کشی اور ان کی مخالفت قرآنی میں قلم زور کا زور تحریر ختم کر دکھایا ہے۔ کاش ہمارے سنی صحافیوں اور سیاسی لیڈروں کی آنکھیں کھلتیں بلکہ اس نے خوابیدہ مسلمانوں کی غیرت کو یوں للکارا ہے "میں جب فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا (یہود کے ایجنٹوں سے خدا کی پناہ) تو سب سے پہلے میرا یہ کام ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں پڑے ہوئے دو بتوں کو (حضرت ابوبکر و عمرؓ خسران و خلفاء رسولؐ) کو نکال باہر کروں گا (پمفلٹ خطاب بہ نوجوانان مطبوعہ فرانس بحوالہ استاد خمینی صـ ۱ مطبوعہ مرکزی مجلس علماء پاکستان لاہور)۔

مسئلہ نمبر ۳۹:۔

حضرت عائشہ صدیقہ و حفصہ امہات المومنینؓ کو گالیاں

۱۔ چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ	جب ہمارا قائم نکلے گا عائشہ کو زندہ کرے گا
کند تا برا و حد بزند و انتقام فاطمہ از و بکشد	اس پر حد جاری کر کے فاطمہؓ کا بدلہ لے گا۔
(حق الیقین مجلسی صـ ۳۴۷)	

(اس ملعون نے عائشہ دشمنی سے حضرت فاطمہؓ عفیفہ پر قذف لگانے کی نسبت کر دی، معاذاللہ۔

۲۔ یہی مجلسی حرم رسولؐ کو "عائشہؓ غدارہ" کا ناپاک لفظ کہتا ہے (تذکرۃ الآئمہ ۶۶)

۳۔ حیات القلوب میں ام المومنین حفصہ طاہرہ اور عائشہ صدیقہؓ کو "آں دو منافقہ" "عائشہ ملعونہ گفت" کے خبیث الفاظ میں گالی دی ہے۔

مجلسی کی یہی وہ کتابیں ہیں جن کے پڑھنے کی خمینی اپیل کرتا ہے۔

"فارسی کی وہ کتابیں جو مجلسی مرحوم نے فارسی داں ایرانی لوگوں کے لیے لکھی ہیں انہیں پڑھتے رہو تاکہ اپنے آپ کو کسی اور بے وقوفی میں مبتلا نہ کرو (کشف الاسرار صـ ۱۲۱)

شیعہ مترجم قرآن مقبول دہلوی امام باقر کے نام سے لکھتا ہے۔

جن عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موت سے پہلے زہر کھلا دیا تھا مطلب حضرت کا وہی دو (عائشہ رضؓ وحفصہ رضؓ) عورتیں ہیں خدا ان پر اور ان کے باپوں پر لعنت کرے (معاذ اللہ) (حاشیہ ترجمہ مقبول پ۴ آل عمران ص ۱۳۴) - ورضیمہ۔

مسئلہ نمبر۴۰:-

رسول خدا کے تمام سسرالی رشتہ داروں کو گالیاں

(اعتقاد ما در برأت آنست کہ بیزاری جویند از بتہائے چہارگانہ یعنی ابوبکر وعمر وعثمان ومعاویہ وزنان چہارگانہ یعنی عائشہ وحفصہ وہند وام الحکم (خورشید امن اور سالی) واز جمیع اشیاع واتباع ایشاں، وآنکہ ایشاں بدترین خلق خدا اند وآنکہ تمام نشود اقرار بخدا ورسول وائمہ مگر بہ بیزاری از دشمنان ایشاں، حق الیقین ص ۵۱۹)۔

" تبرا اور بیزاری میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں سے تمام شیعہ تبرا کریں یعنی حضرت ابوبکر، عمر، عثمان ومعاویہ (رضی اللہ عنہم) سے اور ۴ عورتوں سے بھی تبرا کریں۔ یعنی ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ، حفصہ رضؓ، ہند رضؓ اور ام الحکم رضؓ سے اور ان کے تمام ماننے والوں اور پیروکاروں (سنیوں) سے کیونکہ یہ خدا کی بدترین مخلوق ہیں اور خدا و رسول و آئمہ پر اقرار وایمان تبھی مکمل ہوتا ہے کہ ان کے دشمنوں سے بیزاری کی جائے۔"

لیکن خدا نے ان سے تبرا نہ کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوہرے رشتے کرا دیئے۔ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سے تبرا نہ کیا۔ عمر بھر تولا کیا ان کے گھر شادیاں کیں ان کو رشتے دیئے اور ماں باپ اور اولاد کا سا ایک گونہ اعزاز بخشا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان بھی کامل تھا یا نہیں؟ کوئی شیعہ مجتہد اس کا جواب ہمیں بتا دے؟

مسئلہ نمبر۴۱:-

حضرت عقیل رضؓ وعباس رضؓ کو گالیاں

کافی کلینی نے سند حسن کے ساتھ روایت کی ہے کہ سدیر نے امام باقرؒ سے پوچھا کہ

بنو ہاشم کی کثرت اور شان وشوکت کہاں گئی تھی جب حضرت امیر المومنین رضؓ حضرت رسالت کے بعد ابوبکر وعمر رضؓ اور سارے منافقوں سے مغلوب ہو گئے؟ حضرت نے فرمایا بنو ہاشم سے کون باقی تھا۔ حضرت جعفر اور حمزہ جو ایمان ویقین میں آخری درجہ پر تھے اور سابقین اولین میں سے تھے عالم بقا کو رحلت کر چکے تھے۔

ودو مرد ضعیف الیقین ذلیل النفس تازہ مسلمان شدہ بودند عباس وعقیل وایشاں را در جنگ بدر اسیر کردند وآزاد کردند وایمان چنیں قوتے نمیدارد (حیات القلوب ص ۶۱۸ ج ۲)

بس دو آدمی ضعیف ایمان والے اور ذلیل ذات والے نو مسلم رہ گئے جن کا نام عباس رضؓ (عم نبوی) اور عقیل رضؓ تھا برادر علی رضؓ ان کو مسلمانوں نے جنگ بدر میں قید کر کے آزاد کیا تھا۔ ایسا ایمان کوئی طاقت نہیں رکھتا۔

روضہ کافی ص ۲۶۰ پر حضرت عباس رضؓ کے نسب پر طعن مذکور ہے کہ وہ نتیلہ باندی سے ہیں عبد المطلب نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر وطی کی اور عباس رضؓ پیدا ہوئے (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر۴۲:-

حضرت علی رضؓ بن ابی طالب کو گالیاں

شیعوں کی مثال بچھو کے ڈنک جیسی ہے کہ اس سے اپنا بیگانہ کوئی نہیں بچ سکتا۔ سوا لاکھ صحابہ رضؓ سے تبرا کے بعد "مودۃ ذوی القربیٰ" کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن بیسیوں اقرباء رسول سے تبرا کر کے صرف ۴ حضرات سے محبت کا اعلان کیا لیکن بالواسطہ گالیاں دینے والے ہیں ان کو بھی معاف نہ کیا۔ حضرت علی رضؓ کے متعلق جگر تھام کر پڑھیئے۔

۱- اصول کافی ص ۲۱۶ ج ۲ باب التقیہ میں ہے کہ حضرت علی رضؓ نے منبر کوفہ پر فرمایا

ایھا الناس انکم ستدعون الی سبی فسبونی ثم ستدعون الی البراءۃ منی وانی لعلی دین محمد

لوگو! تمہیں کہا جائے گا کہ مجھے گالیاں دو۔ تو مجھے گالیاں دینا پھر تمہیں مجھ سے تبرا کرنے کو کہا جائے گا میں تو دین محمدؐ پر ہوں

ولسو یقل ولا تبرء وا منی ۔ (تبرا سے کوئی نقصان نہ ہوگا، یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے تبرا نہ کرنا۔

۲۔ روضہ کافی ص ۲۵۹ پر ہے۔ امام صادقؒ نے فرمایا لوگو! حضرت علیؓ و فاطمہؓ کا تذکرہ بالکل نہ کرنا۔ لوگوں کو ان کا تذکرہ سب سے زیادہ ناپسند ہے (معاذ اللہ)

۳۔ ملا باقر علی مجلسی نے حضرت فاطمہؓ کی زبان سے آپؓ کو یوں برا بھلا کہلایا ہے۔

مانند جنین در رحم پردہ نشیں شدہ	رحم میں بچہ کی طرح پردہ نشین ہو چکے ہو
ومثل خائناں در خانہ گریختہ و بعد ازانکہ	خائنوں (چوروں) کی طرح گھر میں بھاگ
شجاعان دہر را بخاک ہلاک انگندی	آئے ہو اس کے بعد تم نے زمانے کے
مغلوب ایں نامرداں گردیدہ۔	بہادروں کو ہلاکت کی مٹی پر گرایا ہے اب
(حق الیقین ص ۲۰۳)	ان نامردوں سے مغلوب ہو چکے ہو۔

اس زبان درازی کا پس منظر یہ ہے کہ شیعوں نے غصب فدک کے جھوٹے الزام میں عام و خاص مردوں کے بھرے مجمعوں میں حضرت فاطمہؓ سے بڑی گرم تقریریں کرائی ہیں مہاجرین و انصارؓ اور اپنے نانوں حضرت ابوبکر و عمرؓ کو خوب گالیاں دلائی ہیں چونکہ بقول شیعہ حضرت علیؓ مشکل کشا، فریاد رس اور امام اول نے لخت جگر رسول اور اپنی حرم بتول کی ذرا امداد نہ کی (مسئلہ کی کوئی حقیقت ہوتی تو امداد کرتے؟) تو ابوبکر و عمرؓ کے دشمن شیعہ راویوں نے حضرت علیؓ کی بھی خوب سرزنش اور بے عزتی کرادی (معاذ اللہ)

۴۔ مجلسی نے حضرت فاطمہؓ کی زبان سے شادی کے موقع پر یہ اعتراضات نقل کیے ہیں۔ "عورتوں سے سن کر حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ سے حضرت علیؓ کے حلیہ کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔

یہ بڑے پیٹ والا آدمی ہے ہاتھ اس کے اونچے اونچے ہیں اور اس کی ہڈیوں کے بند دھنسے ہوئے ہیں، سر کے اگلے بال بھی اڑے ہوئے ہیں آنکھیں بڑی ہیں اور دانت اس کے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں اور مال اس کے پاس کچھ نہیں (جلاء العیون ص ۵۸ فارسی)۔

مدۂ اہ ۔ مبدم ۴۔

حضرت فاطمہؓ کا شیطانی خواب اور آپ پر الزامات

باقر علی مجلسی نے ایک لمبے چوڑے خواب کی نسبت حضرت فاطمہؓ کی طرف کی ہے حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ سے شکایت کی تو حضرت جبریل نے بتایا۔ یا حضرت فاطمہؓ کا خواب شیطان سے ہے جس کا نام دہار ہے اور وہ خوابہائے مومنین میں آنا اور ان کو آزار و تکلیف دیتا ہے اور خوابہائے پریشان ان کو دکھاتا ہے (جلاء العیون بلفظہ اردو ص ۱۶۵)۔

نوٹ:- اگر یہ خواب کا قصہ درست ہے تو حضرت فاطمہؓ کا معصوم ہونا عند الشیعہ باطل ہوا کیونکہ معصومین ایسے خوابوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

شیعہ نے حضرت فاطمہؓ پر یہ گھناؤنا الزام بھی لگایا ہے کہ وہ اپنے جلیل القدر خاوند پر ناراض رہتی، نافرمانی کرتی، حق خدمت میں کوتاہی کرتی اور دربار رسالت میں شکایتیں لاتی تھیں۔ مجلسی زبان دراز لکھتے ہیں۔

۱۔ جناب صادقؒ سے روایت ہے کہ حق تعالےٰ نے حضرت رسولؐ کو وحی فرمائی کہ فاطمہؓ سے کہو علیؓ کی نافرمانی نہ کرے کیونکہ جب وہ (علیؓ) غیظ و غضب میں آتا ہے میں اس کے غیظ و غضب سے غیظ و غضب میں آتا ہوں (جلاء العیون ص ۱۷۵ مترجم اردو کوثر بریلوی)

۲۔ کشف الغمہ میں حضرت محمد باقرؒ سے روایت کی ہے ایک دن جناب فاطمہؓ نے جناب رسول خدا سے جناب امیر کی شکایت فرمائی کہ جو کچھ پیدا کرتے (کماتے) ہیں وہ فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیتے ہیں حضرت نے فرمایا اے فاطمہ تم چاہتی ہو مجھے در باب برادر ابن عم علی سے خشمناک کرو تحقیق کہ خشم علی میرا خشم اور میرا خشم خدا کا خشم ہے یہ سن کر جناب فاطمہؓ نے کہا میں غضب خدا اور رسول سے پناہ مانگتی ہوں (جلاء العیون اردو ص ۱۸۷)

۳۔ علل الشرائع اور بشارۃ المصطفیٰ میں بسند ہائے معتبر روایت کی ہے کہ (حضرت علیؓ نے اپنی باندی سے وصل کیا حضرت فاطمہؓ ناراض ہو کر خدمت رسول میں شکایت کرنے چل پڑیں) جبریل از جانب خداوند جلیل نازل ہوئے اور کہا حق تعالےٰ آپ کو سلام فرماتا اور

ارشاد کرتا ہے اس وقت فاطمہؓ علیؓ کی شکایت کرنے آئی ہے تم حق علی میں فاطمہؓ کی کوئی شکایت نہ قبول کرنا۔ جب جناب فاطمہ داخل دولت سرائے پدر بزرگوار ہوئیں حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ فاطمہ! علی کی شکایت کرنے آئی ہو۔ جناب فاطمہؓ نے کہا ہاں برب کعبہ حضرت رسولؐ نے فرمایا علی کے پاس پھر جاؤ اور کہو میں تم سے راضی ہوں، (دیگو برغم الف خود راضیم بآنچہ کنی، اور کہہ اپنی ناک کو زمین پر رگڑنے میں خوش ہوں آپ جو چاہیں کریں" اس جملہ کا ترجمہ خائن مترجم نے اڑا دیا۔) تب حضرت فاطمہؓ نے تین مرتبہ حضرت علیؓ سے آکر فرمایا میں تم سے راضی ہوں (جلاء العیون ص ۱۸۸)۔

اہل سنت کے ہاں ان واقعات و اتہامات کی کوئی حقیقت نہیں تاہم شیعہ کے برحق واقعات ہیں۔ ان سے مشاجرات صحابہؓ کا الزامی جواب، ان بزرگوں کا غیر معصوم ہونا۔ اور مفروضہ قضیہ فدک کا اسی قسم کی طبعی رنجش سے ہونا ثابت ہو گیا۔ لخت جگران فاطمہؓ و علیؓ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما پر ایسے اتہامات اور ان منافق نما یہودیوں کا ان سے بدترین سلوک تاریخی طویل داستان ہے اس رسالہ میں ذکر کی گنجائش نہیں، کچھ واقعات تحفہ امامیہ میں ہم نقل کر چکے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴۔

شیخین دشمنی میں توہین اہل بیتؓ بھی کمال ہے؟

۱۔ مشہور شیعہ عالم ابو منصور احمد طبرسی (اور مجلسی وغیرہ) لکھتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے قنفذ کو حضرت علیؓ کے ہاں بھیجا یہ لوگ بغیر اجازت حضرت علیؓ کے گھر داخل ہو گئے۔ حضرت علیؓ اپنی تلوار کی طرف بڑھے مگر یہ لوگ اسے اٹھا چکے تھے انہوں نے حضرت علیؓ کو پکڑ لیا۔ گلے میں رسی ڈالی حضرت فاطمہؓ درمیان میں حائل ہوئیں تو قنفذ نے انہیں بھی مارا پھر حضرت علیؓ کو گلے میں رسی ڈالے حضرت ابوبکرؓ کے پاس لائے وہاں حضرت عمر خالد بن ولید ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور بہت سے لوگ جمع تھے، حضرت عمرؓ نے علیؓ کو بہت جھڑکا اور بیعت کرنے کے لیے کہا۔

ثم تناول ید ابی بکر فبایعہ (احتجاج طبرسی ص ۸۳-۸۴) پھر حضرت علیؓ

نے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کی۔

نوٹ:۔ حضرت علیؓ کی بیعت صدیقی ایک حقیقت ہے شیعہ اسے اختیاری مانیں تو مذہب ہاتھ سے جاتا ہے۔ لہذا اکراہ و تقیہ کی جعلی بات بنانے کے لیے حضرت علیؓ کے گلے میں رسیاں ڈال رہے ہیں۔ جھڑکیاں کھلا رہے ہیں۔ سیدہ خاتون جنت کی بھی معاذ اللہ پٹائی اور بے عزتی کرا رہے ہیں لیکن شیر خدا کو خود مختار بخوشی بیعت کرنے والا نہیں مان سکتے کیونکہ توہین اہل بیت والا جعلی مذہب پسند ہے۔ عزت اہل بیتؓ اور خلافت صدیقؓ پسند نہیں ہے۔ سے ریچھ کی دوستی سے خدا بچائے۔

۲۔ خاتم الکاذبین ملا باقر علی مجلسی تحریر فرماتے ہیں۔

وہ اشقیائے امت گلوئے مبارک حضرت علیؓ) میں رسیاں ڈال کر مسجد میں لے گئے وبروایت دیگر جب دروازہ در دولت پر پہنچے اور جناب فاطمہؓ اندر آنے سے مانع ہوئیں اس وقت قنفذ نے بروایت دیگر ثانی نے تازیانہ بازوئے جناب فاطمہؓ پر مارا کہ بازو جناب سیدہ کا مضروب ہو کر سوج گیا مگر پھر بھی جناب فاطمہؓ نے جناب امیر سے ہاتھ نہ اٹھایا اور ان لوگوں کو گھر میں آنے سے منع کیا یہاں تک کہ دروازہ شکم جناب فاطمہؓ پہ گرا دیا جس نے پسلیوں کو شکستہ کر دیا اور اس فرزند کو جو شکم میں تھا حضرت رسولؐ نے جس کا نام محسن رکھا تھا شہید کر دیا اور سیدہ نے بھی اسی صدمہ ضربت سے انتقال کیا...... پھر جناب امیر کو مسجد میں لے گئے جفا کار و اشقیائے امت پیچھے پیچھے تھے اور کوئی نصرت و مدد حضرت (علی مشکل کشا) کی نہ کرتا تھا سلمان ابوذر و مقداد و عمار و بریدہ اسلمی روتے پیٹتے اور کہتے تھے الخ جلاء العیون بلفظہ اردو ص ۲۰۶-۲۰۷)۔

۳۔ مسلمانان اہل سنت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو چوتھا خلیفہ راشد اور تمام امور و اصلاحات میں مصیب مانتے ہیں اور مخالفین کے الزامات سے آپ کی صفائی پیش کرتے ہیں لیکن شیعہ حضرت علیؓ کو امور خلافت میں راشد اور برحق بالکل نہیں مانتے وہ کہتے ہیں" آپ کی خلافت برائے نام اور ظاہری تھی نہ قرآن و سنت کو نافذ کیا۔ نہ سابق خلفاء کے کتاب و سنت کے خلاف احکام کو منسوخ و تبدیل کیا کیونکہ اگر آپ ایسا کرتے تو لشکر جدا ہو جاتا حکومت چھن جاتی" چنانچہ کافی

کتاب الروضہ صفحہ ۵۹ تا ۶۳ خطبہ در فتن و بدع میں ایسے نیک و بد ۳۵ کاموں کی فہرست ہے جن کو آپ نے ڈر کے مارے نہ نافذ کیا نہ ختم کیا تفصیل ہماری تحفہ امامیہ صفحہ ۱۴۱-۱۴۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۶۔ امتِ رسولؐ کے متعلق عقائد

مسئلہ نمبر ۴۵:

امت محمدیہ خنزیروں جیسی ہے اور ملعون ہے

جو شخص کسی گروہ سے تعلق رکھتا ہے اور اس گروہ کا کوئی پیشوا مانتا ہے وہ کبھی ایسی سخت بات نہیں کہہ سکتا۔ شیعہ چونکہ خود کو امت رسول سمجھتے ہی نہیں۔ وہ ملت جعفریہ اور شیعہ علیؓ کہلانے پر فخر کرتے ہیں اور نہ ہی آپؐ کی تعلیم اور نسبت کا کچھ لحاظ ہے اس لیے اس امت کو خنزیر خنزیر کہہ کر جگر کی آگ بجھاتے ہیں۔

سدیر صیرفی امام جعفر صادق سے نقل کرتا ہے۔

هذه الامة اشباه الخنازير فما تنكر هذه الامة الملعونة ان يفعل الله عزوجل بحجته في وقت من الاوقات كما فعل بيوسف (اصول کافی صفحہ ۳۳۶-۳۳۷ ج ۱)

یہ امت خنزیروں جیسی ہے .... نیز فرمایا یہ ملعون امت اس کا کیوں انکار کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ کسی وقت اپنی حجت کے ساتھ وہی سلوک کرے جو یوسف سے کیا تھا۔

مسئلہ نمبر ۴۶:

غیر شیعہ کنجریوں کی اولاد ہیں (معاذ اللہ)

عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ان بعض اصحابنا یفترون و یقذفون (اے بالزنا)

امام باقرؒ سے ابو حمزہ ثمالی نے پوچھا ہمارے کچھ شیعہ مخالفین (سنیوں) پر زنا کی تہمت تراشتے ہیں تو امام باقرؒ نے فرمایا ان سے

حاشیہ) من خالفهم فقال لی الكف عنهم اجمل ثم قال والله یا ابا حمزة ان الناس كلهم اولاد بغایا ما خلا شیعتنا۔ (کافی کتاب الروضہ صفحہ ۲۸۵ طبع ایران)

زبان روکنا اچھی بات ہے پھر خود ہی (اپنی بات کے خلاف عمل کیا اور) فرمایا اے ابو حمزہ ہمارے شیعوں کے سوا سب مسلمان لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں معاذ اللہ (اسی گالی پر ۸۰ درے حد قذف لگتی ہے)

مسئلہ نمبر ۴۷:

تمام سنی ناصبی اور کتے سے بدتر ہیں

۱۔ از حضرت صادق منقول است کہ غسل مکن در جائیکہ در آں جمع مے شود غسالہ حمام زیرا کہ در آں غسالہ ولد زنا مے باشد و غسالہ ناصبی مے باشد و آں بدتر است از ولد الزنا بدرستیکہ حق تعالیٰ خلقے بدتر از سگ نیافریدہ است و ناصبی نزد خدا خوار تر است از سگ (حق الیقین صفحہ ۵۱۶)۔

حضرت جعفر صادقؒ نے فرمایا ہے۔ کہ (شیعو!) وہاں غسل نہ کرو جہاں غسل کا پانی گرتا اور جمع ہوتا ہے کیونکہ وہاں ولد الزنا (حرامی) اور سنی کا دھوون ہوتا ہے اور سنی ولد الزنا سے بھی بدتر ہے یہ یقینی بات ہے کہ خدا نے کوئی مخلوق کتے سے زیادہ بری پیدا نہیں کی اور سنی خدا کے ہاں کتے سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہے۔ ۲۔ شیعہ کی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ ۸ ج ۱ نجاست و طہارت کے باب میں ہے۔ یہودی، عیسائی، ولد زنا اور کتے کے جھوٹے سے وضو جائز نہیں۔ سب سے زیادہ پلید پانی سنی مسلمان کا جھوٹا ہے (معاذ اللہ) ناصبی سنی کو کہتے ہیں۔

۳۔ ملا باقر علی مجلسی حق الیقین صفحہ ۵۲۱ پر لکھتا ہے۔

"ابن ادریس نے کتاب سرائر میں محمد بن علی بن عیسیٰ کی کتاب مسائل سے روایت کی ہے۔ کہ شیعوں نے امام علی نقی علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور پوچھا کہ آیا ہم ناصبی کی پہچان کرنے میں اس سے زیادہ کے محتاج ہیں کہ وہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو امیر المومنین سے پہلے خلیفے و در عالی رتبہ سمجھتا ہو۔ اور ان کو خلیفہ برحق اعتقاد رکھتا ہو حضرت علی نقیؑ نے جواب

میں لکھا جو کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہو وہ ناصبی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۸:۔

غیر شیعہ تمام مسلمان منافق اور کافر ہیں (معاذ اللہ) ۔

جو شخص شہادتین کا اقرار کرے ضروریات دین اسلام میں سے کسی چیز کا بظاہر انکار نہ کرے اور ایسا فعل اس سے سرزد نہ ہو جو توہین کو مستلزم ہو اگرچہ دل میں ان پر اعتقاد نہ رکھتا ہو اور تمام آئمہ کا اعتقاد نہ رکھتا ہو اور اس کا اظہار بھی نہ کرے اس ایمان کا فائدہ بنا بر شہرت یہ ہے کہ اس کی جان و مال محفوظ ہوگا اس سے نکاح درست ہے وہ مسلمانوں کی میراث کا حق دار ہے اور بنا بر مشہور مسلمانوں کے احکام ظاہرہ اس پر جاری ہوں گے۔

امادر آخرت ہیچ بہرہ اسے نہ دارد وہیچ عمل از اعمال او مقبول نیست و مثل سائر کفار است بلکہ از بعضے از انہا بدتر است و منافقاں نیز دریں ایمان داخل اند (حق الیقین ص ۵۳۷)

لیکن آخرت میں اسے کچھ بھی فائدہ نہیں اور اس کا کوئی عمل مقبول نہیں تمام کفار کی طرح ہے بلکہ بعض کافروں سے بھی بدتر ہے اور منافقین (زبان سے اقرار کرکے دل سے نہ ماننے والے) اس قسم میں داخل ہیں"۔

مسئلہ نمبر ۴۹:۔

شیعہ امامت تمام مسلمانوں کو کافر بناتی ہے

ابن بابویہ نے "رسالہ اعتقادیہ" میں کہا ہے جو شخص دعوی امامت کرے اور امام نہ ہو وہ ظالم و ملعون ہے (خلفاء راشدینؓ اور حضرت معاویہؓ پر حملہ ہے) اور جو شخص غیر امام کی امامت کا قائل ہو وہ بھی ظالم و ملعون ہے (تمام اہل سنت پر فتوی کفر ہے) اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میرے بعد علیؓ کو امام نہ مانے اس نے میری نبوت کا انکار کیا ہے اور جو کوئی میری نبوت کا انکار کرے اس نے خدائے پروردگار کا انکار کیا ہے۔ (حق الیقین ص ۵۱۸)۔

تو شیعوں کی طرح حضرت علیؓ کو امام بلا فصل نہ ماننے والے سب مسلمان معاذ اللہ

خدا اور رسول کے منکر و کافر ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵۰:۔

تمام مسلمان بدعتی کافر اور واجب القتل ہیں

"شیخ مفید نے کتاب المسائل میں کہا ہے کہ امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی ایک امام کا بھی انکار کرے۔ اور کسی ایک چیز کا انکار کرے جس میں خدا نے انکی اطاعت فرض کی ہے پس وہ کافر اور گمراہ ہے ہمیشہ جہنم کا حق دار ہے۔ دوسری جگہ (شیخ مفید نے) فرمایا ہے تمام شیعوں کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام بدعتی (اہل سنت کو شیعہ بدعتی مانتے ہیں) کافر ہیں اور امام پر لازم ہے کہ اقتدار پاکر ان سے توبہ کرائے اور دین حق کی طرف بلاکر حجت پوری کرے اگر وہ اپنے مذہب سے توبہ کرلیں اور راہ راست (شیعہ مذہب) پر آجائیں تو قبول کرے ورنہ ان کو قتل کردے اس لیے کہ وہ مرتد ہیں ایمان سے اور جو کوئی ان میں سے اسی (غیر شیعہ) مذہب پر مرجائے وہ جہنمی ہے (حق الیقین ص ۵۱۹)

نوٹ:۔ شیعہ کے امام خمینی نے اقتدار پاکر مسلم کشی کی پالیسی اسی لیے اپنا رکھی ہے۔ تہران میں ۱۰ لاکھ مسلمانوں کو مسجد تک بنانے کی اجازت اسی لیے نہیں ہے۔ مئی ۸۵ء میں لبنان میں متعین ایرانی عمل ملیشا نے یہودیوں اور عیسائیوں سے مل کر پی ایل او اور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام اسی وجہ سے کیا کہ وہ یہودیوں سے بڑھ کر کافر ہیں۔ مارچ ۸۶ء میں ایرانی عمل ملیشیا نے صابرہ اور شیطلہ فلسطینی کیمپوں پر حسب سابق توپ خانوں اور ٹینکوں سے دوبارہ حملہ اسی لیے کیا۔ خمینی عراق و عربوں سے خوف ناک جنگ اور مسلمانوں کی تباہی اسی لیے کر رہا ہے شام کا لعتی ڈکٹیٹر حافظ الاسد رافضی ۲۰ ہزار سے زائد دیندار اخوان المسلمین کو اسی جرم سنیت میں شہید کر چکا ہے ایرانی انقلاب کو وہ اسی اسلام کشی کی خاطر پاکستان و دیگر مسلم ممالک میں برآمد کرنا چاہتے ہیں۔ کاش ہمارے ناعاقبت اندیش صحافیوں، سیاست دانوں، حکام عوام اور باہم لڑنے والے سنی علماء کرام کو اپنے دین اور قوم و ملک کے تحفظ کی فکر ہو جائے۔ تو وہ اس ہلاکو، چنگیز، اور تیمور کے جانشین فتنہ کا سد باب کریں۔

مسئلہ نمبر ۵۱:-

سنی مشرکین کی طرح ہیں

"در کفر یکہ مقابل ایں ایمان است داخل اند جمیع فرق ارباب مذاہب باطلہ از کفار و منافقین و مشرکین و سنیان و سائر فرق شیعہ از زیدیہ و فطحیہ و وقفیہ و کسانیہ و ناؤسیہ و ہر کہ غیر شیعہ اثنا عشریہ است زیرا کہ ایشاں مخلد در جہنم اند (حق الیقین ص ۵۳۷)

اس (شیعی) ایمان کے بالمقابل کفر ہے اس میں تمام مذاہب باطلہ کے سب فرقے داخل ہیں جیسے عام کفار منافقین، مشرکین اور سنی مسلمان اور غیر اثنا عشری تمام شیعہ فرقے زیدیہ۔ فطحیہ وقفیہ، کیسانیہ ناؤسیہ (اسماعیلیہ آغاخانی وغیرہ) کیونکہ یہ سب لوگ دائمی جہنمی ہیں۔

اس سے پتہ چلا کہ اثنا عشری رافضی باقی سب شیعوں کو بھی کافر کہتے ہیں۔ اس لیے ان کی نمائندگی "فقہ جعفریہ" کے عنوان سے شریعت بل میں ہرگز نہ کی جائے۔ ورنہ فرقہ پرستی اور فسادات کا خطرہ ہے اور دیگر شیعہ فرقے بھی اپنی نمائندگی مانگیں گے۔

انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ شریعت بل کی صرف قرآن و سنت اور اجماعی و اکثریتی فقہ اسلامی پر قوانین سازی کر کے اسے بطور واحد پبلک لاء نافذ کیا جائے۔ اور اقلیتی فرقوں کی صحیح مردم شماری کر کے ان کے عقائد و اعمال کا قرآن و سنت سے موازنہ کیا جائے۔ اگر وہ واقعی مسلمان ثابت ہوں تو ان کو عددی تناسب سے سیاسی معاشرتی اور مذہبی حقوق اپنی حدود و عبادت گاہوں میں دیئے جائیں۔ ورنہ قرآن و سنت کا فیصلہ اگر ان کے خلاف ہو تو ان کو اس کا پابند کر کے ذمی حقوق سے نوازا جائے۔ کہ وہ اسلام و ایمان اور شعائر اسلامی کا نام استعمال کیے بغیر اپنی مذہبی تعلیم و تبلیغ اپنی اولاد اور ہم مذہبوں کو دے سکیں۔ لیکن بر سر عام اور ذرائع ابلاغ سے ان کو کسی قسم کی تبلیغ کی اجازت نہ دی جائے۔

مسئلہ نمبر ۵۲:-

غیر شیعہ سادات بھی کتے سے بدتر ہیں

ہم سمجھتے تھے کہ شیعہ مذہب گو سرمایہ رسالت تمام صحابہ کرامؓ تمام نسبی اور سسرالی اقرباء رسول اور پوری امت محمدیہ کا دشمن ہے لیکن آل علی اور سادات بنی فاطمہؓ کا تو دوست اور خیر خواہ ہے۔ لیکن جب ہم نے مستند کتب شیعہ دیکھیں تو رائے بدلنی پڑی کہ ان لوگوں کی محبت کی بنیاد نہ قرابت رسولؐ ہے نہ حضرت علیؓ و فاطمہؓ سے تعلق فرزندی ہے معیار محبت صرف تشیع اور بغض و غلو سے ملوث ناگفتہ بہ عقائد و اعمال ہیں کوئی چوڑا مراسی شیعہ بن کر سید کہلانے لگے وہ عزت کی نگاہوں سے دیکھا اور عقیدت کے ہاتھوں پر اٹھایا جائے گا۔ اور جو حقیقتہً سادات اور نسل رسول سے ہو مگر شیعہ نہ ہو "سگ زرد حرامی" کہنے سے کمتر کوئی گالی اسے نہیں ملے گی۔

۱۔ ملا باقر علی مجلسی حق الیقین میں ارشاد فرماتے ہیں۔

معانی الاخبار میں معتبر سند سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے حمران شیعہ سے کہا اپنے اور لوگوں کے درمیان دین حق اور ولایت اہل بیت کی رسی تان لو ولایت اور امامت اہل بیت میں جو تیرے مذہب کا مخالف ہو وہ زندیق اور بے دین ہے۔ اگر چہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ و فاطمہؓ کی نسل ہو۔ مانند صحیح نسب حسن کے ساتھ پھر فرمایا ہے کہ جو کوئی تمہاری مخالفت کرے اور ولایت کی رسی کاٹ دے اس سے تبرا اور بیزاری کرو۔ اگر چہ وہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کی نسل سے ہو (حق الیقین ص ۵۲۲)

۲۔ عبداللہ بن مغیرہ نے ابوالحسن (علی رضا) سے پوچھا میرے دو پڑوسی ہیں ایک سنی ہے ایک زید بن علی بن حسینؓ کا پیروکار شیعہ (زیدی) ہے میں کس سے اچھا سلوک کروں فرمایا برائی میں وہ دونوں برابر ہیں۔ جس نے اللہ کی کتاب کو جھٹلایا اس نے اسے پس پشت پھینک دیا۔ وہ تمام انبیاء اور مرسلین کا جھٹلانے والا ہے پھر فرمایا کہ سنی کی دشمنی تو تیرے ساتھ ہے اور زیدی کی دشمنی ہم اہل بیتؓ کے ساتھ ہے۔
(روضہ کافی ص ۲۳۵)

۳- قاضی نوراللہ شوستری نے سادات اہل سنت کے متعلق یہ رباعی لکھی ہے۔

اذا العلوی تابع ناصبیا بمذھبہ فما ھو من ابیہ
وکان الکلب خیرا منہ طبعا لان الکلب طبع ابیہ فیہ

جب کوئی علوی سید مذہب سنی کا پیروکار ہو تو وہ اپنے باپ کا نہیں ہے اس سے تو کتا بھی فطرت میں بہتر ہے کیونکہ کتے میں اپنے باپ کا مزاج تو پایا جاتا ہے۔

۴- حضرت حسن بن حسن بن علیؓ کے متعلق جعفر صادق نے فرمایا۔ اگر حسن بن حسن بن علیؓ زنا کرتا شراب پیتا سود کھاتا اور مرجاتا تو اس سے بہتر تھا کہ وہ (سنی مذہب پر) فوت ہوا ہے (احتجاج طبرسی ص۴۴۵ ج ۱)

مسئلہ نمبر ۵۳-

اہل مکہ کافر اور اہل مدینہ ستر گنا زیادہ پلید ہیں (معاذاللہ)

۱- عن ابی عبداللہ قال اھل الشام شر من اھل الروم واھل المدینۃ شر من اھل مکۃ واھل مکۃ یکفرون باللہ جھرۃ (اصول کافی ص۴۰۹ ج ۲)

امام صادق نے فرمایا ہے کہ شامی مسلمان رومی عیسائیوں سے برے ہیں اور اہل مدینہ مکہ والوں سے برے ہیں اور مکے والے کھلے کافر منکر خدا ہیں (معاذاللہ)

۲- عن احدھما علیھما السلام قال ان اھل مکۃ لیکفرون باللہ جھرۃ وان اھل المدینۃ اخبث من اھل مکۃ اخبث منھم سبعین ضعفا۔ ایضاً۔

ایک امام نے فرمایا ہے مکے والے کھلا خدا کا انکار کرتے ہیں اور مدینہ والے اہل مکہ سے زیادہ پلید ہیں ستر گناہ زیادہ پلید ہیں۔

۳- قال الصادق ان الروم کفروا ولم یعادونا وان اھل الشام کفروا وعادونا (اصول کافی ص۴۱۰ ج ۲)

امام جعفر صادق نے فرمایا ہے رومی کافر ہیں ہمارے دشمن نہیں اور شامی (مسلمان) کافر ہیں اور ہمارے دشمن بھی۔

مراکز اہل اسلام کی خدمت میں "فقہ جعفری" کے یہ تکفیری ہدایا جات بہت قیمتی سامان ہے۔ مسلمان اس کا عوض ادا نہیں کر سکتے بہتر یہی ہے کہ یہ تکفیری ہدیئے خود ان پاکبازوں کو واپس کر دیئے جائیں، ارشاد نبوی ہے جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا کفر اسی پر لوٹا (کافی)

مسئلہ نمبر ۵۴

سنی واجب القتل ہیں امام مہدی سب سے پہلے سنیوں کو قتل کریں گے

امام باقرؒ نے فرمایا ہے۔ حق تعالے محمد را برائے رحمت فرستادہ است و قائم را برائے انتقام و عذاب خواہد فرستاد (حیات القلوب ص۱۱ ج ۲)

کہ خدا نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو رحمت کے طور پر بھیجا ہے اور ہمارے مہدی کو بدلہ لینے اور عذاب دینے کے لیے بھیجے گا۔

یہ انتقام و عذاب صرف اہل سنت پر ہوگا۔ ملا مجلسی ہی کہتے ہیں۔

چوں قائم ما ظاہر شود ابتداء بقتل سنیاں و علماء ایشان پیش از کفار خواہد کرد (حق الیقین ص۵۲۷)

جب ہمارا مہدی غار سے ظاہر ہوگا سب سے پہلے سنیوں کا اور ان کے علماء کا قتل عام کرے گا۔

چنانچہ خمینی اور اس کے ایجنٹ شام فلسطین ایران و عراق میں سنیوں کا قتل عام کر رہے ہیں لیکن پاکستان کا غافل ترین (بدھو) مسلمان یہاں بھی ایرانی انقلاب چاہتا ہے ایم آر ڈی اور پی پی پی میں شیعوں کو سر پر بٹھا رکھا ہے۔ اسمبلی نے فخر امام کو سپیکر بھی بنا دیا اور جب وہ اپنی حرکات کی وجہ سے معزول ہوا تو حکومت کا مخالف ہر طبقہ اسے سیاسی سربراہ بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے (معاذاللہ) حالانکہ ضلع جھنگ کی سنی اکثریت اس جوڑے کے اقتدار کی وجہ سے جو مصائب جھیل رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ کاش ۹۵٪ سنی قوم اپنی سیاسی قوت بناتی اور خلفاء راشدینؓ کا نظام لانے والی لیڈر شپ کو منظم کرتی تو ہمیشہ کی مظلومی اور غلامی سے نجات پا جاتی۔ حقیقت ہے کہ شیعہ تمام سنیوں کو دشمن علی۔ اولاد زنا مانتے ہیں ان کی نماز تک کو زنا کہتے ہیں۔ عہد مغلیہ کا چیف جسٹس

نوراللہ شوستری اہل سنت کو یوں گالی دیتا ہے۔

بغض الولی علامۃ معروفۃ — کتبت علی جبہات اولاد الزنا

من لم یوال من الانام ولیہ — سیان عند اللہ صلی او زنا

مجالس المومنین ص ۴۸۰/ج۲ فارسی)

علی ولی سے بغض کی نشانی مشہور ہے جو حرامیوں کی پیشانی پر لکھی ہوتی ہے جو لوگ حضرت علیؓ کی ولایت (حسب عقیدہ شیعہ) کے قائل نہیں۔ خدا کے ہاں برابر ہے کہ وہ نماز پڑھیں یا زنا کریں (معاذاللہ)

۷۔ تصورِ اسلام کے متعلق شیعہ عقائد

نوٹ:- ان تمام مذکورہ حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ شیعہ توحید و رسالت، قرآن کی صداقت، امت مسلمہ کی ہدایت کسی چیز پر صحیح ایمان نہیں رکھتے بلکہ مسلمانوں کو ننگی گالیاں دیتے ہیں لیکن اسلام و ایمان کے دعوے دار خوب بنتے ہیں۔ درج ذیل تصریحات سے معلوم ہوگا کہ بظاہر مسلم سوسائٹی میں رہنے اور تمام اسلامی مفادات حاصل کرنے اور مسلمانوں کو بہکانے کے لیے ظاہر اسلام کا ایک لیبل لگا رکھا ہے۔ ورنہ وہ کسی چیز کی حقانیت کے قائل نہیں۔ اسلام و ایمان دراصل مسلمان کی ایک ہی متاع عزیز ہے۔ جو دونوں کو مانے وہ مسلمان ہے جو دونوں کا انکار کرے وہ کافر ہے جو ظاہر احکام اور کلمہ شہادتین کا اقرار کرے اور دل میں ان کو نہ مانتا ہو۔ وہ بھی کافر اور منافق ہے سورت منافقوں ان کو کاذبون گویا کافر کہتی ہے۔

تغابن میں ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ - (پ ۲۸)

خدا نے تم کو پیدا کیا تو کچھ کافر ہوئے کچھ مومن

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ - (یونس ۱۰۶ پ ۱۱)

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو بشرطیکہ مسلمان بنو۔

یہاں اسلام و ایمان کو یکجا مدار توکل اور ذریعہ نجات بتایا ہے پہلی آیت میں مومن کا تقابل کافر سے ہے معلوم ہوا کہ اسلام کی نظر میں صحیح مسلمان اور مومن ایک ہی ذات کے دو نام اور ایک کاغذ کے دو صفحے اور ایک تصویر کے دو پہلو ہیں، شیعوں نے یہاں دوہرا ظلم کیا ایک تو ارکان اسلام کو ظاہر داری کہہ دیا اور ایمان سے ان کو وابستہ نہ کیا۔ الگ تھلگ مومن کہلانے لگے باقی تمام مسلمانوں کو غیر مومن گویا کافر بنا دیا۔ دوم حقیقت ایمان صرف معرفت امام کو مانا اور امامیہ کہلا کر تمام مسلمانوں کو معاذاللہ بے ایمان اور کافر جاننے لگے۔

مسئلہ نمبر ۵

اسلام ظاہرداری کا نام ہے

امام صادقؒ سے ایک آدمی نے اسلام اور ایمان کا فرق پوچھا امام نے دوسرے لوگوں کی موجودگی میں اسے کوئی جواب نہ دیا پھر پوچھا تو بھی امام نے ٹال دیا اور کہا مجھے گھر آکر ملنا چنانچہ گھر میں امام نے اسے تنہا یہ مسئلہ بتایا۔

فقال الاسلام هو الظاهر الذی علیہ الناس شهادة ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت وصیام شہر رمضان فهذا الاسلام۔ وقال الایمان معرفة هذا الامر مع هذا فان اقر بها ولم یعرف هذا الامر کان مسلما کان ضالاً۔

اسلام وہ ظاہری بات ہے جس پر لوگ ہیں، خدا کے وحدہ لا شریک ہونے کی گواہی حضرت محمدؐ کے بندۂ خدا اور رسول ہونے کی گواہی، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا یہ تو اسلام ہے اور ایمان یہ ہے

کہ تو امامت کو اس (سلسلہ اہل بیتؑ) کے ساتھ پہچانے۔ پس جس نے ظاہری اسلام کا اقرار و یقین کیا۔ اور امامت آئمہ کو نہ مانا پہچانا تو وہ مسلمان گمراہ ہوگا جسے کافر کہا جا سکتا ہے) (اصول کافی ج۲)

پتہ چلا کہ توحید و رسالت اور ارکان اسلام کا اقرار و یقین ایمان نہیں ہے۔ ایمان صرف عقیدہ امامت کو کہتے ہیں۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام تو ظاہری قول فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہونے کا کسی ایک فرقہ کیساتھ ثبوت (الشافی ج۲ ص ۲۹)۔

روایت بالا کی تشریح ملا باقر علی مجلسی نے یوں کی ہے۔

اسلام ہماں انقیاد و پیروی ظاہر است و تصدیق و اذعان قلبی دراں معتبر نیست۔

اسلام صرف ظاہری پیروی اور فرمانبرداری کا نام ہے دل سے تصدیق و یقین معتبر نہیں ہے (کافی فارسی ج۲ ص ۴۵)

مسئلہ نمبر ۵۶:۔

ثواب اسلام پر نہیں ایمان پر ملے گا

قال ابو عبد اللہ الاسلام یحقن بہ الدم و تؤدی بہ الامانۃ و تستحل بہ الفروج والثواب علی الایمان و فی روایۃ الثانی قال الایمان اقرار و عمل و الاسلام اقرار بلا عمل۔

امام صادقؑ نے فرمایا ہے اسلام کا فائدہ (صرف دنیا میں) یہ ہے کہ خون محفوظ ہو جاتا ہے۔ امانتیں واپس مل جاتی ہیں۔ عورتوں سے نکاح حلال ہوتا ہے رہا ثواب اور نجات تو وہ صرف ایمان (عقیدہ امامت) پر ملے گا اصول کافی ج۲ ص ۲۴۔

اگلی روایت میں ہے کہ ایمان اقرار و عمل کا نام ہے اور اسلام صرف اقرار بغیر عمل کا نام ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۷:

ارکان اسلام میں چھٹی ہے

۱۔ امام صادقؑ فرماتے ہیں ان اللہ عزوجل فرض علی خلقہ خمسا فرخص فی اربع ولم یرخص فی واحدۃ۔

کہ اللہ نے مخلوق پر پانچ باتیں فرض کی ہیں، ۴ میں تو نہ کرنے کی چھٹی دی ہے لیکن ایک (عقیدہ امامت) میں چھٹی نہیں دی ہے۔

۲۔ ایک شخص نے امام صادق سے پوچھا کیا اسلام و ایمان واقعی دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا ایمان اسلام میں شریک ہے اور اسلام ایمان میں شریک نہیں۔ (یعنی مسلمان تصدیق قلبی نہ کرے نہ ارکان پر عمل کرے تب بھی دعویٰ اسلام کی وجہ سے مسلمان ہے) اصول کافی ج۲ ص ۲۵۔

اگلی روایت میں ہے۔ ایمان دل کی تسکین کا نام ہے اور اسلام وہ ظاہری معاملہ ہے جس پر نکاح، وراثت، جان کی حفاظت ہوتی ہے۔ ایمان اسلام میں شریک ہے اسلام ایمان میں شریک نہیں ہے۔ ص ۲۶ ج۲۔

ان تمام حوالہ جات کا حاصل یہ ہے کہ اسلام عند الشیعہ کمتر چیز ہے۔ تسلیم اور عمل کی بھی ضرورت نہیں اگر تصدیق اور عمل ہو بھی تب بھی وہ مومن نہیں۔ کیونکہ اسلام ایمان کو اپنے ساتھ شریک نہیں کر سکتا یعنی مسلمان مومن نہیں ہو سکتا (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر ۵۸

نماز، روزہ، حج زکوٰۃ فرض نہیں

ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا مجھے دین کی وہ باتیں بتلایئے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیئے۔ اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو فرمایا پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا: فرمایا درگواہی دینا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا، اسے جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان

کا روزہ اس کے بعد آپ، کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر دوبارہ فرمایا۔ ولایت، پھر فرمایا یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے (اصول کافی ج۲ ص۲۲ و ترجمہ شافی ص۳۷ ج۲)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور ولایت اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ (الشافی ص۲۰ ج۲)

۳۔ اس روایت میں شہادتین کے اقرار کو بھی ارکان اسلام سے اڑا دیا ہے دوسری بلفظہ اسی روایت کے بعد یہ ہے کہ لوگوں نے ۴ باتیں لے لیں اور اس ولایت کو چھوڑ دیا (اصول کافی عربی ص۱۸ ج۲)

ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ عند الشیعہ ارکان اسلام کوئی ضروری اور فرض چیز نہیں ہے نہ ماننے اور عمل کرنے میں نجات و ثواب ہے نہ ترک پر کوئی گناہ اور مواخذہ ہے فریضہ خدا صرف اور صرف عقیدہ ولایت و امامت کو ماننا ہے جو مانے وہی مومن و مسلم۔ جو نہ مانے وہ بے ایمان و کافر گو باقی سب اسلام کا قائل و عامل ہو۔ لیجئے سارا قرآن و سنت اور دفتر شریعت عقیدہ امامت ایجاد کر لینے سے باطل اور منسوخ ہو گیا۔

اب شہادتین و ارکان کا اقرار صرف ظاہر بیت مفاد پرستی اور تقیہ و ملمع سازی ہے تاکہ شیعہ کو انفرادی اور اجتماعی طور پر تحریر و تقریر اور مسلم سوسائٹی پر اثر انداز ہونے کے پورے حقوق اور مواقع حاصل رہیں۔ چنانچہ ایرانی عالم علی اکبر غفاری کافی فارسی ص۳۵ ج۲ پر فرماتے ہیں۔

شہادتین در جامعہ اسلامی بجائے ہماں برگ شناسنامہ یا بقول عربہا ورقہ جنسیہ است۔

شہادتین کی ادائیگی مسلم سوسائٹی میں رہنے کے لیے ایک شناختی کارڈ یا پاسپورٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس عنوان کے حوالہ نمبر ۱ کی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے۔

ھذا ذالک الذی فرض اللہ علی العباد ولا یسئل الرب العباد

امامت ہی خدا کا وہ فرض ہے جو اس نے بندوں پر فرض کیا ہے اب خدا

یوم القیامۃ (غیر ہذا)

بندوں سے قیامت کے دن اسکے سوا اور کسی بات کا نہ پوچھے گا۔

پھر محشی اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ خدا امامت کے سوا ارکان اسلام میں سے کسی چیز کو نہ پوچھے گا۔ جیسے جو پانچ نمازیں پڑھے تو خدا نوافل کے متعلق نہ پوچھے گا اور جو زکوٰۃ واجبہ دے تو صدقات نافلہ سے نہ پوچھے گا (حاشیہ ص۲۲ ج۲۔ اصول کافی)

اس صراحت مع مثال سے معلوم ہوا کہ شہادتین، نماز، روزہ، حج زکوٰۃ کوئی بھی عند الشیعہ فرض اور مسئول نہیں۔ صرف امامت ہی فرض اور رکن ہے۔ جس کا قیامت کے دن سوال ہو گا۔ شیعہ کتاب کشف الغمہ ص۵۳۹ پر ہے۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ۲۳ ۔ یعنی ان کو ٹھہرالو، ان سے حضرت علیؓ کی ولایت کے متعلق پوچھنا ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۹:

شیعہ اہل اسلام سے جدا مذہب رکھتے ہیں

یہ بات محتاج حوالہ نہیں ہے کہ ظاہری لیبل کے طور پر شیعہ اسلام کے جن اعمال کے قائل ہیں وہ سب مسلمانوں سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔ چنانچہ کلمہ، آذان، نماز، زکوٰۃ، وقت روزہ، مناسک حج، جہاد، اتباع ہادی معصوم، علم حدیث، علم تفسیر، علم فقہ و اصول تاریخ و سیرت، سیاست معاشرت، تہواری رسوم وغیرہ ہر بات میں علیحدگی رکھتے ہیں۔ علیحدگی مانگتے ہیں، سکولوں کالجوں سے نصاب دینیات الگ کرایا اب "فقہ جعفری" کے نام سے الگ قانون چاہتے ہیں۔ زکوٰۃ و عشر کا انکار کر کے اور حدود آرڈی ننس کی مخالفت کر کے مسلمانوں سے جدا راہ اختیار کی ہے ۸۴-۸۵ء میں تمام مسلمانوں نے شریعت بل کے نفاذ و اجراء کا مطالبہ کیا تمام شیعوں نے ڈٹ کر مخالفت کی اور سوشلزم اپنانے کی دھمکی دی، خدارا انصاف سے کہیئے ان کو ملت محمدیہ اور مسلمانوں کا حصہ کیسے تصور کیا جائے جب کہ وہ خود کو "ملت جعفریہ اور شیعان علی" کہتے ہیں اور "مسلمان کہلانے" پر کبھی فخر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حسب

تصریحات بالا شیعہ اسلام میں ایمان و نجات ہے ہی نہیں ۹۸٪ مسلمان کافر و منافق ہو سکتے ہیں بلکہ ہیں جو جنس ۹۸٪ خراب ہو وہ کون خریدے دریا برد کر دی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۰، طینت۔

بدشیعہ جنتی اور نیک سنی دوزخی ہے (معاذ اللہ)

شیعہ کا عقل و نقل کے خلاف عجیب عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیعہ کیسا ہی بد اور بد عمل ہو بہر حال جنتی ہے اور غیر شیعہ کتنے ہی قرآن و سنت کے مطابق مومن اور نیک ہوں۔ وہ دوزخی ہیں (معاذ اللہ)

اس پر بہت سی روایتیں دال ہیں۔ صرف دو حاضر ہیں۔

۱۔ اصول کافی ص ۴ ج ۲، کتاب الایمان والکفر باب طینۃ المومن والکافر میں ہے۔

"عبداللہ بن کیسان نے امام جعفر صادقؒ سے کہا میں آپ پر قربان جاؤں آپ کا غلام اور محب ہوں۔ میں پہاڑ میں پیدا ہوا، ایران کی سرزمین پر پرورش پائی تجارتی وغیرہ کاموں میں میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں، میں بہت سے لوگوں سے ملتا ہوں، تو ان کو اہل خیر نیک چال، خوش خلق، کثیر الامانت پاتا ہوں پھر میں (شیعہ ہونے کی وجہ سے) ٹوہ لگاتا ہوں تو تمہاری دشمنی پاتا ہوں اور کچھ ایسے لوگوں سے ملتا ہوں، جو بد خلق، بے امانت، فسادی، فاسق اور خبیث (محشی نے ازعارہ کا ترجمہ یہی کیا ہے) ہوتے ہیں جب ان کی تفتیش کرتا ہوں تو ان کو آپ کا شیعہ اور دوست پاتا ہوں تو اتنا فرق کیوں ہے؟ تو امام نے فرمایا اے ابن کیسان تجھے معلوم نہیں کہ اللہ نے ایک مٹی جنت سے لی اور ایک مٹی دوزخ سے لی۔ پھر دونوں کو رلا ملا دیا پھر اس کو اس سے اور اس کو اس سے جدا کیا تو جو کچھ ان سنیوں میں تو نے امانت خوش خلقی اور نیکیوں کی شکل اور روش دیکھی تو وہ جنت کی مٹی لگنے کی وجہ سے ہے پھر وہ اصل پیدائش (دوزخ) میں لوٹ جائیں گے۔ اور جو کچھ ان شیعوں میں تو نے بے ایمانی بد خلقی اور فسق و فساد اور پلیدی دیکھی ہے۔ وہ دوزخ کی مٹی لگنے کی وجہ سے ہے پھر وہ اصل پیدائش (جنت) کی طرف چلے جائیں گے۔

۲۔ ابویعفور کہتا ہے میں نے جعفر صادقؒ سے کہا۔ میں لوگوں میں گھلا ملا رہتا ہوں میرا تعجب ان لوگوں پر بہت زیادہ ہوتا ہے جو تمہاری ولایت نہیں مانتے اور فلاں فلاں (حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ) کو خلیفے مانتے ہیں۔ ان میں بڑی امانت سچائی اور وفاداری کی عادات ہیں۔ اور جو لوگ آپ لوگوں کو خلیفے اور امام مانتے ہیں ان میں امانت اور وفاداری اور سچائی بالکل نہیں ہے؟

امام صادق نے (یہ سنا) تو سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور غضب ناک میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

لا دین لمن دان اللہ بولایۃ امام لیس من اللہ ولا عتب علی من دان بولایۃ امام من اللہ	جو خدا کے نہ بنائے ہوئے امام سے محبت کر کے خدا کے دین پر چلے اس کا دین کوئی منظور نہیں۔ اور جو خدا کے بنائے ہوئے امام سے محبت کر کے کسی دین پر چلے اس پر کوئی گرفت نہیں۔
(اصول کافی کتاب الحجہ ص ۲۳۷ ج ۱ طبع لکھنؤ)	

اس عقیدہ نے خدا کے عدل و انصاف، علم و خلق میں کمال اور جزاء اعمال کو ختم کر دیا (معاذ اللہ)۔

مسئلہ نمبر ۶۱:۔

عزاداری جنت واجب کر دیتی ہے

شیعہ کے ادیب اعظم ظفر حسن "عقائد الشیعہ" میں لکھتے ہیں۔

عزاداری امام مظلوم حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام شیعوں کی رگ حیات ہے اور ان کے (خود ساختہ) مذہب کی حقانیت کا بہترین ثبوت وہ اپنی جان و مال و آبرو ہر شے عزاداری کو برقرار رکھنے کے لیے قربان کرنے کے لیے تیار رہے ہیں اور بڑی قربانیاں دینے کے بعد انہوں نے اس کو قائم کیا ہے (واقعی مذہب شیعہ یہی ہے لیکن حضرت رسولؐ اور اہل بیت کے دین کے لیے نہ کچھ قربان کیا نہ اسے قائم کیا) وہ عزاداری سے متعلق ہر شے کو مقدس و متبرک جانتے ہیں اگر وہ تعلیمات اہلبیتؑ

کے مطابق کفر وشرک اور بدعت وبت پرستی ثابت ہوں)

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ غم حسین ہیں جو بندہ روئے یا رلائے یا رونے والوں کی سی صورت بنائے تو جنت اس پر واجب ہے (عقائد الشیعہ عقیدہ نمبر۲۴ ص۱۰۸ طبع کراچی)

جلاء العیون ص۴۰۳ پر ہے "حضرت (صادق) نے فرمایا جو شخص امام حسین کے مرثیہ ہیں ایک شعر پڑھے اور روئے اور دوسرے کو رلائے حق تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کرتے ہیں اور اس کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔ بروایت دیگر اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (قمی وجلاء العیون ص۶)

یہی وہ سستا سودا ہے کہ عشرہ محرم ہیں تمام شرابی بدکار، جوئے باز، فلم بین و فلم ساز (جرائم پیشہ) اپنے اڈے بند کرکے اپنے جیسے فاسق ذاکر ومجتہد سے گناہ بخشوانے اور جنت کا ٹکٹ لینے آجاتے ہیں۔ پھر دس دن کے بعد دراصل گناہوں کے اس نئے لائسنس سے سال بھر خوب گناہ کرتے ہیں دین خدا سے عزاداری کے نام پر اس سے بڑا مذاق کیا ہو سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۲:-

شیعہ خدا کے نور سے پیدا ہوئے وہ شفیع المذنبین ہیں

۱۔ ابوبصیر جس کے منہ ہیں کتے پیشاب کرتے ہیں (رجال کشی ص۱۱۵) وہ امام صادق پر یوں افترا باندھتا ہے کہ آپ نے فرمایا۔

شیعتنا من نور الله خلقوا	(ہماری طرح) ہمارے شیعہ بھی خدا کے
والیہ یعودون والله انکم	نور سے پیدا ہوئے اسی کی طرف لوٹیں
الملحقون بنا یوم القیامة	گے اللہ کی قسم اے شیعو تم قیامت
وانا نشفع فنشفع و والله انکم	کے دن ہمارے ساتھ ہو گئے سنو خدا
تشفعون فتشفعون (علل الشرائع	ہم شفاعت کریں گے تو منظور ہوگی

سلہ کشف الحقائق ص۴۲۸

للشیخ الصدوق) خدا کی قسم تم بھی شفاعت کرو گے تو تمہاری شفاعت بھی منظور ہوگی۔

۲۔ باقر علی مجلسی نے ابن بابویہ کے حوالہ سے ایک ایک شیعہ کا ستر ہزار پڑوسیوں اور رشتہ داروں کا شفیع اور مقبول الشفاعت ہونا لکھا ہے (حق الیقین وکشف الحقائق ص۴۳۲)

غلو کا کیا ٹھکانہ، حضرت آدمؑ اپنی اولاد انبیاء کرام علیہم السلام سمیت مٹی سے پیدا ہوئے تھے خیر سے یہ غیر انسانی شیعہ مخلوق خدا کے نور سے پیدا ہوکر اپنے اماموں کے ساتھ مل کر برابر ہیں ہوگئی اور حضورؐ کا تاج شفاعت چھین کر اپنے سر پر سجالیا۔ کہ ایک ایک شیعہ ۷۰ ہزار گناہگاروں کی شفاعت کر رہا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ شفاعت کریں گے کس کی؟ خود تو مغفور اور جنتی ہیں۔ ان کا کوئی سنی رشتہ دار یا دوست شفاعت کے قابل نہیں۔ امام جعفرؓ سے منقول ہے کہ مومن اپنے دوست کی شفاعت کرے گا لیکن اگر وہ ناصبی ہوا تو منظور نہ ہوگی کیونکہ اگر ناصبی سنی کے لیے تمام پیغمبر اور مقرب فرشتے سفارش کریں گے تو بھی قبول نہ ہوگی (حق الیقین ص۱۳۸/۲۷ از علامہ شبر شاہ)

مسئلہ ۶۳:

مذہب شیعہ کے ۹/۱۰ حصے چھپانا واجب ہے

مذہب شیعہ اس قدر خرافات اور واہیات کا مجموعہ ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس ہیں اتنا زہر اگلا گیا ہے کہ اس کا اظہار کسی صورت ہیں مناسب نہیں۔ خود اماموں نے شیعہ کو یہ تعلیم دی ہے کہ ۹/۱۰ حصے مذہب کفر کو چھپائے رکھو صرف دسواں حصہ اسلامی اعمال منافقانہ ظاہر کرتے رہو تاکہ لوگ تمہیں مسلمان سمجھیں اور تکلیف نہ پہنچائیں مشتے نمونہ از خروارے چند جعفری حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ان تسعة اعشار الدین	دین کے ۹/۱۰ حصے چھپانے واجب ہیں
فی التقیة ولا دین لمن لا تقیة	جو شخص تقیہ نہ کرے وہ بے دین اور
لہ (اصول کافی ص۲۱۷ ج۲)	لا مذہب ہے۔
۲۔ اتقوا علی دینکم فاحجبوه	اپنے دین کو (لوگوں سے) بچاؤ اور

بالتقیۃ فانہ لاایمان لمن لاتقیۃ لہ ۔ ایضاً ۲۱۸ — تقیہ کے پردے میں چھپا دو کیوں کہ تقیہ نہ کرنے والا بے ایمان ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۴۔

شیعہ مذہب ظاہر کرنیوالا ذلیل ہے

۱۔ امام جعفر نے فرمایا یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ و من اذاعہ اذلہ اللہ — اے سلیمان تم جس دین (شیعہ) پر ہو جو اسے چھپائے گا۔ خدا اسے عزت دے گا اور جو پھیلائے گا خدا اسے ذلیل کرے گا (ایران کی مثال واضح ہے)

اصول کافی ج۲ باب الکتمان

۲۔ اے معلیٰ ہماری امامت چھپاؤ ظاہر نہ کرو کیونکہ جو اسے چھپاتے گا اور شائع نہ کرے گا اسے خدا دنیا میں عزت دے گا آخرت میں نورانی آنکھوں کے ذریعے جنت تک پہنچائے گا۔ اے معلیٰ جو امامیہ مذہب ظاہر کرے گا۔ چھپاتے گا نہیں خدا اسے ذلیل کرے گا آخرت میں بینائی سلب کر کے اندھیرے دوزخ میں پھینکے گا تقیہ ہی میرا دین ہے اور میرے باپ دادے کا مذہب تھا جو تقیہ نہ کرے بے دین ہے اے معلیٰ خدا کو پسند ہے کہ (شیعہ) اس کی پوشیدہ عبادت کریں جیسے اسے یہ پسند ہے کہ (باقی مسلمان) اس کی اعلانیہ عبادت کریں، اے معلیٰ ہمارے مذہب کو پھیلانے والا گویا منکر ہے (ایضاً ص۲۲۴ ج۲)

مسئلہ نمبر ۶۵۔

عقیدہ امامت ناقابل تبلیغ راز ہے

امام باقر نے فرمایا خدا کا حضرت علیؓ و آئمہ کو امام بنانا ایک راز تھا جو صرف حضرت جبریل کو پوشیدہ بتایا تھا۔ حضرت جبریلؑ نے صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا حضرت رسولؐ نے صرف حضرت علیؓ کو بتایا تھا (یعنی جبرئیل رسول اللہ اور علیؓ کے سوا کسی فرشتے، پیغمبر اور صحابی و اہل بیت کو اس کا پتہ تک نہ دیا گیا) حضرت علیؓ نے یہ راز ان کو بتایا جن کو خدا نے چاہا (یعنی حضرت حسنؓ

و حسینؓ) پھر تم اس کو مشہور کر رہے ہو کون ہے جس نے سن کر ایک حرف بھی بچایا ہو۔ (ایضاً ص۲۲۴) یہ ڈانٹ مختار ثقفی کے پیروکاروں کو ہے جنہوں نے شیعہ کہلا کر گلی کوچوں اور بستیوں میں امامیہ مذہب پھیلانا شروع کر دیا پر امام صادقؒ نے ان کی مذمت فرمائی (ص۲۲۳) تعجب ہے شیعہ آج بھی مختاری ہیں جعفری ہرگز نہیں۔

۲۔ امام جعفر صادق نے فرمایا ہمارا عقیدہ امامت پوشیدہ بات ہے۔ خدا و رسول آئمہ کی طرف سے شیعہ لوگوں کو پابند معاہدہ کیا گیا ہے کہ وہ اسے غیروں سے چھپا کر رکھیں جو اسے ظاہر کرے گا خدا اسے ذلیل کرے گا (اصول کافی ص۲۲۶ ج۲ مع حاشیہ)

مسئلہ نمبر ۶۶۔

ظہور مہدی تک شیعہ مذہب چھپانا امامیہ پر فرض ہے

بہت سی حدیثیں اس پر دال ہیں کہ مذہب چھپا کر رہنے اور ضمیر کے خلاف بات کرنے (جھوٹ بولنے) کا یہ تقیہ امام مہدی کے آنے تک واجب ہے۔ جو ان سے پہلے کسی عنوان سے مذہب شیعہ کی تشہیر کرے۔ وہ فتویٰ امام میں بے دین بے ایمان، تارک مذہب اور بقول شیخ صدوق خدا اور رسول اور امامیہ دین سے خارج ہے (اعتقادیہ شیخ صدوق) امام صادق نے فرمایا ہے کلما تقارب ھذا الامر کان اشد للتقیۃ۔ جوں جوں یہ معاملہ (خروج قائم حاشیہ) نزدیک آئے گا۔ تقیہ شدید کرنا ہوگا (اصول کافی ص۲۲۰ ج۲)۔

کاش مسلم کش ایرانی اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ والے پاکستانی یہ ناجائز تبلیغ تشیع چھوڑ کر مسلمان ہوتے امام کو نہ جھٹلاتے؟

٨ر آخرت اور جزا سزا کے متعلق عقائد

مسئلہ نمبر ٦٧ـ

قیامت سے پہلے ایک اور قیامت رجعت ہوگی

شیعوں کا عقل و نقل کے خلاف ایک عجیب عقیدہ یہ بھی ہے کہ اصل قیامت سے پہلے دو بارہ خدا رسول اللہ کو بھیجے گا اور آلِ محمد کے تمام ظالموں کو بھی زندہ کرے گا۔ اور امام مہدی غار سے باہر تشریف لے آئیں گے۔ وہ ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی لاش مبارک نکال کر حد لگانا اور بقول شیعہ فاطمہؓ کا بدلہ لینا وغیرہ ہفوات کچھ ہم پیش کر چکے ہیں اور کچھ تفصیل آپ درج ذیل روایت میں دیکھیں۔

بعد از سہ روز امر فرماید کہ دیوار	قائم مہدی جب مدینہ آئے گا تو حکم دے
بشگافند ہر دو را از قبر بیروں آورند پس	گا کہ روضہ اقدس کی دیوار ڈھا دو دونوں
ہر دو را بابدن تازہ بدر آورد بہماں صورت	(ابوبکر و عمرؓ) کو قبر سے نکالو پس وہ دونوں
کہ داشتہ اند پس بفرماید کہ کفنہا را	کو انہی تازہ بدنوں کے ساتھ باہر نکالیں
از ایشاں بدر آورند و بکشائند و ایشاں	گے جیسے ان کو صحابہؓ نے قبر میں رکھا تھا
را بحلق کشند بر درخت خشکے۔	(سبحان اللہ) پھر قائم مہدی حکم دے گا
(حق الیقین مجلسی ص ٣٦١ ج ٢	ان کے کفن پھاڑو باہر نکالو اور خشک
در اثبات رجعت)	درخت پر لٹکا دو (قدرت خدا سے وہ
	درخت ہرا ہو جائے گا)

سید ظفر حسن عقائد الشیعہ ص ٥٦ عقیدہ رجعت کے تحت لکھتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت صغریٰ میں جو قیامت کبریٰ سے پہلے ہوگی کچھ لوگ زندہ کیے جائیں گے یہ زمانہ حضرت حجت کے ظہور کا ہوگا جن لوگوں نے آلِ رسول پر ظلم کیا ہوگا ان سے بدلہ لیا جائے گا۔

پھر اس پر کچھ آیات سے استدلال کیا ہے۔ حالانکہ وہ سب قیامت سے متعلق ہیں۔ یا حضرت موسیٰ و عیسیٰؑ کے معجزات ہیں۔ شیعہ نے یہ من گھڑت عقیدہ صرف شیخین اور صحابہؓ دشمنی میں تراشا ہے۔ گویا خدا قیامت کے دن قادر نہیں کہ ظالموں سے بدلہ لے اس لیے قائم مہدی نئی قیامت برپا کریں گے اور روضہ اقدس ڈھاتے اور دائمی ساتھیوں کو نکالتے وقت ان کو رسول اللہ کا بھی ذرا شرم و لحاظ نہ آئے گا۔

مسئلہ نمبر ٦٨ـ

امام مہدیؒ غار میں ہیں جب وہ نکلیں گے تو ٣١٣ مومنوں کے علاوہ تمام سابق پیغمبران کی امداد کریں گے

شیعوں کا یہ دیو مالائی الف لیلیٰ کی سی کہانی والا بنیادی عقیدہ ہے کہ قائم مہدی ٢٥٥ھ میں پیدا ہوئے جعفر کذاب چچا کے خوف سے قرآن اور آلات امامت تابوت سکینہ عصا موسیٰ وغیرہ لے کر ٥ سال کی عمر میں سر من رای کی غار (عراق) میں چھپ گئے تاہنوز زندہ اور غائب ہیں، قرب قیامت میں تشریف لا کر دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

١۔ سب سے پہلے جبریل امین بحکم رب العالمین حضرت (قائم مہدی) کی بیعت کریں گے ان کے بعد تین سو تیرہ شیعان اہل بیت بیعت کریں گے چند روز حضرت توقف فرمائیں گے یہاں تک کہ ١٠ ہزار آدمی حضرت کی بیعت میں آ جائیں گے۔ (عقائد الشیعہ ظفر حسن ص ٥٨)۔

٢۔ منتخب البصائر میں امام باقر سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

ولیبعثنھم اللہ احیاء من	حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمدؐ
آدم الی محمد کل نبی مرسل	تک خدا تمام پیغمبروں کو زندہ کر اٹھائے
یضربون بین یدی بالسیف الی	گا وہ امام مہدی کی نصرت کے لیے
ان یلبون زمرۃ بالتلبیۃ وقد	آپ کے سامنے تلبیہ پڑھتے ہوئے
شھروا سیوفھم علی عواتقھم	تلواریں کندھوں پر لٹکائے کافروں اور

لیضربون بہا ھام الکفرۃ و جبابرتھم۔ اور جابروں کی کھوپڑیوں پر ماریں گے۔

(حق الیقین ص۶ ج۲ بحث رجعت)

تبصرہ یہ سارا ڈرامہ اس لیے بنایا ہے کہ ہزاروں برس سے ۳۱۳ مومنوں کی انتظار میں غار میں چھپے رہنے کے بعد جب قائم مہدی باہر تشریف لائیں گے۔ تو ان ۳۱۳ سے بھی معرکہ سر نہ ہو سکے گا۔ لامحالہ خدا حضرت جبریل اور سوا لاکھ سابق پیغمبروں کو بھیج کر ننگے مہدی (حق الیقین ص۳۴۷ ج۲) کی بعیت کرا کر کفار سے لڑائے گا۔ اور کفر و ظلم کا خاتمہ ہو گا لیکن پتہ نہیں اس دور کے کروڑوں دعویدار شیعہ محروم الایمان ہوں گے اور کفار بن کر خود امام مہدی سے لڑیں گے جیسے ہر دور میں اپنے امام سے لڑتے رہے۔ یا کسی آسمانی آفت سے ختم ہوں گے۔ کیونکہ اصحاب مہدی میں ۳۱۳ مومنوں سے زیادہ کا ذکر کسی صحیح روایت میں نہیں۔ کافی ص۳۷ ج۱ میں ہے کہ قائم کے ساتھ نفر لیسر چند آدمی ہوں گے۔ ایک بڑی خلقت امتحان اور چھانٹی میں سے نکل جائے گی۔ ظفر حسن نے ۱۰ ہزار کا دعویٰ غلط کیا ہے لیکن بقول خود موجودہ ۱۰ کروڑ شیعوں کے مومن نہ ہونے پر اتنی بات بھی کافی ہے

نوٹ:۔ زندہ مہدی در غار" کا یہ شیعہ عقیدہ بالکل خلاف اسلام ہے قرآن و سنت سے کوئی دلیل اس پر نہیں، البتہ سنی مسلمانوں کے عقیدہ میں ایک بزرگ حضرت محمد بن عبداللہ از اولاد حسن مجتبیٰؓ قرب قیامت میں پیدا ہو کر بڑے ہونگے پھر جب پہچانے جائیں گے تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تشریف آوری ہو گی۔ دجال اور یہودیوں کا خاتمہ ہو گا۔ ان کی پیش گوئی ہماری احادیث میں ہے۔ ان کو مہدی کا لقب دیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۹:۔

روز قیامت کی جزا سزا سے شیعہ بے فکر ہیں

قرآن کریم آخرت کی سزا و گرفت سے ہر کسی کو ڈراتا ہے قیامت کی غرض ہی لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿طٰہٰ﴾ (تاکہ ہر جی اپنی اچھی بری کمائی کا بدلہ پالے) بتلائی ہے۔ سورت معارج میں مومنین کاملین اور نمازیوں کی صفتیں یہ بیان فرمائی ہیں۔

"وہ بدلے کے دن کی تصدیق کرتے ہیں اور اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں یقیناً ان کے رب کا عذاب بے فکر کرنے والا نہیں"

قرآن کے برخلاف شیعہ عقیدہ ملاحظہ ہو۔

۱۔ امام صادق نے صفوان بن مہران جمال نے کہا۔ میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ہمارے شیعہ جنتی ہیں" حالانکہ شیعہ میں بہت سے لوگ وہ ہیں جو بڑے گناہ کرتے ہیں اور بے حیائی (زنا) کے مرتکب ہوتے ہیں اور شرابیں پیتے ہیں اور دنیا میں ہر قسم کی لذتیں اڑاتے ہیں تو امام نے فرمایا نعم ھم اھل الجنۃ ہاں شیعہ جنتی ہیں۔ ہمارا شیعہ بیماری، قرض، موذی پڑوسی، بری بیوی سے مبتلا ہونے کی وجہ سے گناہوں سے پاک ہو کر مرتا ہے۔ میں نے کہا بندوں کے حقوق اور مظالم کا حساب تو یقینی ہے۔ فرمایا خدا نے مخلوق کا حساب قیامت کے دن محمدؐ و علیؓ کے حوالے[1] کر دیا ہے تو ہمارے شیعوں کے باہمی گناہوں کو وہ خمس سے بدلوا دیں گے اور جو حقوق اللہ ہوں گے وہ بخش دیں گے یہاں تک ہمارا کوئی شیعہ آگ میں داخل نہ ہو گا (مجالس المومنین شوشتری ص۳۹۱ ج۱۔ ترجمہ صفوان جمال)

۲۔ امام جعفرؒ کے سامنے سید اسماعیل حمیری شاعر کا بار بار ذکر ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے حضرت نے فرمایا اس پر خدا کی رحمت ہو۔ خدا کے سامنے محب علی کے گناہوں کو بخشنا کیا مشکل کام ہے؟ (مجالس المومنین ص۵۱۴ ج۲)

مسئلہ نمبر ۷۰:۔

مسیحی کفارہ کی طرح امام رضا نے شیعوں کی جان بچائی

عن ابی الحسن علیہ السلام	امام ابوالحسن نے فرمایا اللہ شیعوں پر
قال ان اللہ غضب علی الشیعۃ	(قتل حسین کرنے اور کبائر کا مرتکب ہونے
فخیرنی نفسی اوھم فوقیتھم	کی وجہ سے) غضب ناک ہوا پس مجھے

[1] یہ بھی قرآن کا انکار ہے خدا فرماتا ہے۔ یہ ہمارے پاس لوٹیں گے ہم ہی انکا حساب لیں گے (غاشیہ پ۳۰)

واللہ بنفسی۔ (اصول کافی ج ۱ کتاب الحجۃ ص ۱۵۹ طبع لکھنو۔ اختیار دیا کہ یا تو میں اپنی جان دے دوں یا شیعہ ہلاک کر دیئے جائیں گے اللہ کی قسم اب میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچایا ہے۔

سبحان اللہ کرے کوئی، بھرے کوئی۔ خدا شیعوں کے جرم میں ان کے امام کو ہلاک کر رہا ہے آخر اس میں اور عیسائیوں کے عقیدہ کفارہ (کہ یسوع مسیح نے سولی پاکر تمام عیسائیوں کو بخشوا دیا) میں کیا فرق ہے ؟

مسئلہ نمبر ۷۱۔

ایک بدکار شیعہ کے بدلے ایک لاکھ سنی جہنم میں جائینگے

واتقوا یوما لا تجزی الآیہ کی تفسیر میں امام صادق سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک شیعہ ہمارا ایسا لایا جائے گا جس نے اعمال صالحہ کچھ بھی نہ کیئے ہوں گے مگر ہماری دوستی اس کے دل میں موجود ہوگی اور اس کا ایک لاکھ ناصبیوں (ناصبی وہ سنی ہے جو حضرت علی رض پر خلفاء ثلاثہ کو فضیلت دیتا ہے (مجالس المومنین ص ۳۸۲ ج ۱۷) کے مابین کھڑا کیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ چونکہ تو امامت کا قائل تھا اس وجہ سے یہ ناصبی تیرے عوض جہنم میں بھیجے جاتے ہیں (ضمیمہ ترجمہ مقبول پ ۱ بحوالہ کشف الحقائق ص ۶۵)

۹۔ حقیقتِ تشیع کے متعلق عقائد

مسئلہ نمبر ۷۲۔

قرآن میں شیعہ اماموں کا نام تک نہیں

عالم اسلام کا بدترین دشمن سفاح خمینی قائد انقلاب ایران سوال جواب بنا کر لکھتا ہے۔

سوال : جب امامت کا عقیدہ دین کا بنیادی عقیدہ ہے اور حضرت علی اللہ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں تو خدا نے قرآن میں ان کا نام کیوں ذکر نہ کیا تاکہ جھگڑا ہی نہ رہتا (کشف الاسرار ص ۱۱۲)۔

جواب ۱ (از خمینی) اگر قرآن میں امام کا نام ذکر ہوتا تو بھی وہ لوگ (ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) جو سالہا سال تک حکومت کی لالچ میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکے ہوئے تھے (کیا دین پر ایمان و استقامت نے ان کو خلافت کا اہل بنا دیا تھا ؟) ان سے یہ توقع نہ تھی کہ وہ قرآنی ارشاد پر اپنی کرتوتوں سے باز آتے بلکہ ہر ممکنہ حیلے سے اپنے لیے مقصد برآری کے راستے نکالتے اس صورت میں تو مسلمانوں کے درمیان ایسے شدید اختلاف کا امکان تھا کہ اسلام کی پوری عمارت ہی منہدم ہو جاتی اس لیے کہ وہ لوگ جب یہ دیکھتے کہ اسلام کے نام سے ان کا کام نہیں چلتا تو اسلام کے خلاف ایک جماعت بنا دیتے (کشف الاسرار ص ۱۱۳)۔

(معلوم ہوا کہ قرآن میں علی رض کا نام نہ ہونے کی یہ برکت ہے کہ مسلمانوں میں شدید اختلاف نہیں ہے۔ اسلام کی عمارت مضبوط قائم ہے اسلام کے خلاف صحابہ رض نے کوئی جماعت نہ بنائی اور اسلام نے ہی ان کے کاموں کو چلایا اور مقاصد میں کامیاب کیا۔ دشمن کی گواہی سب سے بڑی شہادت ہے)

جواب ۲ :۔ اگر قرآن میں امام کا نام ذکر ہوتا تو وہ لوگ جن کو محض دنیا و ریاست ہی کی خاطر قرآن و اسلام سے سروکار تھا۔ اور قرآن کو اپنی فاسد نیتوں کی تکمیل کا ذریعہ بنایا تھا۔ ایسے لوگ قرآن سے وہ آیت جس میں حضرت علی رض کا نام ہوتا ہی نکال دیتے اور کتاب آسمانی میں تحریف کر دیتے (کشف الاسرار ص ۱۱۴)۔

خمینی کی حق گوئی سے پتہ چلا کہ صحابہ کرام کو قرآن و اسلام سے پورا سروکار تھا۔ کتاب آسمانی میں کسی قسم کی تحریف نہیں کی نہ کوئی آیت نکالی۔ وہ قرآن و اسلام کے پورے مبلغ تھے ہاں ۱۴۰۰ سو سال بعد خمینی کو ان کی بدنیتی اور دنیا و ریاست کی محبت کا علم ہو گیا۔ کیونکہ چور دوسروں کو چور ہی جانتا ہے (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر ۷۳ :۔

آئمہ معصومین اپنے شیعوں میں اختلاف ڈالتے تھے

۱۔ اصول کافی ج ۲ ص ۶۷ طبع ایران میں ہے زرارہ کہتا ہے میں نے امام باقر سے

ایک مسئلہ پوچھا مجھ کو انہوں نے ایک جواب دیا پھر ایک اور شخص نے آکر یہی مسئلہ پوچھا اس کو میرے جواب کیخلاف جواب دیا پھر تیسرے شخص نے آکر وہی مسئلہ پوچھا۔ امام نے اس کو ہم دونوں کیخلاف جواب دیا جب وہ دونوں چلے گئے میں نے کہا اے فرزند رسول اللہ! یہ دونوں شخص عراقی اور آپ کے شیعے ہیں۔ دونوں تم سے ایک ہی مسئلہ پوچھنے آئے تم نے ایک کو کچھ جواب دیا دوسرے کو اس کے خلاف جواب دیا۔ تو فرمایا اے زرارہ! یہی اختلاف سازی ہمارے اور تمہارے لیے بہتر ہے اور اس میں ہماری اور تمہاری بقا ہے۔

اگر تم ایک مذہب پر متفق ہو جاؤ تو سب آدمی تصدیق کر لیں گے کہ تم ہمارے خلاف کہتے ہو تو اس میں ہماری اور تمہاری بقا کم ہو جائے گی پھر زرارہ نے کہا میں نے امام جعفر صادقؒ سے ایک مرتبہ پوچھا کہ تمہارے ایسے شیعہ بھی جو تمہارے حکم پر آگ اور برچھیوں میں چلے جائیں۔ تمہارے پاس سے مختلف تعلیم لے کر نکلتے ہیں تو امام جعفر صادق نے مجھ کو وہی جواب دیا جو ان کے باپ امام باقر نے دیا تھا۔ (کہ اگر ہم اختلافات نہ پھیلائیں تو ہماری اور تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جائے) (اصول کافی ج ا ص ۶۷)

ع دل فریبوں نے کہی جس سے نئی بات کہی — ایک سے دن کہا اور دوسرے سے رات کہی

۲۔ اصول کافی میں روایت ہے کہ کچھ لوگ امام جعفر صادق کے پاس آئے اور کہا کہ ابو یعفور وغیرہ آپ کے متعلق مشہور کرتے ہیں کہ آپ خدا کے مقرر کردہ مفترض الطاعۃ امام ہیں؟ کیا ایسا ہی ہے؟ امام نے فرمایا خدا کی قسم وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے ایسا ہرگز ان کو نہیں کہا ہے۔ خدا ان کو اور مجھے کہیں جمع نہ کرے۔ اس سے پتہ چلا کہ مذہب شیعہ اور عقیدہ امامت کی بر سر عام امام تکذیب کرتے ہیں۔ اور بقول شیعہ تنہائی میں ان کو یہ سبق پڑھاتے ہیں۔ اسی لیے شیعہ مذہب مجموعہ اضداد ہے اور اصول و فروع کو تصدیق کے ساتھ اصحاب آئمہ نے بھی نقل نہیں کیا۔ مجتہد دلدار علی نے اساس الاصول ص ۵۱ میں تصریح کی ہے۔

ع جس کی تابعداری نبی کی طرح فرض ہو۔

مسئلہ نمبر ۷۴:۔

آئمہ دوغلی پالیسی رکھتے تھے کہ امام ابو حنیفہؒ کی منہ پر تعریف کی بعد میں غیبت کی

کافی کتاب الروضہ میں محمد بن مسلم سے طویل حدیث مروی ہے۔ کہ میں نے امام جعفر صادق کو ایک عجیب خواب سنایا۔ امام ابو حنیفہؒ پاس بیٹھے تھے۔ امام نے فرمایا ان کو سناؤ یہ تعبیروں کے عالم ہیں۔ میں نے فرمایا کہ میں (خواب میں) اپنے گھر میں داخل ہوا میری بیوی میرے پاس آئی کچھ اخروٹ توڑے اور مجھ پر پھینک دیئے۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا تجھ کو اپنی بیوی کی وراثت لینے کی بابت لڑائی جھگڑا کرنا پڑے گا۔ اور بہت مشقت کے بعد انشاء اللہ تیری حاجت پوری ہوگی یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اصبت واللہ یا ابا حنیفہ۔ خدا کی قسم ابو حنیفہ! تو نے تعبیر درست بتائی۔ جب امام ابو حنیفہ چلے گئے تو میں نے کہا کہ مجھے اس سنی کی تعبیر پسند نہیں ہے امام نے فرمایا اے ابن مسلم خدا تجھے کوئی تکلیف نہ دے۔ ان کی اور ہماری تعبیریں ملتی نہیں ہیں۔ اور تعبیر وہ نہیں جو اس نے بتائی ہے میں نے کہا آپ نے تو اسے صحیح فرمایا تھا امام نے کہا ہاں میں نے اس بات پر قسم کھائی کہ وہ غلطی تک پہنچ گئے اس دھوکہ بازی اور منافقت پر کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

میرے آگے میری تعظیم ہے تعریف بھی ہے — پیچھے بد کیوں نہ کہیں غیر کی تالیف بھی ہے

مسئلہ نمبر ۷۵:۔

آئمہ علم نجوم کو سچا مانتے تھے

اسلام نے کہانت، غیب دانی کے دعاوی اور علم نجوم کے ذریعے کائنات میں تغیر و تاثیر کے جاہلی عقیدوں کی بیخ کنی کر دی تھی لیکن شیعہ اب بھی ان امور کو برحق مانتے ہیں دنوں اور اوقات کی سعادت و نحوست کے قائل ہیں۔ انکی زنجانی وغیرہ جنتریاں ایسی بے ہودہ باتوں سے بھری ہوئی ہیں علم نجوم کی تعلیم و حقانیت کی نسبت امام جعفر صادقؒ کی طرف بھی کر دی ہے۔

مُعلیٰ بن خُنیس کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا کیا نجوم حق ہے انہوں نے کہا ہاں حق ہے اللہ نے مشتری ستارے کو آدمی کی صورت میں زمین پر بھیجا تھا اس نے عجم کے ایک شخص کو شاگرد بنا کر علم نجوم سکھا دیا پھر ایک دوسرے ہندی شخص کو سکھا دیا اور خود مر گیا اس ہندوستانی نے وہ علم اپنے گھر والوں کو سکھا دیا اب یہ علم اسی ملک میں ہے (روضہ کافی ص۱۵۳ طبع ہند)

دوسری روایت میں ہے کہ امام جعفر سے علم نجوم کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا۔

لا یعلمها الا اهل بیت	اسے عرب کے ایک خاندان (سادات
من العرب و اهل بیت من الهند	رسول) اور ہندوستان کے ایک خاندان
(کافی)	(جوتشی پنڈت) کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

کتاب الروضہ میں حمران بن اعین سے روایت ہے کہ امام جعفر نے فرمایا جو شخص ایسے وقت میں سفر کرے یا نکاح کرے۔ کہ قمر عقرب میں ہو وہ بھلائی نہ پائے گا اور باقر علی مجلسی نے حیات القلوب ج۱ باب فصل پنج ص۶۱ میں ہر مہینہ کے آخری چہار شنبہ کو تحت الشعاع اور منحوس کہا ہے (بحوالہ نصیحۃ الشیعہ ص۳۸)

مسئلہ نمبر۷۶:-

آئمہ جھوٹے فتووں سے حرام کو حلال بنا دیتے تھے

فروع کافی کتاب الصید میں ابان بن تغلب سے روایت ہے۔

قال سمعت ابا عبد الله	میں نے امام جعفر صادقؒ سے سنا فرماتے
علیه السلام یقول کان ابی علیه	تھے میرے باپ بنو امیہ کے زمانے
السلام یفتی فی زمن بنی امیة	میں یہ فتویٰ دیتے تھے کہ جس جانور کو باز
ان ما قتل البازی والصقر	اور شکرا شکار کرے وہ حلال ہے میرے
فهو حلال وکان یتقیهم وانا	باپ نے تقیہ کر کے غلط فتویٰ دیا میں
لا اتقیهم	تقیہ نہیں کرتا (ایسے شکار کو حرام کہتا ہوں)

پتہ چلا کہ امام باقر مدۃ العمر لوگوں کو حرام شکاروں کا گوشت کھلاتے رہے صاحبزادہ

صاحب نے باپ کی غلطی کو ظاہر کر کے تقیہ کے پردے میں بھی چھپا دیا۔ حالانکہ اس مسئلہ میں تقیہ کی کیا ضرورت تھی؟ سعید بن جبیر مجاہد ضحاک سدی اور ابن عمرؓ کا یہی مذہب تھا کہ باز اور شاہین کا مقتول شکار مکروہ ہے (ابن کثیر) لیکن خلفاء بنو امیہ نے ان سے تو کبھی تعرض نہ کیا۔ اور پھر امام باقر کے لیے تقیہ جائز نہ تھا۔ اصول کافی میں ہے کہ آپ کے عہد نامہ میں یہ حکم خدائی تھا" لوگوں کو حدیثیں سناؤ اور فتوے دو خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرو کیونکہ کوئی شخص آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (نصیحۃ الشیعہ)

مسئلہ نمبر۷۷:-

آئمہ کا کوئی یقینی مذہب نہ تھا

۱۔ عن بعض اصحابنا	ہمارے بعض شیعہ امام جعفر صادقؓ سے
عن ابی عبد الله علیه السلام	روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پوچھا میں
قال ارأیتك لو حدثتك	تم کو ایک حدیث سناؤں پھر اگلے سال
بحدیث العام ثم جئتنی من قابل	جب آپ ملیں تو میں اس کے برخلاف
فحدثتك بخلافه بایهما کنت	حدیث سناؤں، بتاؤ کس حدیث پر عمل
تاخذ قال کنت آخذ بالاخیر	کرو گے؟ راوی نے کہا میں پچھلی پر عمل
فقال لی رحمك الله	کروں گا۔ امام نے فرمایا خدا تجھ پر رحم
(اصول کافی ص۶۷ طبع ایران)	کرے۔

(لیکن اگلے سال پھر اگلے سال یہ رائے اور مذہب بھی بدلے گا۔ آخر کس مذہب کو آخری اور سچا سمجھا جاتے؟

۲۔ منصور بن حازم نے کہا میں نے امام صادقؒ سے پوچھا کیا بات ہے۔ میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں تو آپ ایک جواب دیتے ہیں پھر دوسرا شخص وہی بات آکر پوچھتا ہے تو آپ اور جواب دیتے ہیں۔

فقال انا نجیب الناس علی	ہم لوگوں کو یکساں جواب نہیں دیتے)
الزیادة والنقصان (اصول کافی ج۱ ص۶۵)	بڑھا گھٹا کر جواب دیتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۷۸:-

آئمہ رسول اللہ کی سچی احادیث کو اپنی حدیثوں سے منسوخ کر دیتے تھے

عن محمد بن مسلم عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت لہ ما بال اقوام یروون عن فلان و فلان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتھمون بالکذب فیجئ منکم خلافہ قال ان الحدیث ینسخ کما ینسخ القرآن (اصول کافی ج۱ ص۶۴)

محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق سے پوچھا کیا بات ہے مسلمان فلاں فلاں کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرتے ہیں ان پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی جاتی۔ پھر آپ کی طرف سے ان کی مخالفت ہوتی ہے؟ امام نے فرمایا (ہماری) حدیثیں (رسول اللہ کی ان احادیث کو) منسوخ کر دیتی ہیں جیسے قرآن منسوخ کرتا ہے

یہی وہ فقہ جعفری ہے جس کی بنیاد شریعت محمدیہ کو ملیا میٹ کر کے رکھی گئی ہے حالانکہ ان کو اقرار ہے کہ صحابہؓ رسولؐ آپ پر جھوٹ نہ باندھتے تھے چنانچہ اگلی روایت میں ہے کہ میں نے امام صادق سے پوچھا بتلایئے اصحاب رسول اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سچ بولا یا جھوٹ بولا تو فرمایا بل صدقوا اصحاب رسول نے حضورؐ سے سچی احادیث نقل کی ہیں۔

میں نے کہا پھر ان کا اختلاف کیوں ہے فرمایا تجھے معلوم نہیں ایک شخص رسول اللہ سے مسئلہ پوچھتا آپ اسے جواب دیتے پھر اس کے بعد ایسا جواب دیتے جو پہلے کو منسوخ کر دیتا پس بعض احادیث نے بعض کو منسوخ کر دیا (اصول کافی ج۱ ص۶۵) اس آخری حدیث سے یہ مفید نکتہ معلوم ہوا کہ اختلافِ احادیث کذب صحابہ کا نتیجہ نہیں جیسے رافضی طعن کرتے ہیں بلکہ احکامی احادیث کا ایک دوسرے کو منسوخ کرنا اور دیگر راویوں کا ناواقف رہ جانا ہے۔

مسئلہ نمبر۷۹:-

آئمہ برسرعام مذہب شیعہ کو جھٹلاتے تھے

۱۔ عن نصر الخثعمی قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول من عرف انا لا نقول الا حقا فلیکتف بما یعلم منا فان سمع منا خلاف ما یعلم فلیعلم ان ذالک دفاع منا عنہ (اصول کافی ج۱ ص۶۶)

نصر خثعمی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے سنا فرماتے تھے جو یہ جانتا ہے کہ ہم حق بات ہی کہتے ہیں تو وہ جو کچھ ہم سے جانتا ہو اس پر بس کرے پھر اگر ہم سے اپنی معلومات کے برخلاف سنے تو جان لے کہ ہم نے خلاف حق بات کہہ کر اس کا دفاع کیا ہے۔

۲۔ مذہب شیعہ کا مرکزی ستون زرارہ بن اعین امام جعفرؒ سے راوی ہے۔

فاتیتہ من الغد بعد الظہر وکانت ساعتی التی کنت اخلوا بہ فیھا بین الظہر والعصر وکنت اکرہ ان اسالہ الا خالیا خشیۃ ان یفتینی من اجل من یحضرہ بالتقیۃ۔ (اصول کافی)

میں اگلے دن ظہر کے بعد امام کے پاس حاضر ہوا یہ میرے لیے تنہائی کا مقررہ وقت ظہر اور عصر کے درمیان تھا کیونکہ میں تنہائی کے سوا عام محفل میں پوچھنا ناپسند کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں امام موجود لوگوں کی وجہ سے مجھے تقیہ کر کے (غلط اور مذہب شیعہ کے خلاف) فتوے نہ دے دیں۔

ان دو روایتوں سے معلوم ہوا کہ آئمہ برسرعام ہرگز شیعہ مذہب کی تعلیم نہ دیتے بلکہ اس کے برخلاف کہہ کر اپنی بات کی تکذیب کرتے اور خاص لوگوں کو پابند کرتے کہ وہ ان سے بدظن نہ ہوں ہم ان کے دفاع اور فائدہ کی بات کر رہے ہیں۔ زرارہ جیسے لوگ بھی تنہائی میں اماموں سے وہ سب کچھ سیکھتے اور نقل کرتے جو شب و روز کی برسرعام تعلیم کے خلاف ہوتا "ظاہر کچھ باطن کچھ" کی اس منافقانہ پالیسی سے آئمہ اور

مذہب شیعہ کی پوزیشن بالکل مخدوش ہو جاتی ہے اور اس شعر کا مصداق بنتی ہے۔

واعظاں کیں جلوہ بر منبر و محراب کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

اہل سنت کے ہاں آئمہ اہل بیتؓ ہرگز منافق اور دھوکہ باز نہ تھے یہ صرف شیعہ دشمن اسلام راویوں کی کارستانی ہے کہ اسلام کے مدمقابل اہل بیتؓ کے نام سے ایک کفریہ مذہب تصنیف کر ڈالا۔

مسئلہ نمبر۔ ۸ :

اصل مذہب شیعہ اہل اسلام اور اخلاقیات کے بھی مکمل خلاف ہے

کتب شیعہ میں ایک "کتاب علیؓ" کا چرچا ہے جو رسول اللہ کے املاء سے حضرت علیؓ نے بقلم خود لکھی تھی مگر وہ کچھ ایسے کفریات سے لبریز تھی کہ امام باقرؒ اپنے زرارہ جیسے خاص شیعوں کو بھی دکھاتے پڑھاتے نہ تھے ایک دفعہ زرارہ نے چوری سے دیکھ لی تو یوں تبصرہ فرمایا۔

یہ اونٹ کی ران کے برابر موٹی تھی امام جعفر صادق نے (زرارہ سے) کہا میں یہ کتاب اسوقت تک تجھے نہ پڑھنے دوں گا جب تک تو قسم کھا کر یہ نہ کہہ دے کہ جو کچھ تو اس میں پڑھے وہ کبھی کسی سے (میری اور میرے باپ کی اجازت کے بغیر) بیان نہ کرے گا۔ میں نے کہا یہ شرط تمہاری خاطر مان لیتا ہوں۔ میں علم فرائض اور وصایا کا خوب ماہر عالم تھا۔ جب میرے سامنے اس کتاب کا کنارہ ڈالا گیا تو وہ ایک موٹی پرانی کتاب تھی۔

فاذا فیہا خلاف ما بایدی الناس من الصلة والامر بالمعروف الذی لیس فیہ اختلاف واذا عامة کذالك فقرءته حتی اتیت علی آخرہ بخبث نفس

فلہ تحفظ واسقام رای.

میں نے اس کتاب کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جو صلہ رحمی اور امر بالمعروف کے احکام لوگوں کو معلوم ہیں جن میں کسی کا بھی اختلاف نہیں یہ ان کے بھی برخلاف نوشتہ کتاب ہے اور وہ ساری کتاب ایسی ہی تھی۔ میں نے آخر تک خبث باطنی یاد نہ کرنے اور بری رائے کے ساتھ پڑھ ڈالی اور یقین کر لیا کہ یہ باطل ہے پھر میں نے وہ لپیٹ کر امام کے حوالے کر دی اور امام باقر سے ملا تو آپ نے پوچھا کیا کتاب فرائض پڑھ لی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ امام نے پوچھا اسے کیسا پایا میں نے کہا بالکل جھوٹی کتاب ہے ذرا قابل اعتبار نہیں وہ تمام لوگوں کے مذہب کے خلاف ہے۔ امام باقر نے کہا اے زرارہ اللہ کی قسم یہی برحق کتاب ہے جو رسول اللہ نے حضرت علیؓ کو املاء کرائی تھی (معاذ اللہ)۔ (اصول کافی)

اس مختصر رسالہ میں اس کتاب علی پر تبصرہ ممکن نہیں اور وہ اس کے سوا ہو ہی کیا سکتا ہے۔ کہ شیعہ مذہب اس کتاب کے مطابق تمام تر کفریات کا مجموعہ ہے اسلام کے بالکل برخلاف ہے جو کچھ شیعہ اسلامی رسوم کا نام لیتے ہیں نرا تقیہ اور ملمع سازی ہے حضرت علیؓ یا زرارہ میں سے جس کو جھوٹا کہیں شیعی اسلام تباہ ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ مسلمان عورتوں کی پاکدامنی کے متعلق شیعہ عقائد

مذہب شیعہ کا مرغوب اور دل پسند مسئلہ متعہ بھی ہے جو تمام عبادتوں سے بڑھ کر کار ثواب ہے متعہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی مرد و عورت جنسی تسکین کے لیے بغیر ولی اور گواہوں کے وقت اور فیس مقرر کر کے معاہدہ کر لیں وقت ختم ہونے پر خود بخود تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ نان، نفقہ مکان، وراثت عزت کی حفاظت کسی چیز کی عورت حقدار نہیں بقول امام جعفرؒ کرایہ دار عورت ہے اسلام کی نظر میں زنا بالرضا ہے۔ عہد برٹش اور شیعہ ریاستوں میں لائسنس یافتہ عورتیں یہ کار خیر کراتی تھیں۔

مسئلہ نمبر ۸۱-

متعہ میں ولی اور گواہ نہیں ہوتے

ہمارے پاس علامہ مجلسی کا رسالہ متعہ ہے جس کا عجالہ حسنہ کے نام سے سید محمد جعفر قدسی نے ترجمہ کر کے ۱۹۱۴ء میں لاہور سے چھپوایا۔ اس میں "احکام متعہ کا بیان" کے تحت ہے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ زن بالغہ عاقلہ اگرچہ باکرہ (کنواری) ہو صحیح ترین اقوال کے مطابق اسے متعہ کرنے میں اجازت ولی کی احتیاج نہیں ہے اور اس شرط جائز کا پورا کرنا اس پر لازم ہو گا جو ضمن عقد میں واقع ہو پس اگر ضمن عقد میں یہ شرط واقع ہو کہ مدت معینہ میں روز مباشرت کرے یا ہر شب ایک مرتبہ یا دو مرتبہ تو اس شرط کا بجا لانا لازم ہے (عجالہ حسنہ ص ۲۲)

شوہر عقد متعہ میں بغیر اذن زوجہ عزل کر سکتا ہے اگر فرزند متعہ سے انکار کرے لعان کی احتیاج نہیں ہے اور مجرد انکار اس کے قول کو مان لیں گے۔ اگر کوئی شخص متعہ کو برطرف کرنا چاہے مدت ہبہ کرے۔ عقد متعہ میں زوج و زوجہ ایک دوسرے سے میراث نہیں پا سکتے اور نان و نفقہ لباس و مکان زوجہ اور قسمت بین الازواج زوج پر واجب نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ چار عورتوں سے زیادہ سے متعہ کرے ص ۲۳ . . . . اور قبل گذرنے عدت زوجہ کے سالی سے متعہ کرنا جائز ہے ص ۲۴۔

خط کشیدہ: الفاظ پر آپ خود غور کر لیں اس مختصر رسالہ میں مذہب شیعہ کی اس دیوثی اور بے حیائی پر تبصرہ ممکن نہیں۔ سالی بمنزلہ بہن کے ہوتی ہے۔ چار سے زائد عورتوں سے بذریعہ عقد بھی تعلق نص قطعی میں حرام ہے۔ زن متعہ، ولد متعہ کو کہاں اٹھائے پھرے اس کا والد تو کوئی بنتا نہیں نہ عورت لعان کر کے اپنی عزت کا تحفظ کر سکتی ہے۔ الغرض مسلم عورت کی عزت کو مذہب شیعہ نے بکاؤ مال بنا دیا اور اس کی عصمت جانوروں کے برابر ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۸۲:-

متعہ ۷ حج کے برابر ہے اور متعہ باز جہنم سے آزاد ہیں ان پر انبیاءؑ و رسلؑ کا گمان ہو گا (معاذ اللہ)

۱۔ حضرت سید عالم نے فرمایا ہے جس نے زن مومنہ سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی۔

۲۔ جناب رحمۃ للعالمین ارشاد فرماتے ہیں جس نے ایک دفعہ متعہ کیا ایک حصہ اس کے جسم کا نار جہنم سے آزاد ہوا جو دو مرتبہ یہ عمل خیر بجا لائے گا دو ثلث جسد اپنا آتش جہنم سے امان میں پائے گا تین بار جو اس سنت کو زندہ کرے گا اس کا تمام بدن دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ جناب سید البشر شفیع محشر نے فرمایا اے علی مومنین و مومنات کو رغبت دلانی چاہیئے کہ دنیا سے اٹھنے سے پہلے متعہ کر لیں اگرچہ ایک ہی مرتبہ ہو خدائے پاک نے اپنے نفس کی قسم کھائی ہے کہ آتش دوزخ سے اس مرد اور عورت پر عذاب نہ کروں گا جس نے متعہ کیا ہو..... جو دو مرتبہ متعہ کرے گا اس کا حشر نیک بندوں کے ساتھ ہو گا۔ تین مرتبہ متعہ کرنے سے جنت کی سیر ہو گی ..... یہ لوگ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گے ان کے ساتھ ساتھ ستر صفیں ملائکہ کی ہوں گی دیکھنے والے کہیں گے یہ ملائکہ مقرب ہیں یا انبیاء و رسل۔ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سنت پیغمبر کی اجابت کی ہے (حالانکہ کسی شیعہ سنی کی روایت میں نہیں کہ حضورؐ نے متعہ کیا ہو) اور وہ بہشت میں بغیر حساب داخل ہوں گے (عجالہ حسنہ ص ۱۶)۔

مسئلہ نمبر ۸۳:-

متعہ کی دلالی بھی کار ثواب ہے

(بالاحدیث نبوی کے) آخر میں ہے یا علی برادر مومن کے لیے جو سعی کرے گا اس کو بھی انہی کی طرح ثواب ملے گا یا علی جب وہ غسل کریں گے کوئی قطرہ ان کے بدن سے جدا نہ ہو گا۔ مگر یہ کہ خدائے تعالےٰ ہر بوند کی تعداد میں ایسے فرشتے پیدا کرے گا جو

تسبیح و تقدیس باری تعالےٰ بجا لا کر اس کا ثواب انہیں بخشیں گے (ایضاً ص۱۷)۔

امیر المومنین علی بن ابی طالب نے متعہ کی فضیلتیں سن کر عرض کیا۔ جو شخص اس کارِ خیر میں سعی کرے (دلالی کرے) اس کے لیے کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا جس وقت فارغ ہو کر وہ غسل کرتے ہیں باری تعالےٰ عزاسمہ ہر قطرہ سے جو ان کے بدن سے جدا ہوتا ہے ایک ایسا ملک خلق کرتا ہے جو قیامت تک تسبیح و تقدیس ایزدی بجا لاتا ہے اور اس کا ثواب ان (دلالوں اور متعہ بازوں) کو پہنچتا ہے جناب امیر المومنین فرماتے ہیں۔ جو اس سنت کو دشوار سمجھے اور اسے قبول نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں (عجالہ حسنہ ص۱۵، ۱۶)۔

مسئلہ ۸۴۔

عیش بہار کا ثواب بے شمار ہے

حضرت سلمان فارسی و مقداد بن اسود کندی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ اہل بہشت سے ہے جب زن ممتوعہ کے ساتھ متعہ کرنے کے ارادے سے کوئی بیٹھتا ہے تو ایک فرشتہ اترتا ہے اور جب تک وہ اس مجلس سے باہر نہیں جاتے ان کی حفاظت کرتا دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں ان کی انگلیوں سے ان کے گناہ ٹپک پڑتے ہیں جب مرد عورت کا بوسہ لیتا ہے۔ خدائے تعالےٰ ہر بوسہ پر انہیں ثواب حج و عمرہ بخشتا ہے جس وقت وہ عیش مباشرت میں مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر ایک لذت و شہوت پر ان کے حصہ میں پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے الخ (عجالہ حسنہ ص۱۵)

مسئلہ نمبر۸۵:

متعہ باز کا درجہ حضرات حسنینؓ، علیؓ و محمدؐ کے برابر ہے (معاذ اللہ)

شیعہ کی معتبر تفسیر منہاج الصادقین ص۱۷۶ ج۱ پ۵ ع۱ میں ہے۔

"جو ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ امام حسینؓ کا درجہ پائے گا اور جو دو دفعہ متعہ کرے گا

وہ امام حسنؓ کا اور جو تین دفعہ کرے وہ حضرت علیؓ کا اور جو ۴ چار دفعہ متعہ کرے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ پائے گا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔ (اور جو عورت متعہ کرائے اس کا درجہ تمام سادانیوں سے بڑھ کر معاذ اللہ کیا حضرت زینب و فاطمہ تک جا پہنچے گا؟)

مذہب شیعہ نے زانیوں کے لیے بھرتی کا کیسا خوشنما دفتر قائم کر رکھا ہے۔ اب پاکستان کے عیاش افسر اور ہر قسم کے غنڈے، بدمعاش، رشوت خور و سود خور فلمی ستارے اور اداکار اس مذہب میں دھڑا دھڑ کیوں داخل نہ ہوں۔ بلا عمل لذتِ زنا کے ساتھ جنت خدا بھی مل جاتی ہے۔

~~~~~ مقصود تو یہ ہے کہ سیم تنوں سے وصال ہو
مذہب بھی وہ چاہیئے کہ زنا بھی حلال ہو

مذہب شیعہ میں متعہ دوریہ بھی کار ثواب ہے کہ کئی مرد ایک ہی رات اور وقت میں غیر حیض والی عورت سے (کتوں کی طرح) چمٹے رہیں قاضی نور اللہ شوستری نے مصائب النواصب میں اس کی تصریح کی ہے۔

مسئلہ نمبر۸۶:

مذہب شیعہ میں زنا جائز ہے

ایک عجیب تدبیر سے زنا جائز قرار دیا گیا ہے اور یہ عقیدہ ہے کہ اگر مرد و عورت تنہا کسی مقام پر زنا پر راضی ہو جائیں کوئی گواہ بھی نہ ہو تو یہ نکاح بن جاتا ہے متعہ کے علاوہ یہ مومنین کے لیے دوسرا تحفہ ہے۔ چنانچہ فروع کافی ج۲ کتاب النکاح ص۱۹۸ پر ہے۔

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے جس پر حضرت عمرؓ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم صادر فرمایا تو اس واقعہ کی اطلاع جب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو ہوئی تو انہوں نے اس عورت سے دریافت کیا تو نے کس طرح زنا کا ارتکاب کیا؟ عورت نے جواب دیا کہ میں جنگل میں گئی وہاں مجھ کو سخت پیاس لگی میں نے ایک اعرابی سے پانی طلب کیا اس نے مجھے پانی پلانے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے اوپر قابو دے دوں جب مجھ
~~~~~

کو پیاس کی شدت نے مجبور کیا اور اپنی جان کا خوف کرنے لگی تو میں اس کی شرط پر راضی ہو گئی اس نے مجھ کو پانی پلا دیا اور میں نے اس کو اپنے اوپر قابو دے دیا (اس نے عزت لوٹ لی) یہ سن کر امیر المومنین نے فرمایا ھذا تزویج ورب الکعبہ۔ رب کعبہ کی قسم یہ تو نکاح ہوا ہے۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ عند الشیعہ زنا نام کی کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے۔ جو ہوس ران چاہے کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر عزت لوٹ لے اور اسے نکاح وشادی کا بھی سرٹیفکیٹ مل جائے۔

خمینی جیسے ذمہ دار شیعہ عالم وحاکم زانیہ عورت کے ساتھ متعہ جائز کہتے ہیں۔

یجوز التمتع بالزانیۃ علی	بنا بر کراہت زانیہ عورت سے متعہ
کراھۃ خصوصاً لو کانت من	جائز ہے خصوصاً اگر وہ مشہور کنجری ہو۔ اگر
العواھر المشھورات بالزنا فان	اس سے متعہ کرے تو اسے (عام) زنا سے
فعل فلیمنعھا من الفجور۔	روک دے (اپنی متعائی داشتہ بنا لے)

تحریر الوسیلہ ج ۲، ص ۲۹۲

مسئلہ نمبر ۸۷:

عورتوں سے لواطت اور بدفعلی جائز ہے

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اپنی عورتوں کے ساتھ خلافِ وضع حرکت جائز ہے۔

تیرھویں امام خمینی تحریر الوسیلہ ص ۲۴۱ ج ۲ پر رقمطراز ہیں۔

مشہور اور قوی مذہب یہ ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ وطی دبراً (غیر فطری عمل) جائز ہے۔

اصول اربعہ میں سے معتبر کتاب الاستبصار میں متعدد روایات ہیں بطور نمونہ یہ ہے

سالت ابا عبداللہ علیہ	میں نے امام جعفر صادق سے اس شخص
السلام عن الرجل یاتی المرءۃ	کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی سے لواطت
فی دبرھا فقال لا باس بہ	کرے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(الاستبصار ج ۳ ص ۲۴۳)

مسئلہ نمبر ۸۸

عورت جماع کے لیے غیر مرد کو دینا جائز ہے

۱۔ عن الحسن العطار قال سالت	میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ
ابا عبداللہ عن عاریۃ الفرج	کوئی شخص اپنی عزت دوسرے کو استعمال
قال لا باس بہ (الاستبصار ص ۱۳۸ ج ۳)	کے لیے دیدے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۲۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام صادق سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو اپنی لونڈی کی شرمگاہ دوسرے کے لیے حلال کر دے فرمایا یہ اس کے لیے حلال ہے (وہ اس سے جماع کر لے (الاستبصار ص ۱۳۶ ج ۳)۔

۳۔ عن بن مضارب قال قال	ابن مضارب کہتے ہیں مجھے امام صادق
لی ابو عبداللہ یا محمد خذ ھذہ	نے کہا اے محمد! یہ ہماری باندی لے جاؤ
الجاریۃ تخدمک وتصیب	تمہاری خدمت کرے گی تم اس سے
منھا فاذا ردھا الینا۔	جماع کرنا پھر ہمارے پاس واپس
(الاستبصار ج ۳ ص ۱۳۸)	لے آنا۔

سبحان اللہ کیسے شیعہ اور مرید امام ہیں۔ امام کے حرم پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور امام کی غیرت کا فخریہ جنازہ بھی نکال رہے ہیں کہ انہوں نے باندی سے جماع کی اجازت دی ہوئی ہے (معاذ اللہ)

۴۔ ابن بابویہ قمی اپنی کتاب اعتقادات میں صراحۃ ذکر کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک عورت مرد کے لیے چار طریقوں سے حلال ہوئی ہے ۱۔ نکاح ۲۔ ملک یمین (باندی جس کا رواج اب ختم ہو چکا ہے) ۳۔ متعہ، ۴۔ کسی عورت کا اپنے آپ کو بخوشی مرد کے لیے بغیر اجرت حلال کر دینا اسے تحلیل کہتے ہیں۔ یہ شیعوں کے لیے جنسی تیسرا تحفہ ہے۔

١١/ انسانی معاشرہ و تہذیب کے متعلق عقائد

مسئلہ نمبر ۸۹:

گالی دینا مذہب شیعہ میں عظیم الشان عبادت ہے

تبرا بازی اور مسلمان پر لعنت شیعوں کا مشہور عقیدہ ہے اس عقیدہ کے بغیر مذہب شیعہ بے جان ہوتا ہے یہ عقیدہ اس قدر مشہور ہے کہ مذہب شیعہ کا رکن اعظم یہی ہے اس لیے کسی خاص حوالہ کی حاجت نہیں۔ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے کر شیعہ اکثر و بیشتر جیل خانوں کو آباد کیا کرتے ہیں انہی گالیوں اور تبروں کی بدولت ماریں کھاتے اور خوب خوب ذلتیں اٹھاتے ہیں۔ ١٩۔ اپریل ٨٦ء کو فیصل آباد آنے والی شاہین ایکسپریس میں ایک منحوس شکل ملنگ نے ایسی ہی حرکت کی۔ ایک بزرگ نے اس کی پٹائی کر کے خوب جلی کٹی سنائیں آخر اس نے سب سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی۔ ہمارے سامنے ناک سے لکیریں کھینچیں اور بصد ذلت گاڑی سے اتر گیا۔ ہمیں ایسے بے پدر لوگوں کے گمنام خطوط ملتے ہیں جن میں ننگی گالیوں کیساتھ یہ صراحت ہوتی ہے کہ تم خلفاء ثلاثہؓ، حضرت عائشہؓ و حفصہؓ اور عبدالقادر جیلانیؒ کی تعریف و ثناء کرتے ہو۔ ہم اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے نیاز کھاتے پکاتے ہر وقت ان پر معاذاللہ لعنتیں کرتے ہیں احترام صحابہ آرڈی ننس اسی لیے معرض وجود میں آیا۔ کاش عوام اہل سنت بیدار ہوں اور مجرموں کا تعاقب کر کے ان کو تین سالہ قید کی سزا دلائیں۔

مسئلہ نمبر ٩٠:

غیر مسلم عورتوں کو ننگا دیکھنا جائز ہے

فروع کافی ج دوم ص ١٦١ میں صاف مذکور ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام	امام جعفر صادق نے فرمایا غیر مسلم مرد یا
قال النظر الی عورۃ من لیس بمسلم	عورت کے ستر و شرمگاہ کو دیکھنا ایسا ہی

نظرك الی عورة الحمار	ہے جیسے کوئی گدھے کی شرمگاہ دیکھے۔

ـــہ جنس حیا ر شیعہ منڈی میں نایاب شے ہے۔

مسئلہ نمبر ٩١

چونا مل کر مادر زاد ننگے بدن پھرنا درست ہے

فروع کافی ج ٢ ص ١٦١ میں ہے۔
امام باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام، کھلا تالاب وغیرہ کا پانی جہاں لوگ اکٹھے نہاتے ہیں میں بلا پائجامہ داخل نہ ہو۔ ایک دن امام ممدوح حمام میں نہانے آئے تو چونا لگایا اور ازار پھینک دی۔ غلام نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہم کو پائجامہ پہننے کا حکم دیتے اور تاکید کرتے ہیں مگر خود آپ نے پائجامہ اتار ڈالا، امام نے کہا تم جانتے نہیں ہو کہ چونے نے ستر کو چھپا لیا ہے۔"

گویا ستر صرف رنگ کا نام ہے اعضاء مخصوصہ کو شاید ستر نہ جانتے ہوں پھر چونے نے سب عوام کے سامنے ستر ڈھانپنے کا فریضہ سر انجام دیا پانی میں داخل ہوتے ہی تو وہ بہہ چکا ہو گا حالانکہ مسئلہ شرعی میں اس وقت بھی ستر کپڑے سے ڈھانکنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ٩٢:

جھوٹ بولنا بڑا کار ثواب ہے۔

امام باقرؒ نے فرمایا تقیہ (دل کی اصل بات چھپا کر جھوٹ ظاہر کرنا) میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے (اصول کافی جلد ٢ (باب التقیہ ص ٢١٨)۔

تقیہ کا معنیٰ جھوٹ بولنا اسی باب کی اس روایت سے واضح ہے۔
امام جعفر صادق نے کہا۔ تقیہ (جھوٹ بولنا) اللہ کا دین ہے میں نے کہا اللہ کا دین؟ فرمایا ہاں ہاں اللہ کی قسم، خدا کا دین ہے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا اے قافلے والو تم

یقیناً چور ہو حالانکہ انہوں نے کوئی چیز نہ چرائی تھی۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا میں بیمار ہوں۔ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔ (اصول کافی) یہاں دو سچے پیغمبروں پر شیعہ امام نے جھوٹ بولنے کا الزام لگا کر تقیہ بمعنی جھوٹ بولنا اور خلاف واقعہ بات کہنا واضح کر دیا لیکن نص قرآن میں یہ مقولہ حضرت یوسفؑ کا نہیں۔ انبار کے ایک چوکیدار موذن کا ہے جسے حقیقت حال کا علم نہ تھا اپنے گمان میں سچ کہہ رہا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام شرک و بت پرستی کے عناد و نفرت میں واقعی بیمار تھے تو وہ بھی سچ فرما رہے تھے تقیہ کا جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

مسئلہ نمبر ۹۳۔

جنازہ میں بد دعا کرنا اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا سنت حسینؓ ہے

فروع کافی ج۳ باب الصلاۃ علی الناصب میں ہے۔

کہ ایک سنی منافق کے جنازہ میں امام حسینؓ گئے راستے میں ان کو اپنا غلام ملا۔ امام نے پوچھا تو کہاں جا رہا ہے اس نے کہا میں اس منافق کے جنازے سے بھاگتا ہوں اور اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہتا۔ حضرت امام نے اس سے فرمایا کہ میری داہنی جانب کھڑے ہو اور جو کچھ مجھے کہتے سنو وہی تم بھی کہنا چنانچہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے دعا مانگی اے اللہ اپنے فلاں بندے پر لعنت کر ہزار ہا لعنتیں جو ایک ساتھ ہوں آگے پیچھے نہ ہوں اے اللہ اس بندے کو دوسرے بندوں میں رسوا کر اور اپنی آگ کی گرمی میں ڈال کر سخت عذاب میں مبتلا کر دے کیونکہ یہ شخص تیرے دشمنوں (اصحاب رسولؐ) سے دوستی رکھتا تھا۔ اور تیرے دوستوں (شیعوں) سے دشمنی اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا (حالانکہ اس بد دعا کے حقدار شیعہ ہی ہیں جو چار حضرات کے سوا تمام اہل بیت رسول اور تمام اولیاء، خدا اور رسول صحابہ کرامؓ سے دشمنی رکھتے ہیں)۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ امام حسینؓ نے محض دھوکہ اور فریب دینے کے لیے لوگوں کے سامنے منافق کی نماز جنازہ پڑھی اور حقیقۃً دعا کے بجائے بد دعا اور پھٹکار کی

حالانکہ خدا نے منافق کی نماز جنازہ سے صراحۃً منع فرمایا ہے ولا تصل علی احد منهم الایہ۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ شیعہ کا نہ خود جنازہ پڑھیں نہ اپنے جنازہ میں ان کو شریک ہونے دیں۔ نہ ان سے پڑھوائیں کیونکہ وہ فریب دیتے ہیں اور بد دعائیں پڑھتے ہیں۔

فروع کافی میں ہے کہ سنی کے جنازہ پر یہ دعا پڑھو۔

اللهم املاء جوفه نارا وقبره نارا و سلط علیه الحیات والعقارب۔

اے اللہ اس کے پیٹ کو اور اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اس پر سانپ اور بچھو مسلط فرما (معاذ اللہ)

۱۲/ شیعوں کے سیاسی نظریات و عقائد

مسئلہ ۹۴۔

آئمہ ہی حکومت کے اہل اور سیاہ و سفید کے مالک ہیں

علامہ خمینی الحکومۃ الاسلامیہ ص۱ پر لکھتے ہیں۔

۱۔ امام کو وہ مقام محمود اور وہ بلند درجہ اور ایسی تکوینی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم و اقتدار کے سامنے سرنگوں ہوتا ہے (الحکومۃ الاسلامیہ ص۵۲)

۲۔ اماموں کے بارے میں سہو و غفلت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ص۹۔

۳۔ ہمارے معصوم اماموں کی تعلیمات، قرآن کی تعلیمات ہی کے مثل ہیں (یعنی قرآن کے بجائے ان کی تعلیمات واجب العمل ہیں) وہ کسی خاص طبقے اور خاص دور کے لوگوں کے لیے مخصوص نہیں ہیں وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لیے ہیں اور قیامت تک ان کا نافذ کرنا اور اتباع کرنا واجب ہے (الحکومۃ الاسلامیہ ص۱۱۳)

چونکہ آئمہ کو نہ سیاسی اقتدار ملا نہ انہوں نے احکام نافذ کیے اس لیے شیعوں نے اپنے دل کی تسلی کے لیے امام غائب کا عقیدہ وضع کیا ہے اور ہم پہلے باحوالہ بتا چکے ہیں۔ کہ یہ مہدی منتظر ایک انتقامی شخص ہوگا۔ سب سے پہلے تمام سنی مسلمانوں کا

خاتمہ کرے گا۔ شیعوں کی سیاست وحکومت پانے سے غرض ہی یہ ہے کہ خلفاء راشدین کو ماننے والے تمام صحابہ اور مسلمانوں کو اسلام دشمن جان کر ختم کیا جاتے۔ مختار ثقفی ابن علقمی تیمور لنگ تاتاریوں سے بغداد تباہ کرانے والے، نصیر الدین طوسی، اسماعیل و دیگر شاہان صفویہ اور اب آیتہ اللہ خمینی لاکھوں کی تعداد میں اہل سنت کشی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں خود خمینی نصیر الدین طوسی جیسے ظالم و غدار اسلام کے متعلق لکھتا ہے۔

" نصیر الدین طوسی کا تاتاریوں سے اشتراک اور ان کی خدمت اگرچہ بظاہر استعمار کی خدمت نظر آتی ہے مگر درحقیقت وہ اسلام اور مسلمانوں کی مدد تھی (الحکومۃ الاسلامیہ ص۱۴۲)

مسئلہ نمبر ۹۵:۔

امام غائب کے نائب خمینی جیسے سفاح ہیں

۱۔ خمینی تحریر الوسیلہ ص۳۶ میں لکھتے ہیں۔ اس دور میں ہمارے اکثر و بیشتر فقہ کے عالموں میں وہ صفات پائی جاتی ہیں جو انہیں امام معصوم کا نائب ہونے کا اہل بناتی ہیں۔

۲۔ اور جب کوئی فقیہ مجتہد جو صاحب علم ہو عادل ہو حکومت کی تنظیم و تشکیل کے لیے اٹھ کھڑا ہو تو اس کو معاشرے کے معاملات میں وہ سارے اختیارات حاصل ہوں گے جو نبی کو حاصل تھے اور سب لوگوں پر اس کی سمع و طاعت واجب ہو گی اور یہ صاحب حکومت فقیہ و مجتہد حکومتی نظام اور عوامی و سماجی مسائل کی نگہداشت اور امت کی سیاست کے معاملات میں اسی طرح مالک و مختار ہو گا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین علی علیہ السلام تھے (الحکومت الاسلامیہ ص۴۹)

۳۔ امام مہدی کے زمانہ غیبت میں عنان حکومت و امت ایک ایسے فقیہ کے ہاتھ میں ہو گی جو عادل، متقی، شجاع، مدیر، مدبر امور عصر کا جاننے والا ہو اور اسے اکثریت جانتی اور اس کی قیادت کو مانتی ہو (ایرانی آئین دفعہ ۵)۔ جب یہ شرائط (مذکورہ دفعہ نمبر ۵) کسی فقیہ میں پائی جائیں جیسے یہ شرائط ایرانی انقلاب کے قائد آیتہ العظمیٰ الخمینی میں موجود ہیں تو ایسے فقیہ کو تمام امور کی ولایت حاصل ہو گی۔

آپ نے دیکھ لیا کہ خمینی صاحب نے کیسے ہاتھ کی صفائی سے مہدی کی نیابت ولایت

فقیہ میں تبدیلی کی۔ پھر خود اس کے مالک بن کر ایرانی آئین میں اپنا نام درج کرا لیا اور اب مسلم کشی کی شیعی سیاست چلا رہے ہیں، ایران عراق جنگ کے بہانے تمام عالم عرب اور مسلم ممالک سے دشمنی کی پالیسی تیز تر کرتے جا رہے ہیں۔ لیکن ہماری اندھی سیاست، صحافت، ذرائع ابلاغ اسی سفاک کی مدح سرائی میں وقف ہو چکے ہیں حالانکہ اس نے برسر اقتدار آتے ہی دیگر اسلامی ممالک کی طرح پاکستان کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہا انڈیا کی تائید کی اور پاکستان کی کردار کشی کی۔ اس کے ایجنٹ "فقہ جعفری نافذ کرو" اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے تحت ملک میں انتشار بدامنی اور فسادات کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں، ایرانی قونصلر نے کراچی وغیرہ میں افسوسناک فسادات کرائے۔ مئی ۸۴ء کوئٹہ کا حادثہ، جو پاسداران ایرانی انقلاب اور مقامی شیعوں کے گٹھ جوڑ سے پیش آیا خونی قلم سے لکھا جائے گا۔

۱۹۸۵ء گزشتہ سال لاہور ایرپورٹ پر، صدر خامنہ ای ایران، کے استقبال میں ضیاء الحق مردہ باد، پاکستان مردہ باد، انقلاب ایران زندہ باد کے نعرے صدر پاکستان و ایران کے سامنے لگائے گئے۔ ایرانی سفارت کاروں کے اشارہ پر مقامی شیعہ آبادی نے سکردو کو ایرانی مملکت میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایرانی سفارت خانہ کسی نہ کسی ڈھب کے عنوان سے ہمارے ذرائع ابلاغ سے اپنی پالیسی اور مخصوص شیعہ افکار نشر کرتا رہتا ہے اسلامی نظام کے نفاذ کی ہر تحریک کی شیعوں نے زبردست مخالفت کی ہے، شریعت بل ہو یا زکوٰۃ و عشر کا نفاذ، حدود آرڈی ننس ہو یا احترام صحابہ کا قانون ہر بات میں شیعہ نے ملک و ملت کے خلاف تحریک چلائی ہے ان کی ہمدردیاں حکومت ایران کے ساتھ ہیں وہ پاکستان کو ایران کا ایک ماتحت شیعی صوبہ بنانا چاہتے ہیں۔ ادھر ہمارے غافل حکمران اور سیاسی جماعتیں ہیں جو مکمل اسلامی نظام اور خلافت راشدہ کی طرز پر انقلاب کا کوئی پروگرام نہیں رکھتے اور نہ ملک کو شیعہ کی شہ پر کمیونسٹ انقلاب سے بچانا چاہتے ہیں۔ تانگے کی سواریوں کے برابر سیاسی جماعتوں کے بے دین لیڈر بھی خمینی انقلاب کے حوالہ سے اپنا تعارف کراتے ہیں (معاذ اللہ)

۱۳۔ جعفری اور خمینی فقہ کے زریں مسائل و عقائد

مسئلہ نمبر ۹۶

نا پاک کون لوگ ہیں

خمینی کی معتبر کتاب تحریر الوسیلہ سے چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ناصبی (سنی مسلمان) اور خارجی خدا ان پر لعنت بھیجے بلا توقف نجس ہیں۔
(تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۱۸)

۲۔ تمام فرقوں کا ذبیحہ جائز ہے سوائے نواصب کے اگرچہ وہ اسلام کا دعویٰ کریں (ج ۲ ص ۱۴۶)

۳۔ ہر قسم کا کافر یا جن کا حکم کافروں جیسا ہے جیسے نواصب لعنھم اللہ اگر شکاری کتا شکار پر چھوڑ دے تو ایسا شکار حلال نہیں (ج ۲ ص ۱۳۶)

۴۔ کافر یا وہ جو کافر کے حکم میں ہے مثل نواصب اہل سنت، خوارج ان کی نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں ہے (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۷۹)

۵۔ نفلی صدقہ بھی ناصبی اور حربی کو دینا جائز نہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔
(تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۹۱)۔

مسئلہ نمبر ۹۷۔

سنیوں کا مال ہر ممکن طور پر لے لیا جائے

اور قوی یہ ہے کہ ناصبیوں کو اہل حرب (جنگ لڑنے والے کافروں) کے ساتھ ملایا جائے چنانچہ ناصبیوں (سنیوں) کا مال جہاں اور جس طریقے سے ملے لے لیا جائے اور اس میں سے خمس نکالا جائے (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۳۵۲)

یہ وہی خمینی ہیں جس کے متعلق ہمارے بے ضمیر صحافی اور ایرانی ایجنٹ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ نہ سنی ہیں نہ شیعہ وہ خالص مسلمان ہیں اور عالم اسلام کے اتحاد کے داعی ہیں۔

ناصبی کا مفہوم ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ کہ جو سنی مسلمان حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو علیؓ سے پہلے خلفاء اسلام اور افضل مانتا ہے وہ ناصبی ہے اور شیعہ کے ہاں نجس۔ واجب القتل اور مباح المال ہے (کتاب الروضہ ص ۱۳۰ ج ۶ و درالمجوس ص ۱۸۷ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹۸۔

مجوسیوں کی عید نوروز اسلامی عید ہے

نوروز کے دن عیدین کی طرح غسل کرنا مستحب ہے اور روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔
تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۹۸۔ ۹۹، ۱۵۲۔ ۳۰۲)۔

چونکہ اسی دن حضرت عثمان مظلوم شہید مدینہ ذوالنورین کو ایرانی مجوسیوں اور یہودی ایجنٹوں نے تلاوت قرآن پاک اور روزہ کی حالت میں مدینۃ النبی میں محاصرہ کر کے ۴۰ دن بے آب و دانہ شہید کیا تھا اس لیے شیعہ کا اس دن عید منانا اور خوشی کرنا ایک فطری بات ہے۔ جیسے ۲۲ رجب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یوم وفات ہے لیکن شیعہ اسے "رجب کے کونڈے" کہہ کر کھانے اور خوشی کی تقریبات مناتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۹۹۔

پاکی کا معیار کیا ہے

۱۔ استنجاء کا پانی پاک ہے خواہ استنجاء پیشاب اور پاخانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۶)۔

۲۔ جنابت کی حالت میں نماز جنازہ درست ہے۔

۳۔ نماز میں صرف سجدے کی جگہ پاک ہونی چاہیئے باقی ناپاک ہو تو کوئی حرج نہیں
(تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۱۹۔ ۱۲۵ بحوالہ پمفلٹ سنی مجلس عمل اسلام آباد)

مسئلہ نمبر ۱۰۰۔

نماز کن باتوں سے ٹوٹتی اور صحیح ہوتی ہے

۱۔ نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ہاں مگر تقیہ کے لیے ایسا کیا جا سکتا ہے۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۲۸۰)۔

۲۔اسی طرح فاتحہ کے بعد قصداً آمین کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (ایضاً ج ص ۱۹)

۳۔نماز پڑھتے ہوئے سلام کہنے میں کوئی حرج نہیں اور نماز کے دوران سلام کا جواب دینا واجب ہے (ایضاً ج ص ۱۸۷)

وصلی اللہ تعالےٰ علی حبیبہ خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ و خلفاء الراشدین و اھلبیتہ وازواجہ واتباعہ وجمیع امتہ اجمعین۔

راقم آثم مہر محمد

۲۵ ذوالعقدہ ۱۴۰۶ھ ۲۔اگست ۱۹۸۶ء

ملنے کے پتے:

محمد رمضان میمن معرفت ہلال بک ہاؤس صدر کراچی

کتب خانہ رشیدیہ - راجہ بازار - راولپنڈی

مکتبہ فاروقیہ حنفیہ - عقب فائر بریگیڈ - اردو بازار گوجرانوالہ

مدینہ کتاب گھر - اردو بازار گوجرانوالہ

عمران اکیڈمی - 40/B اردو بازار لاہور

مکتبہ قاسمیہ 17 - اردو بازار - لاہور

مکتبہ اسلامیہ - گلی مہاجرین - تلہ گنگ